٣١٧٧
مناظرہ
آخر الدواء الکئی

قال اللہ تعالی جزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره علی اللہ

الحمد للہ والمنة کتاب فیض انتساب مؤلفہ مولانا مولوی حافظ محمد حسن صاحب ٹونکی موسومہ

اخزاء الدوال الکلبی علی الاشد النجدی

۱۳۰۲ ہجری

حسب فرمائش مؤلف موصوف + بتصحیح مولوی عبد الکبیر صاحب بہاری + باہتمام مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ بنارس محلہ دارانگر +

در مطبع نقوی واقع بنارس محلہ دارانگر مطبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
امابعد بندۂ عاجز بارگاہ صمد ابو رضا محمد بن احمد غفر اللہ لہما ٹونکی مولطن دہلوی
مسکن گذارش کرتا ہے کہ بعد اشاعت فوس الکملہ کے رسالہ تذکرۃ الراشد مؤلفہ
شیخ عبد الحی لکھنوی ہداہ اللہ الی صراط السوی ملاحظہ مین گذرا معلوم ہوا کہ
شیخ جی نے اس رسالہ مین طرفہ حرفت کی ہے لوح فہرست رسالہ پر ایک اشتہار
فروخت کتب کا طرف سے خادم حسین اپنے والد ثانی کے لکھا ہے تاکہ سفہاء ناظرین
اشتہار کو دیکھکر ہمراہ دیگر کتب کے اس رسالہ کو بھی خرید کرلین ورنہ تنہا
اس رسالہ کو کون لیگا بعدہ واسطے ازدیاد حجم رسالہ کے اول رسالہ مین
ایک فہرست رسالہ ۱۶ نمبر کی لگائی ہے پھر آخر تذکرہ مین رسالہ ابراز غی کو مکرر
طبع کرایا ہے پھر خاص تذکرہ مین پورا حسد وحقد اپنا ظاہر کردیا طرح طرح کا کذب
وافترا صاحب تبصرہ واتحاف پر کیا نعوذ باللہ من غضب اللہ کسی ادنی مسلمان کا
جو خدا ویوم آخر پر ایمان رکھتا ہے یہ کام نہین ہے کہ دیدہ ودانستہ جھوٹ بولے

مسلمان کی غیبت کرے اوسپر بہتان باندھے چہ جائے اوسکی کہ جو آپکو زمرۂ علما مین داخل
کرتا ہو اوس سے تو صدور ایسے امور کا نزدیک اہل شعور کے نہایت ہی دور ہے اس مرتبہ
شیخ جی نے معترض علیہ کو اتنی گالیان دی ہین کہ اقوام ہنود وغیرہ مین بھی بتقریب
عُرس نہین دیجاتین گویا سارا جواب کتاب تبصرہ کا یہی شتم و سباب ہے ایسی [illegible]
جواب ترکی بترکی لکھنا کام کسی مسلمان کا نہین ہے غرض شیخ جی کی اس طرز فرنگی سے
یہ ہے کہ اہل اسلام عموماً اور علمائے اسلام خصوصاً تحریر جواب اس کتاب سے پہلو تہی
کرین اونکیطرح طریقۂ شہدپن اختیار کرین تو شیخ جی کہنے لگین دیکھو جواب اس
بکھیڑے کا نہو سکا سو اس مجبوری سے ہمکو ضرور ہوا کہ جواب تذکرہ کا مختصر طور پر جتنا متعلق
امور معترضہ ہے لکھدین گالی گلوج سے حتی الامکان قطع نظر کرین خدا تعالی نے ہر نفس
بشر پر وہ کام آسان کیا ہے جسکے لئے اوسکو بنایا ہے کُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہٗ -
ایک وہ لوگ ہین جنکا سینہ کینہ سے خالی ہے اونکو کوئی کمینا کتنا ہی برا کہے وہ
بر سر مقابلہ او باش نہین آتی ؎ چین بر جبین ز جُنبش ہر خس نمیزنند * دریا دلان
چو موج گہر آرمیدہ اند * ایک وہ طائفہ ہے جنکا کام راتدن سب و شتم اہل اسلام ہے
قدح و رد علمائے حدیث گویا حرفۂ آبائے لئام ہے ہم جوابمین اس تذکرہ کے فقط حرف
مطلب لکھینگے طول کلام کو ہرگز دخل نہ دینگے مگر اتفاقاً جہان کوئی ضرورت
داعی ہوگی اسلیئے کہ یہ طریقہ مناظرہ کا کہ ایک سطر کے جواب مین دس بیس سطور مشتمل
کذب و زور اجنبی از مقام واسطے اطالت کلام کے لکھی جاوین شیوہ سفہائے الاحلام کا
ہے نہ علمائے اعلام کا بگنا تھوڑا اور ریٹ پٹ بہت دیکھنے مین تو تذکرہ شیخ جی کا
۹۹ ۴ صفحہ تک ہے فی صفحہ ۱۹ سطر اوسکے بعد جوابراز کو ملحق کیا ہے اوسکا نمبر علیحدہ
ہے ۶۴ ہندسہ تک دونونکو ملاؤ تو دیکھنے مین یہ بیاض ایک بڑی مہابھارت
معلوم ہوتی ہے شیخ جی کی اوس سے علم مشاتمہ مین کمال مہارت ثابت ہوتی ہے

بن بے جُنّما تیری دھج مگر کتاب کھولکر دیکھو تو ثلث یا ربع اوراق بھی ایسی نہین ہین
جنمین شیخ جی نے کچھ بھی زور قابلیت جتایا ہو باقی اجزا کا کیا ذکر ہے کہ وہ تو
گپ شپ گالی گفتہ سے بھرے ہوئے ہین تمہین کہو کہ دوسرے کا کیا سر پھرا ہے کہ وہ
سب کام اپنے چھوڑکر شیخ جی کو گالیان دینے مین اپنی اوقات صرف کرے لائق
لوگ شُہدہ ون لقّون کے مُنہہ نہین پڑتے ان اوباش کی گالیون سے آجتک
کون بچا ہے خدا یا رسول یا بادشاہ یا رئیس جو ہم تمنّا کرین کہ ہمین کوئی گالی نہ دے
خدا کی راہ مین گالی سننا ایذا اوٹھانا بھی خالی اجر سے نہین ہے ؎ بیا ای عشق سوائے
جہان کن کہ میخندی ؛ نصیحتہائی بی دردان شنیدن آرزو دارم ؛ او عناد کا ہمیشہ یہی
پیشہ رہا ہے کہ خود بدایت سوال کرتے ہین پھر کوئی اونکو بھیکدے یا نددے بے نقط
سناتے ہین یہی امر مابہ الفرق درمیان زمرۂ کرام و طائفہ لئام کے ہے ورنہ پھر
سارا جہان یکسان ٹھہرتا ہے لیمیز اللہ الخبیث من الطیب

مقدمة

شیخ جی نے جو اعتراضات یا تعقبات اول وہلہ مین حواشی رسائل اپنے مین لکھے تھے وہ
زبان عرب مین گھڑے تھے تا چار صاحب شفاء العی نے جواب اونکا عربی کلام مین لکھا جب اونکی
طرف سے ابراز غی ہوا تو پھر ادھر سے بھی تبصرة الناقد لکھا گیا تبصرہ مین مشتے نمونہ از خروار
واندکی از بسیار اغلاط عربیت بھی آپکی ظاہر کی گئین انتحال بعض محاورات وغیرہ کا بھی
بیان مین آیا اوسپر شیخ جی نے اس مرتبہ تذکرہ مین اپنے اظہار عربیت کیواسطے بجائے
ایک ایک سطر کے ایک ایک صفحہ لکھا ہر صفحہ مین الفاظ کثیرہ بے جوڑ بے تک جمع کر دئے
جسکو مسئلہ مبحوث عنہا یا مسؤل عنہ سے کچھ بھی علاقہ نہین گیا دوسرا شخص جسکی
نظر مین یہ ساری کتب علم ادب ایک مدت دراز سے منخول ہو چکے ہین یا محاورات
مندرجہ جوائب و مقامات حریری و ہمدانی وغیرہا گذر چکے ہین وہ اسطرح کی گالیان
نہین دیسکتا ہے عبارات مؤلفہ علماء سابق کو مثل تذکرة الراشد پریشان نہین

کر سکتا ہے ع بس چپ رہو ہمارے بھی مُنہہ مین زبان ہی ✣ افسوس تو یہ ہے کہ شیخ جی
نے کئی مہینون کی فاقہ کشی مین یہ رسالہ لکھا را تو نکو جاگ جاگ کر انتحال الفاظ و اقوال
کیا مگر اوسپر بھی تک بندی درست نہ بیٹھی محاورہ مبانی و استعارہ معانی ادا کرنا بھی
نہ آیا سلیقہ بھی ہاتھہ نہ لگا بالکل پھکڑ کرنے لگ اوسیطرح شتر بے مہار رہی پھر وہی اغلاط
عربیت جو ابراز غی سابق مین تھین اب بھی لاحق تذکرہ مذکور ہوئین خدا کے فضل
سے اس دہوم دہام پر نہ کوئی لفظ درست ہے نہ کوئی معنی چسپت تذکرہ کا لقب
لوح کتاب پر ظفر المنیة بذکر اغلاط صاحب الحطة لکھا ہی بھلا راشد نا قد
کی تو کسقدر رنگ مل بھی گئی تھی مُنیہ اور حطّہ کا قافیہ عجیب معجون فرحت بخش ہی خصوصًا
اس جگہہ فتح میم ضبط کیا گیا ہے دوسری جگہہ اوسپر پیش لگایا ہے وہ ایک دوسری
شکست فاحش اس قافیہ کو دیر رہا ہے مُنیہ کے معنی موت کے ہین مطلب اس نام کا
کیا ہوا کیا موت معترض نے اغلاط صاحب حطّہ پر فتح پائی ہے یا صاحب حطّہ نے
صاحب منیہ کو یہ ندا سنائی ہے کہ قولوا حطة نغفر لکم خطایاکم اوسپر یہ آرزو ہوئی
شیخ جی کو علم ادب سے اگر کچھ بھی مس ہوتا تو منیہ کو قافیہ مین حطہ کے نہ لاتے
اہل ادب کی نظر مین اپنا حطہ نہ کرتے ذرا بھی لگاؤ علم معانی سے اگر ہوتا تو بجائے
لفظ اغلاط لفظ خطایا لکھتے سنا ہی شیخ جی نے لڑکپن مین قرآن پڑہا تھا تین برس کی
عمر مین ضربہ اوستاد بھی سہا تھا مگر شاید اب وہ زخم نخفی اچھا ہو گیا ہی اسلئے جا بجا
خلاف محاورہ افصح الکتب تکبندی و لفظ بافی فرماتے ہین ہمکو سامنے اُدَبا شیعہ
کے شرماتے ہین جب لوح کتاب کا یہ حال ہے تو سمجھو ساری خطابیات کا کیا حال
ہوگا بسم اللہ ہی صحیح نہین کتاب کو و بلیتو لنسے شروع کیا ہی اس گمان پر کہ
اوسمین لفظ بسم اللہ آیا ہے اگر آیا ہے تو پھر بسم اللہ ثانی کی حاجت کیا تھی اگر
تھی تو اوسکے اوپر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لکہنا کیا ضرور تھا شیخ جی کے

نزدیک یہ تذکرہ گویا قرآن ہے جسکے لیے اعوذ باللہ کی کھینچ تان ہے چنانچہ آیہ کریمہ
ان ھذہ تذکرۃ الخ اسیکا نشان ہی نعوذ باللہ من الکفران یا مطلب اس تعوذ کا یہ ہوگا
کہ مخاطب لایق استعاذہ ہے پھر اگر مخاطب سے استعاذہ منظور نظر ہوتا تو سری سے
تذکرہ جمع کرنا ہی کچھ ضرور نتھا تمنی اگر اپنی کتاب کو اس اعوذ سے رونق بخشی ہی تو دوسرا
بھی اس کے مقابلہ مین قبل تسمیہ یہ لکھہ سکتا ہے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان
الرجیم ومن ہمزہ ونفخہ ونفثہ - مگر ہم ایسا نہ کرین گے کیونکہ ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ حتی الامکان
گالی ولعن کا جواب نہ دیا جاویگا الا ماشاء اللہ **قولہ** یا رب لک الحمد الی قولہ والحسرۃ
والندامۃ **اقول** یہ حمد ولغت ۲۷ سطر مین لکھی گئی ہے شیخ جی کی تعریف و
مدح سے بھری ہوئی ہے بلا سے اگر اس تعریف مین کچھ سچ بھی ہوتا تو بھی لعنت
بہیچ صبر آجاتا غضب تو یہ ہے کہ سراسر کذب و زور ہے اپنے منہہ سے میان
مٹھو بننا منظور ہے فرماتے ہین مجکو خدا نے علماء ممیزین فضلاء معززین سے
کیا ہے قطع نظر کذب مضمون سے لفظ ممیز اگر صیغہ فاعل ہی تو قافیہ چسپت نہین
اگر صیغہ مفعول ہے تو بمعنی ہے توصیف فاضل با عزاز اگر محاورہ ہندی ہی تو عربی
مین کسیجگہہ یہ محاورہ آتا ہے پھر یہ ارشاد فرمایا کہ میری تصانیف کی عالمین بفتح
اللام مین تشہیر ہوگئی تو اتہ زلات سے مین محرز رکھا گیا خیال تو کرو اس
کذب صریح کی کچھ حد بھی ہے عالمین سے مراد اگر آجکا سارا زمانہ بھی ہو تو بھی
شیخ جی کی تصانیف کی تشہیر سارے جہان مین ہنوز نہین ہوئی ہے - اور
اگر مراد عوالم غیب و شہادت یا عالم دنیا و آخرت ہی تو خدا پر تہمت ہی مقام حمد
باری تعالی شانہ مین اپنی خودستائی کرنا وہی مثل ہے کہ پانی کا ہگا منہہ پر
آتا ہی حرز ہ منا کہانکا محاورہ ہے حِرز بالکسر جائی استوار ولعو یذ کو کہتے ہین نہ
حرز و حریزہ جائی نیک و استوار کو بولتے ہین احتراز تحرز کے معنی پرہیز کرنا

اپنی جان کو نگاہ رکھنا ہو اسمجھ استعمال حرز کا ہمراہ یاء متکلم و حرف من بمعنی حفظنی
من کیا عجب بہار دیرہا ہے اللہم اجعلنی فی حرز من شر الشیطان تا آن حرز بفتحتین
ایک کوزہ ہوتا ہے جس سے اطفال کھیلتے ہین ۵ چہل سال عمر عزیزت گذشت *
مزاج تو از حال طفلی نگشت * ومن امثالہم فیمن طمع فی الربح حتی فاتہ راس المال
قولہم واحرزا وابتغی النوا فلا یرید واحرزاہ فحذفت الہاء یہان یہ مثل بخوبی صادق
آئی اسلیئے کہ اس فقرہ مین اقرار اپنے صدور زلات و وقوع خطیات کا ہے
غایت ما فی الباب یہ کہ یہ زلات و خطیات بتواتر و تکاثر نہین ہوتی بلکہ بحساب
بین بین ہوتی ہین سو یہ دعوی بھی بازیچہ اطفال سے کچھ کم نہین ہو اسکے بعد
جو چار فقرہ لکھے ہین وہ اس سے بھی بدتر ہین سراسر افترا علی اللہ ہو جو طغیان
لسان و عدوان جنان وغیرہما اس تذکرہ مین ہے وہ کسی مسلمان حرف خوان پر
مخفی نہین یہ ادعا کہ شیخ جی کو عادت کلمات رذالہ خرافات جہالہ کی نہین ہو دروغ
بالائی دروغ ہو شیخ جی ہم تمکو جب سچا جانین کہ تم ان کلمات و خرافات کو
تبصرہ سے گنکر بتلا دو یا ہم اس تذکرہ سے نکالکر ایک ڈھیر کا ڈھیر تم کو دکھا دین
دروغ گو را تا بخانہ باید رسانید کا مصداق تمکو ٹھہرا دین مگر بات یہ ہو کہ جو شخص
خدا کے روبرو جھوٹ بولتا ہو مقام حمد مین خدا پر افترا باندھتا ہو اوسکو میرے تیرے
سامنے دروغ گوئی کرنا کیا مشکل ہے حمد کا تو اس کتاب مین نام ہی نام ہے
اس پردہ مین سارا تذکرہ اپنی محامد کا مقصود جناب شیخ عالیمقام ہو نعوذ باللہ
من غضب اللہ **قولہ** رزقتنی حفظاً فی علوم التاریخ والاخبار **اقول**
حفظ کا صلہ بحرف فی عجب فصاحت دکھلا رہا ہے سحبان وائل کا تذکرہ بھی
دلوں سے بھلا رہا ہے صاحبزادہ کو بوجہ طفل مزاجی ہنوز یہ بھی معلوم نہین ہو
کہ زبان عرب مین حفظ یا حفظہ بولتے ہین نہ حفظ فیہ حفظہ اللہ وسلم وانا لہ

لحافظون - اس سے بڑھکر یہ جملہ ہے (وہبتنی علما فی علوم الفقہ والآثار وہبنی فیہ -) طرفہ بلاغت ہے قرآن شریف مین تو یون آیا ہے وہب لی علی الکبر اسمعیل واسحاق ورب ہب لی حکما وہب لنا من لدنک رحمۃ - میان کو نہ قرآن یاد ہے نہ حدیث مگر دخل در عربیت دینا ضرور اوسپر طرہ یہ ہے کہ آس جہل عربیت ولُعبہ کو ادب سے بضاعت تنقیح و ترجیح وحصہ تحقیق و تدقیق خیال فرما کر زبان حال سے قید قال مین لاتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون - اسیطرحکا حال تا آخر کتاب ہے کہانتک کوئی نکتہ چینی کرے اپنی تضیع اوقات فرماوے آسپر یہ قہر الٰہی ہے کہ اپنے ان حالات پر خدا کو گواہ ٹھہرایا ہے تحدث بنعمت وشکر قرار دیا ہے یہ تو کیفیت عبارت حمد کی ہوئی باقی رہی عبارت نعت اوسمین اور بھی زیادہ جناب شیخصاحب نے داد فصاحت دی ہے جملہ آفصح عن طریق السبیل الاتم - مقام مدح خیر الانام مین زیب رقم فرمایا ہے فصح بالکسر عید ترسا کو کہتے ہین سچ ہے فرنگی محل والی اگر ایسی جملہ مدح نبوی مین تحریر فرماوین تو مصداق افصح النصاری ای جاز فصحہم کیونکر ٹھہرین اسکے بعد جو قافیہ وراثت وترکہ کا لکہا ہے وہ کچھ اور ہی لذت دے رہا ہے اِس قافیہ سے بہتر قافیہ حزب وقوم کا آیا ہے جو بعد جملہ اولی کے ذکر فرمایا ہے پھر یہ ساری حمد ولغت بفحوائی حق بر زبان جاری لفظ حسرت وندامت پر ختم ہوئی ہے اللہم تقبل بہلے ہمکو یہ خیال تھا کہ جواب الجواب تبصرہ عربی مین ہوگا اب جو کیفیت وکمیت تذکرہ کی بابت علم ادب وعربیت ظاہر ہوگئی تو یہ جواب اردو مین لکہنا پڑا اگرچہ شیخ جی کو بحمدہ تعالی فارسی واردوی ریختہ مین بھی ویسی ہی مہارت ہے جسطرح اس عربی مین ہے چنانچہ حال فارسی دانی کا فوس الکملہ سے اور حال زبان اردو کا نصرۃ المجتہدین سے ظاہر ہے کہ مذکر مؤنث مین بھی فرق نہین ہنوز صاحبزادہ صاحب منجملہ

اطفال غیر بالغ ہین اگرچہ بیاہ ہوگیا تو کیا ہوا چار و ناچار یہ جواب اردو مین
لکہنا پڑا ایسے مخاطب کے مقابلہ مین عربی لکہنے سے شرم آتی ہے فارسی تحریر
کرنیسی طبیعت گھبراتی ہے الحاصل بعد ختم حمد و نعت کے شیخ جی نے لفظ و لبعد
لکھکر اپنے حقمین یہ تحریر فرمایا ہے کہ الذی لاحرفۃ لہ الا اکتساب السیئات
ولاصفۃ لہ الا ارتکاب الخطیات۔ اسکا جواب اسیقدر کافی ہے کہ آن الکذب
قد یصدق پھر جب یہ حصر حقیقی ہوا تو المکنی بابی الحسنات لکہنا دروغ گوئم
بر روئے تو ٹھہرا اپ کی تعریف مین وہ مبالغہ مذموم اطرا نا محمود ہے
کہ نہ زمین مین سماتا ہے نہ آسمان مین ہان شیخ جی کی زبان طغیان نشان
یا جبان عدوان مکان پر یہ مبالغہ بے تکلف جاری ہے اہل شعور کے نزدیک
ایسی مدح داخل ہجو ملیح ہوتی ہے باوا کی تالیف کو کافیہ شافیہ بنایا ہے
جنکو اور خودان پوت کو کبھی شافیہ کافیہ تک نہین آیا ادب والی کا تو
کیا ذکر ہے صاحب اتحاف کی مدح مین لفظ فاصل کامل بصاد مہملہ لکہا ہے اس کے
معنی ہنوز کسی فاضل پر واضح نہین اگر مراد اس فصل سے اونکا فارق بین الحق
والباطل ہونا یا فیصل فصل خصومات کرنا ہے تو پھر اونپر تعقب کسلئے کیا جاتا ہے
دیکھیے شیخ جی اسکا کیا فیصلہ کرتے ہین **قولہ** المدعو بعبد الحی الکنوی **اقول**
اگر اس نام کی صراحت نہ ہوتی تو ہم بلکہ سارے اہل علم یہ جانتے تھے کہ یہ تذکرہ
کسی بڑے لچے لفنگے شہدے دریدہ دہن بحیا بے غیرت بد دین کا جمع کیا ہوا ہے
یہ کوئی رسالہ نہین ہے تبرے و لعنت کا مقالہ ہے مگر اس صراحت اسم نے ہم کو
مجبور کردیا اب ہم نہین کہہ سکتے کہ یہ کتاب کسی دوسرے بد معاش کی ہے جسطرح
شیخ جی اسطرف کی کتاب کو دوسرے کے نام پر باوجود صراحت اسم و رسم حکایتی
ہین اور اس بیگناہ کو لاکھون گالیان سناتے ہین ۵ دہن خویش بدشنام

قوله النواب **اقول** + کاین زر قلب بہر کس کہ بہی باز دہد ÷ میا لاصایب
جو دعا سجلبہ اُن کیلیئے لکھی ہے اوسکے یہ معنی ہوئے کہ انکو زنان تمنا ملین یہ انواع
عطر سے محروم نہون سبحان اللہ کیا عمدہ استعارات ہین کیا بامعنی عبارات ہین
اس سے بڑھکر لفظ غیاہب الایام ہے تاریکی لیالی تو سب نے سنی دیکھی ہوگی اب فرنگی
محل مین دن دوپہر کو بھی اندھیرا رہتا ہی اللہم زد کیون نہ ہو مداحی روافض کے سر
ہی پھوٹ گئے ہین **قوله** وکان ذلک لغرضین یطلبہ افاضل الثقلین **اقول**
امرء القیس اور ابو نواس کہان گئے ذرا یہان آوین اور فصاحت و بلاغت اس
فقرہ کو ملاحظہ فرماوین اور لطف مطابقت مرجع کا ساتھ ضمیر کے اوٹھاوین شیخ
جی کی دو غرضین تھین ان دو اغراض کے طالب افاضل الثقلین تھے یعنی جن
والنس یا کتاب وسنت یا قرآن وعترت صراح مین ہے ثقلان آدمیان و پریان
انتہی شیخ جی نے بسال و سنہ اس طلب الانس وجن کا یہان تحریر نہین فرمایا کہ کسوقت
اون سے ثقلین طالب ان اغراض کے ہوئے تھے اگرچہ شیخ جی کو تاریخ واخبار کا
علم حسب اقرار اونکے بخوبی حاصل ہے پر بیان ان دونونکا اسطرح پر ایک یہ کہ مولف
متنبہ ہوکر اپنی تالیف کو درست کرلے دوسری یہ کہ خواص وعوام اکاذیب مذکورہ
محفوظ رہین عجب بانگ بے ہنگام ہی پہلے یہ بات تو ثابت ہو کہ وہ اعتراضات
قائم بھی رہے ہین یا ہبا منثورا ہوچکے ہین ثبت العرش ثم انقش - تب کہین
مؤلف کو تنبیہ ہو ؎ بیحیا باش و ہرچہ خواہی کن + شرم بگذار و بادشاہی کن ÷
شیخ جی نے اپنے زلات کو جو اونسے جوابات تحریرات مولوی محمد بشیر صاحب مین
صادر ہوئے ہین اور اونپر مولوی صاحب موصوف نے اونکو تنبیہ کیا ہی کیون آجتک
درست نہین کیا جو دوسرے سے خلاف واقع طالب تہذیب ہوتے ہین پھر دوسری
غرض کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ یہ غرض حاصل ہوگئی یہ بھی سراسر عام فریبی ہی

یہ غرض تو قبل رد و قدح شیخ جی کی صاحب حطہ پر اہل بدعت وجہالت کو حاصل تھی اسلئے
کہ بعض سلف نے فرمایا ہے لیس فی الدنیا مبتدع الا وہو یبغض اہل الحدیث۔ یہ چند اطفال
وانفار کوفہ ہند جو گرفتار دام تزویر شیخ جی ہین حصر لفظ کملہ وطلبہ شاید انہین
لوگو نمین ہے ورنہ خود شیخ جی کے فتاوی واسطے تصحیح کے شہر بھوپال کو آتے جاتے
ہین شیخصاحب اگر بالا بالا دریافت کرین گے تو ضرور حال مذکور معلوم ہو جاویگا ورنہ
پھر مجبوری سے ہم ہی ایک دو خط اس مضمون کی پیش کر دین گے جسمین یہ لکھا ہوگا
کہ اگرچہ اس فتوی پر مہر شیخ جی ہے مگر اطمینان جب ہوگا کہ علماء بھوپال بھی اوسپر دستخط
کردین وفاقاً یا خلافاً **قولہ** فما ظنک بمن کان یکنی بابی الاثم والجہل **اقول** یہ
کنیت جو بعض کو شیخ جی نے عنایت فرمائی ہے بفحوائی عطاء تو بلقائی تو بخشیدم انہین کو
مبارک ہو کیا دوسرا انکو ابو السیئات والو الکذب نہین کہہ سکتا ہے اعوذ باللہ ان
اکون من الجاہلین اور دوسرے کے کہنے کی کیا ضرورت ہے تمنے خود ہی اپنے لئے سیئات کا
اقرار کر لیا ہے بلکہ حصر فرما لیا ہے والمرء یوخذ باقرارہ ابو جہل کنیت فرعون امت
اسلام کی تھی اسکا اطلاق حقمین کسی مرد مسلمان کے مشعر بتکفیر مسلم ہے جو شخص
کسی مسلمان کو صراحتہً یا اشارۃً کافر کہیگا وہ خود ہی اوسکا مصداق ہوگا نہ وہ
مسلمان جسکے حقمین یہ لفظ کہا ہے **قولہ** حیث قام باشارتہ وارتضائہ بعض
احزابہ واتباعہ للانتصار **اقول** معلوم نہین یہ دعوی رجماً بالغیب ہے یا اسپر
کوئی بینہ بھی ہے شفاء العی کی تالیف اگر مجرد انتصار اہل حق کیلئے ہو گو بظاہر
نام خاص کسی منصور کا اوسمین لکھا گیا ہو تو کون مانع ہے آخر ساری اہل حق کا
طریقہ قبول مسائل واحکام سنیہ مین ایک ہی تو ہے جیسا ایک کا انتصار ویسا سبکا
انتصار پھر بجواب شفاء العی مجرد تصحیح نقل پر معترض ہو کر یہ کہنا کہ ان ہو الا کنعیق
الغراب او بناح الکلاب ۔ اپنے منہہ سے جھک مارنا گوہ کھانا نہین تو پھر کیا ہے سطر سوم

صـ۳ مین تو شیخ جی نے بذیل حمدیہ فقرہ لکھا تھا وما عوّدتنی بکلمات الرذالة وما
اضللتنی بالترنم بخرافات ارباب الجہالة الی قولہ مع حفظ الارکان وحرز اللسان
پھر شفاء العمی کو کوّے کُتّے کی آواز ٹھہرایا ہے یہ کلمات رذالت ہین یا نہین پدر
شیخ جی کے حقمین اس رسالہ سے پہلے رسائل صدیہ مین لفظ کاون کاون کا
لکھا گیا تھا مسئلہ حرمت کلب بھی اوسمین مذکور تھا یہ ایسی سپوت ہوئے
جنہون نے پھر باپ کا نام جگا یا وہی ٹانک بولنے لگو اوسیطرح بھونکنے لگو جسکا قول
وفعل یکسان نہو وہ کاذب ہے کاذب پر خدا کی لعنت ہے **قولہ** جاءت الی
من علماء الاطراف والاکناف مکاتیب تتری **اقول** وہ کون علماء ہین جنہون
نے تمکو خط لکھے تمہارے ابراز غی کو عدیم النظیر کہا ذرا نام تو اون کے بتائیے
پھر حقایق حالات اون کے واضح کردئے جاوینگے جیسے تم ہو ایسے ہی وہ
تمہارے ثنا خوان ہونگے ؎ کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ ✤ کند ہمجنس
با ہمجنس پرواز ✤ **قولہ** فلما وصل خبر طبعہا الی قولہ ہل من ذاب یذب عن حرم
رسول اللہ الی قولہ اذا اناب عذر **اقول** اس ۲۳ سطر عبارت کا فقط
اتنا مطلب ہے کہ خبر طبع ابراز غی سنکر فریاد کی کہ کوئی ہماری مددگر و باقی زٹل
قافیہ جعفر زٹلی کا ہے اسکا جواب بجز لعنة اللہ علی الکاذبین کے کچھ نہین اس
جواب مین اگر کچھ شک ہے تو ہم مباہلہ کو تیار ہین اور جملہ یذب عن حرم
رسول اللہ وہ کلام ہے جو امام حسین علیہ السلام نے بمقابلہ شمر مین فرمایا تھا
اوسکو بحق اولاد حسین رضی اللہ عنہ محل طعن مین ذکر کرنا کام خوارج کلاب
نار کا ہے نہ مسلم انصاف گذار کا الحمد للہ کہ صاحب حطہ بجائے امام حسین قرار دئے گئے
اونکا مخالف و معتقد اپنی زبان سے شمر ٹھہرا پھر جو کچھ ان سطور کی ذیل مین
لکھا گیا ہے کہ ہمسے تنخواہ لو اور لکھو افترا محض ہے یہ پیغام کسیکو صاحب حطہ کیطرف سے

نہین دیا گیا وقد خاب من افتری **قولہ** اجاب جمع وقام واحد منہم الی
قولہ انا الذی حججتہ وعن زیارۃ سید القبور ابیتہ الی قولہ سماہا تبصرۃ الناقد **اقول**
حاصل اس تراژخائی کا جو ایک ورق مین کی گئی ہی یہ ہے کہ مولوی محمد بشیر مستعد
جواب نویسی ہوئے یہان تو شیخ جی نے انکو متعین کر دیا مگر آگے چل کے مختفی
ٹھہرایا جب ابراز غی اپنا کیا تھا تو صاحب اتحاف کو مولف شفاء العی قرار دیا تھا
حالانکہ رسالہ مذکور اور تبصرہ مسطور مین نام مولف رسالہ موجود ومزبور ہی پھر
کبھی اوسکو طرف معترض علیہ کے کبھی طرف غیر مجیب کے نسبت کرنا کبھی مولف کو
مختفی ٹھہرانا تھافت وخبط نہین ہے تو کیا ہے آجی شیخ جی مجیب مولوی محمد بشیر
ہی سہی یا خود مولف حط ہی سہی اس سے کیا کام جو نام لکھا ہے تم اوسکو مولف
رسالہ سمجھکر جواب دو پھکڑ نہ لڑو کہ یہ کام اوباش ناس کا ہی نہ علماء انصاف شناس کا
تم اپنے زلات کا جواب لو اپنی سیئات پر آگاہ ہو ایسے امور سے تعرض کرنا اور
دوسرون سے اوسپر تعرض کرانا مثل علت آئینہ کے ایک پرانا مرض ہی اوسیطرح یہ
کہ خود تو تذکرہ مین شیخ جی نے سلف صلحا پر جابجا طعن ورد کیا ہے صدہا گالیان
صاحب اتحاف وشفا وتبصرہ کو دی ہین پھر اولٹا یہ الزام لگایا ہی کہ مولف
تبصرہ نے طریقہ شیعہ کو اختیار کیا ہے شیخ جی تمکو اس جھوٹ پر خدا کی مار ہو یا تو تم
اپنے اس دعوے کو ثابت کرو یا ہم تمھاری عبارت ملعونہ گن کر علحدہ ایک رسالہ
مرتب کر کے تمھارے پاس بھیجدین پھر دیکھین کہ کسنے کسکو زیادہ برا لکھا ہی تمنے
تبرا کیا ہے یا صاحب تبصرہ نے لعنت اللہ علی الظالمین یہ پندرہ سطر تک جو تمنے
ہجو صاحب تبصرہ کی لکھی ہے یہ داخل غیبت ونفاق وسب وشتم ہے یا نہین آہ اول
تذکرہ سے یہانتک جتنے اغلاط عربیت ہین اونمین بعض کیطرف تو اشارہ کر دیا گیا
باقی کو وقت مطالبہ شیخ جی کے چھوڑا ہے جسوقت ارشاد ہوگا اسیوقت پیش کیے جاوینگے

مگر ہمکو یہ امید نہین ہے کہ شیخ جی راہ پر آوین اسلیے کہ لات کا آدمی بات سے
سیدہا نہین ہوتا ہے ابھی تک تو شیخ جی یہی کہتے ہین کہ مؤلف حطہ لوگون سے
فرمایش کرکے روپیہ دیکر جواب لکھواتے ہین کل کو کہین یہ نہ کہنے لگین کہ بازار
مین جو ہاتھ سے بعض اوباش کے بداندائی اونکی ہوئی یا دربہنگہ تک ذریعہ
وارنٹ بلائے گئے تھے وہ بھی باشارہ یا صرف صاحب اتحاف ہوئی ہے اور
ہوگی لاحول ولاقوۃ الا باللہ **قولہ** ولکن بین ما یصطادہ باز **اقول** آگے
تو شیخ جی اپنی تالیف مین اشعار نہین لکھا کرتے تھے اور اگر کبھی کوئی مصرع
یا شعر اردو فارسی لکھا بھی تھا تو وہ خدا کے فضل سے بے محل و بے وزن
تھا اب شاید دیکھا دیکھی معترض علیہ کے شوق شعرخوانی ابیات نگاری کا ہوا
ہے وہ بھی کون نظم جو عربی ہو بے تکٗ جہان جی مین آیا وہان لکھ مارے وزن
درست نہ تقطیع صحیح یہ مصراع غلطنامہ مین بھی نہین لیا گیا ہے مع ہذا ناقل غیر
ملتزم صحت پر علی الفرض والتقدیر زبان اعتراض کشادہ ہو اس سے زیادہ اور
کیا بے شرمی ہوگی شیخ جی اس مصرع کی تقطیع تو درست کردو **قولہ** واغرقتہ
فی النہر والبحر واحرقتہ قبل الحشر والنشر **اقول** فرض کیا نصرت مذکور حسب
مرضی شیخ جی نہین تھی اسلیے کہ اوسمین اونکی قلعی کھولدی گئی لیکن حکم غرق
وحرق کا حق مین ایسے ناصر کے تو شاید کسی کتاب حنفی مین بھی مفتی بہ نہوگا
محض اجتہاد جدید یا تجدید شیخ جی ہے صفحہ ۱۱ سے صفحہ ۱۳ تک یہی رونا رویا ہے
کہ یہ نصرت اچھی نہین ہے تمھاری بلا سے تم جسطرح سے گالیان دیتے ہوئے جاؤ
سمجھ لو جواب اسطرف کا ہوگیا **قولہ** وکنت اسمع من مدۃ مدیدۃ الی قولہ
وتبالغ فی اخفاء سطورہا **اقول** قبل اس سے جو قصہ سرقہ بعض اوراق
تبصرہ کا فوس الکلمہ مین لکھا گیا ہے الحمد للہ وہ اس عبارت سے تا آخر باور

شیخ جی بخوبی ثابت ہوگیا **قولہ** منہا ان مؤلفہا اتخذ لنفسہ عبد اللہ النصیر واختفی عن میدان
المناظرۃ الخ **اقول** جب کتاب مین کسی کا نام موجود ہو تو اوسپر مختفی کا اطلاق کرنا بالکل
بیجا ہے اب شاید شیخ جی میری نسبت بھی یہی ارشاد کرینگے کہ مجیب تذکرہ
بھی مختفی ہے مولف اس جواب کے مولوی محمد بشیر ہین جسطرح خود آپنے بقول
خود مختفی ہوکر نصرۃ المجتہدین مین نام مجتہد دروغ وکیل احمد سکندرپوری کا لکھا ہا
ہے مولوی محمد بشیر صاحب کو کیا ضرورت تھی کچھ یہ نام اونکا قبیح بھی نہین ہے
جو اسکو چھپاتے یا بدلڈالتے آخر جواب سعی مشکور اونہون نے اپنے ہی نام
سے لکھا ہے اس نام کا پردہ وہان کیون نہ رکھا شفاء العی اور تبصرہ سے کچھ
خاص نصرت صاحب حطہ بھی مقصود نتھی انتصار حق عموماً مطلوب تھا اگر وہ
ناصر مولف حطہ بھی قرار دیجاوین تو کیا جائے عار ہے شیخ جی کے دلپر اس سے
کیون غبار ہے تو صاحب آیندہ ہر شخص جو نصرت حق کرنا چاہیگا وہ اپنا نام بمقابلہ آپکی
مثل مہری پورے تعریف وتحدید سے لکھیگا خاطر شریف جمع رہے اب نوبت اس
اعتراض کی آپکو آنا ویگی کہ گاؤن کسیکا ناؤن کسیکا شیخ جی ذرا تم تیار رہو مثل تذکرہ
کے جواب کتاب کا دیر مین نہ لکھا کرو مثل ابراز غی کے جسکا مادہ براز و بول سے
بھی بدتر ہے جتنا تمکو لکھنا ہوتا ہو جلدی سے اوس غی کا ابراز کر دیا کرو
ہماری طرف سے اگر دیر ہو تو ہم اسلئے معافی چاہتے ہین کہ ملازمت پیشہ ہین فکر
معاش کا بھی شغل ہے جب فرصت ملی کچھ کچھ لکھتے رہتے ہین تمہاری طرح
نہ مداح روافض ونیچریہ نہ صدقہ خوار حیدرآباد وغیرہ کہ مفت کا وظیفہ گھر
بیٹھے ملتا ہے رات دن لعن وطعن ورد وقدح علماء سلف مین بسر ہوتا ہے
یہی تبرا سادات پر آپکی عبادت ٹھہری ہے صفحہ کے صفحہ ورق کے ورق جواب
الجواب سے قطع نظر کرکے اسی سب وشتم مین مثل نامۂ اعمال خود اپنے سیاہ کئے ہین

اوسپر دعوی مسلمانی کا ہے یہ مسلمانی آپ کی شاید آپ کی اہلیخانہ نے دیکھی ہو تو دیکھی ہو ورنہ مسلمانون نے توصرف ابرازغی دیکھا ہے **قولہ** ومنہا انہ سمیٰ رسالتہ الخ **اقول** پانچ سطر تک آپنے ہجو اس تسمیہ کی لکھی ہے مگر وجہ ہجو بجز دعوی زبانی کے کچھ ظاہر نہ فرمائی کہ اہل انصاف کیلئے اوسکو ناپسند کیا ہے اور ابرازغی کو جو آپ کی عمل سفلی سے صادر ہوا ہے وہ اون کی مذاق مین کسطرح شیرین معلوم ہوا یہ اہل انصاف شاید یہی دو چار ارباب اعتساف آپ کے انصار انفار ہون گے ورنہ جو فرق درمیان اسمار ہر دو رسالہ ہے وہ ظاہر ہے محتاج بیان نہین تمہین کہو شفاء العی وتبصرۃ الناقد کے نام مین کیا برائی ہے جو تمنے اس نام کے اختیار کرنیوالے کو فرعونیت وشیطنت وتغفل وتجہل کے ساتھ متصف کیا تمہارے اعتراض وطعن کو اہل حق سے جو دفع کرے اوسکو تم فرعون وشیطان بتاتے ہو اور صفحہ ۵ مین کہہ آئے ہو کہ میرا رد مثل جہابذہ علماء واساتذۂ فضلا کے ہے اب یہ تبلاؤ کہ کس عالم کس فاضل نے اپنے اوپر رد کرنیوالی کو تمہاری طرح شیطان وفرعون کہا ہے اور مطلق رد کا کسنے انکار کیا تھا جو یہ عذر بدتر از گناہ تمنے پیش کیا ارے بھائی اسکے تو ہم بھی قائل ہین کہ علماء سلف وخلف نے مسامحات دیگر علماء پر اطلاع دی ہے کسی جاہل نے کسی عالم پر حسد وبغض کی راہ سے تو ایسا رد وانکار نہین کیا جیسا تم کرتے ہو تم پہلے یہ بات ثابت کرو کہ مقلدین مذاہب داخل زمرہ علماء ہین پھر یہ ثابت کرو کہ تم بھی مولویون نزدیک اہل سنت واصحاب شعور کے گنے جاتے ہو پھر اپنے رد کو اون کے رد سے مقابلہ کرنا علی طریق التنزل اگر بعض قصبات کوفۂ ہند والی بھی تمکو مولوی کہدین گے تب بھی دعوی استغراق کا قائم رہیگا کہ تمہارا رد مثل اون کے رد کے نہین ہے اونہون نے

کسیکو گالیان نہین دین کسی پر تبرا نہین کیا تمنے نمک رافضہ کا کھا کر سلف و خلف پر
تبرا کرنا شروع کیا ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ مگر خدا کی انصاف کی
دیکھو کہ اپنے منہہ سے آپ ہم مشرب یزید ٹھہر کر مخاطب کو ہمرحم امام شہید ٹھہرایا
وللہ الحمد فرضاً اگر کسی نامہذب نے کسی معاصر یا سلف کو مقام رد مین ایسے الفاظ
سے یاد کیا ہوگا جو تمھاری زبان قلم پر جاری ہین تو اہل عدل کے نزدیک
وہ اور تم دونون بفحوائی سگ زرد برادر شغال راہ صواب سے گمراہ ہوا و اسکا
فعل تمپر حجت ہو تو ہو دوسرے پر حجت و نظیر نہین ہو سکتا ہمنے جو ایرادات سلف
صالح کے دیکھے ہین اونمین سوائے اقامت حجت خود دافع قول مخالف نہ کوئی گالی ہے نہ
کوئی گفتہ تمہاری یہ کتاب تو واسطے جواز لعن و تبرا کے تمہارے کو چک بدالون
کی امام الکلام ہے نعوذ باللہ من غضب اللہ **قولہ** ومنہا انہ سود الاوراق الی
آخر قولہ و مع ذلک شہر فی العنوان سالکا مسالک العدوان ان ہذا جواب ابراز الغی
للشیخ الکہنوی **اقول** شیخ جی تمہاری ابراز غی کا جواب بقول تمہارے صفحہ
۲۸۸ ہی تک ہے اور ہذا کا مشار الیہ بھی اسیقدر ہے یہ تم کہان سے سمجھے ہو
کہ سب کتاب ہے کیا اسپر فرشتے تمہارے پاس آکر گواہی دیگئے ہین یا آسمان سے
تمکو آواز آئی ہے جیسا کہ صاحب تبصرہ کے حقمین تمنے ص ۳۱ و ص ۱۳۱ مین کہا ہے کہ
اوسکے عالم و فاضل ہونے پر فرشتون نے آکر گواہی دی ہے یا آسمان سے آواز
آئی ہے کیا تمہارے ان جہل و سفاہت کے باتون پر لڑکون عورتونکو ہنسی نہین
آتی ہے سلہٹ والا بفحوای البدعۃ ملۃ واحدۃ تمہارا ہم مشرب ہے اور اہل حق پر
طعن و افترا کرے۔ مین تمہاری طرح بیباک اسلئے اوسکا رد بطور تکملہ کے
جواب ابراز غی کے آخیر مین لگا دیا گیا وہ مستقل کتاب نہین ہے اور اگر بالفرض
تمہارے زعم کی موافق تبصرہ دو کتابین ہین تو چونکہ تمہارا جواب اہم تھا

اور طعن و افترا کے بادی پہلی تمہین ہوئے اور حاسدین اس امر مین تمہارے تابع ہین
اسوجہ سے نام کی نسبت بادی کی طرف کیگئی اور نیز دو چیزون پر کیا باعتبار ادنی
مشارکت و مجانست کے اطلاق ایک اسم کا تمام کلام عرب وغیرہ مین شایع نہین ہے قال
تعالی وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃً اور کتاب کا حجم تو شیخ جی تمہین نے صفحہ کے صفحہ
ورق کے ورق گالیون افتراؤن سے لکھکر بڑہایا ہے پھر اوسکے ساتھ ابراز غی
بھی اپنی لگادی ہے تاکہ عوام کو بڑی موٹی کتاب معلوم ہووے ؎ ہنر بچشم عدو
ایام وغیر از نیم نیست * کجا روم بہ تجارت بدین متاع کساد * **قولہ** واتی
لہو اَوْہَنَّ من ہذا ضیّع اوقاتہ وحرّک اقلامہ وسوّد اوراقہ فی کذا وکذا
من غیر ان یفیدہ شیٔ فی الدنیا والعقبی الی قولہ والتبختر بہ عند عوام الناس
اقول صاحب تبصرہ کی جو تحریر ہے اوسکا فائدہ و نفع اہل علم و انصاف وقت
مطالعہ کے بخوبی جان سکتے ہین البتہ عاند و حاسد کو وہ بے سود و لغو
دکھلائی دیتی ہے ؎ ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب ست * شیخ جی صاحب
تبصرہ پر تو تمہارا یہ اعتراض ہے ہی ہم تمسے پوچھتے ہین کہ تمنے جو اپنے تذکرہ
مین جابجا اصل جواب سے گریز کرکے صاحب حطّ اور صاحب تبصرہ کی حق
مین چار چار پانچ پانچ ورق تک اہتمام کرتے گالیان دیتے چلے گئے ہو اسکا
کونسا نفع تمنے سوچا ہے اور تمہاری دنیا و عقبی مین یہ کیا کار آمد ہے کیا یہ تسوید
اوراق و تحریک اقلام و تبختر عند عوام الناس نہین ہے نعوذ باللہ من
ہذہ الجہالۃ ؎ خواہی کہ عیبہائی تو روشن شود ترا * یکدم منافقانہ
نشین در کمین خویش * **قولہ** ومنہا انہ عقد باباً ثالثاً الی قولہ وَلَغ
فی اناء البطالۃ والجہالۃ **اقول** شیخ جی یہ یاد رکھو جیسا آدمی خود ہوتا ہے
ویسا ہی دوسرے کو بھی خیال کرتا ہے تمہارے اعتراضات صاحب حطّہ پر

اسی قسم کے ہین جو مشابہ احادیث خرافہ کے ہین اور بیر خرف اور اصحاب جہالت
وبطالت سے صادر ہوتے ہین اور شعر ہذا تمنے مطابق اپنے حال کے نقل کیا ہے
؎ کانوا بنی ام فغرق شملہم ✤ عدم العقول وخفة الاحلام ✤ لیکن جب تمکو
بوجہ عدم بصیرت کے دوسرون کے ہنر عیب اور اپنے عیب ہنر دکھائی دیتے ہین
تو اسکا کچھ علاج نہین صاحب تبصرہ نے جو تمھارے اغلاط عبارت وصلات وغیرہ
کے لکھے ہین اگر وہ تمھارے زعم مین درست نہین تو اونکا ٹھیک ٹھیک جواب
دیتے اپنی ترکیب عبارت کو محاورات عرب سے مطابق کرکے دکھاتے گالیان
ناحق کیون دینے لگے یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے **قولہ** فلو عددت اغلاط الواقعة
فی تصانیفہ بالعربیة والفارسیة الی قولہ علی المجموع **اقول** تمنے جو صاحب
اتحاف کو اس تذکرہ مین صدہا گالیان سنائی ہین اور اُن بیخبر پر ناحق تہمت
وافترا کرکے اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا ہے اسکے عوض اگر تم اپنے زعم کے موافق وہ
غلطیان ہی نکالتے تو تمھاری اور زیادہ قابلیت ہی ظاہر ہوتی لیکن تم تو عادت
سے مجبور ہو گالیان نہ لکھتے تو جو کچھ حسد وبغض کا خمار دلمین بھرا ہوا ہے وہ کیونکر
نکلتا ؎ می تراود آنچہ در آوند من ست ✤ ؎ خوئی بد در طبیعتی کہ نشست ✤
نرود جز بوقت مرگ از دست ✤ **قولہ** فلم تزل عادة الجہلاء انہ اذا عاقبہم
احد من النبلا وعجزوا عن الجواب وتحیروا وبہتوا وسکتوا وندموا وخبطوا و
لم یقدروا علی اظہار الصواب طفقوا یلمزون بخصوہم فیشتمونہم ویطعنونہم الی
قولہ ویخرجونہ من عداد الناس **اقول** یہ سچ ہے بیشک وشبہ تمنے یہی شیوہ
اختیار کیا ہے صاحب تبصرہ کے تعقبات کے جواب مین جو تمکو عجز وحیرت وندامت
وصمت ودہش وخبط وغیرہ عارض ہوا ہے یہ تمھارا تذکرہ باواز بلند پکار رہا
ہے اور اسکی مدح سوائے کوفہ ہند کے نسناسون اور خناسون کے کسی سے سننے مین

نہین آتی عقلاء ناس بلاشبہہ تمھاری تجہیل و تحمیق کرتے ہین اور عداد ناس سے
خارج سمجھتے ہین یہان تمنی واقعی اپنا حال بیان کر دیا جواب سے عاجز آکر گالیان
دینا انسان عاقل کا تو کام نہین ہے جاہل کا کام ہے **قوله** ومنہا انہ اطلق عنان اللسان
علی طائفۃ من الاعیان ولدغ لدغ الثعبان ومشی علی ممشی النفاق والشقاق
وسعی فی مسعی السب والشتم والانتقاص الی قولہ وبالجملۃ ان الناصر من صفحہ ۱۶ الی
آخر صفحہ ۱۹ **اقول** شیخ جی اگر مسلمان ہو تو ذرا خدا سے ڈر کر گریبان مین منھہ
ڈالکر سنو یہ اوصاف شقاق ونفاق وسب وشتم واعیان اکابر پر طعن کرنے کی
تم مین موجود ہے یا صاحب تبصرہ مین اگر سچے ہو تو تبصرہ سے ایک دو مقام نکالکر
دکھاؤ جہان اکابر پر طعن ہے یا ہم تمھارے تذکرہ سے دکھاتے ہین قطع نظر صاحب
اتحاف کے کہ اونپر تمنی ص۲۰۵ ص۲۱۵ ص۲۱۹ ص۴۲۶ ص۳۲۰ ص۳۷ وغیرہ صفحات
مین وہ تبرا ابولاہی اور القاب سے یاد کیا ہے کہ ہمنے آجتک کسی رافضی خارجی
سے نہین سنا علامہ کبیر سید محمد ابن اسمعیل امیر کے حق مین رفض کی تہمت کی ہے قال فی ص۴۰۶
لکن کلامہ ہذا یشبہ کلام الرافضۃ الخ وفی غیر ذلک من صفحات تذکرتہ سید امیر ممدوح
اپنی حیات مین تو نصب کے ساتھہ متہم ہوئے تھے اب شیخ جی نے بعد ممات کے قریب سو
برس کے اونپر رفض کی تہمت کی اور نیز مجتہد یمانی قاضی القضاۃ علامہ شوکانی
وشیخ الاسلام قدوۃ الانام ابن تیمیہ حرانی کے شان مین زبان طغیان نشان سے
کیا کچھہ تفوہ کیا ہے ناظرین ان صفحات کو ملاحظ فرماوین اور شیخ جی کی بے ادبی و
گستاخی معلوم کرین ص۵۰ واما شیخ مشائخنا الشوکانی ذا شوک دالی فہو وان کان
اوسع علما وافضل فضلا لکن علمہ اکبر من عقلہ وفہمہ انقص من فضلہ الی آخر الخرافات
ص۲۵۱ لتفہم بطلان ما ابداہ الشوکانی وتعلم ان تفوہہ امر خیالی لایبالی وتومن
بان کل ما اخترعہ ومانقلہ خارج عن الدور الایمانی والکور الایقانی وص۲۵۳ ہذا کلہ

من المفتریات الشوکانیات المبنیة علی عدم البلوغ الی مرادہم وعدم فہم مرامہم الخ وص۲۴۶ ہذا دال علی ان نظر الشوکانی اوسع من فہمہ وعلمہ اکبر من عقلہ الخ وص۲۴۹ وقع ہذا الخبط اولا من الشوکانی فی تفسیرہ وص۱۷۲ فان کلام ابن تیمیۃ فی امثال ہذہ المسئلۃ من الاباطیل الخ وص۲۷۵ ولیس کل شیخ حرانیا کان او شوکانیا بولی ✤ وغیر ذلک من الہذیان علامہ شوکانی شیخ جی کے شیخ الشیوخ بھی ہین اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر اول شیخ جی کے باپ میانجی عبد الحلیم نے انکار معجزہ شق القمر وغیرہ کی تہمت کر کے اونپر طعن و تبرا کیا پھر اونکو پوت شیخ جی اور اون کی وکیل وغیرہ میانجی کے مذکور کی تقلید سے آجتک باز نہین آئے اور اس شیخ محدث بگناہ کا اب تک پیچھا نہین چھوڑا ہزار اونکی طرف سے اہل حق کے جانب سے ذب ورد ہوتا ہے لیکن یہ دشمنان اکابر بیحیائی سے اونپر طعن کر نا رسائل لکھنا نہین چھوڑتے۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا ٥ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ✤ میلش اندر طعنۂ پاکان بزد ✤ علاوہ اس کے شیخ جی تمو اپنی تالیفات مین خود اپنے اساتذہ و دیگر کاملین علوم و فنون پر کیسے کیسے طعن و اعتراض کیئے ہین یاد تو کرو اگر بمصداق دروغگو را حافظہ نباشد کے بھول گئے ہو تو تبصرۃ الناقد سے اون کے نام ہی دیکھکر معلوم کرو اور کچھ تو شرماؤ کیون اہل حق کو اکابر پر طعن کرنے کی تہمت کرتے ہو یہ اعتراض تو اولٹا تمہین پر پڑتا ہے ٥ مین الزام اونکو دیتا ہون قصور اپنا سرا ہے ✤ ہم یہ جانتے ہین کہ حیدرآباد کے صدقہ کھانے سے اور روافض کے مسکن و صحبت اختیار کرنے سے تمہاری دلمین ظلمت و قساوت سخت جاگیر ہو گئی ہے اس سبب سے تمو آئمۂ محققین و اکابر امت عموما اور صاحب اتحاف بگناہ پر خصوصا طعن و افترا و غیبت و تبرا کرنے کا شیوہ اختیار کیا ہے اور حیا و ایمان کو صاف جواب دیدیا ہی شیخ جی یاد رکھنا ان باتو نسے

دو جہان مین تمہارا منہہ کالا ہوگا ۔ علیک حفظ اللسان مجتہدا ؛ فان جل الہلاک فی زللہ

قولہ وعمل الفرار الخ **اقول** ناظرین صفحہ ہذا یعنے ص۱۷ و ص۱۸ و ص۱۹ کو ملاحظہ کرین
کہ شیخ جی نے زبان ہذیان بیان سے قطع نظر تکلبندی الفاظ و رکاکت عبارت کے صاحب
اتحاف اور اون کے تالیفات اور صاحب تبصرہ کی نسبت کیا کچھ تفوہ فرمایا ہے اس کے
جواب مین ہم بھی کہتے ہین کہ خدا تعالی شیخ جی کو ہدایت اور راست فہمی عطا فرماوے
اور اس ہذیان سرائی و زبان درازی افترا پردازی سے توفیق توبہ کی بخشے
؎ دشنام شیخ را ندہم جز دعا جواب ؛ ابرم کہ تلخ گیرم و شیرین عوض دہم ؛ **قولہ**
وبالجملہ ان الناصر المختفی للسید القنوجی قد تحمل المشقۃ فی ظماء الہواجر وحمل المحنۃ فی ظلم
الدیاجر الی قولہ ظفر المنیۃ بذکر اغلاط صاحب الحطہ **اقول** شیخ جی تمنے تو آگے
ص۳۶ مین کہا ہے کہ ہمنے طرز کلام اور ایک جماعت کی شہادت سے معلوم کرلیا ہے کہ مولف
تبصرہ کے مولوی محمد بشیر ہین پھر کیون جھک مارتے ہو اب اونکو مختفی کہتے ہو تمنے جیسے
نصرۃ المجتہدین محی الدین کے مقابلہ مین وکیل جاہل کے نام سے مختفی ہو کر لکھی ہے
ایسے ہی مولوی محمد بشیر کو اپنے اوپر قیاس کیا ہوگا مولوی صاحب کو تمہارے
مقابلہ سے کیا عجز و عار تھی جو مختفی ہو کر تمہارا رد لکھتے مسئلہ زیارت وغیرہ مین تو
اون سے آجتک تم عہدہ برا ہو سکے ہی نہین ہو کیا کچھ ہاتھ پانون مارا ہی ہو اور
مسائل مین کیا مناظر ہوگے اب جو اونپر تہمت اختفا کی کرکے صدہا گالیان
ناحق دیرہی ہو اسکا اثبات و وبال تمہارے اوپر ہے ۔ اور اس تذکرہ کے
لکھنے مین شیخ جی تمہین نے دوپہر کی گرمیون اور اندھیری راتون مین صدہا طرح کی
محنت و مشقت و رنج و کلفت و حیرانی و پریشانی وغیر ذلک من معانی الالفاظ
التی تفوہت بہ کیف ما اتفق الی خمسۃ اسطر او ستۃ اپنے اوپر کھینچی ہے اور
بول و براز کردیا ہے یہ طرز تحریر تمہارے اس امر کی شاہد ہے کیونکہ اسقدر نہ

سب وشتم وکذب وافترا وطعن وتبرّا وتکبندی عبارت وجمعبندی کلمات شناعت
وغیر خرافات طول وفضول بغیر مہینون تک جاگے اور دوپہر کی گرمیون اندہیری
راتون مین سوچے ہوے کوئی انسان نہین لکھ سکتا اور ہمکو یہ تذکرہ دیکھکر شیخ
جی کا انداز کما حقہ معلوم ہوگیا ہے کہ جو کام خود کرتے ہین یا جو وصف اونمین ہے
اوسی پر ہر جگہہ دوسرے کو بھی قیاس کرتے ہین اور وہی تہمتین اوسپر دہرتے ہین گویا
اس پیرائے مین شیخ جی اپنا حال آپ بیان کرتے ہین اوسی جگہہ سے جواب بھی اونکا
سمجھ لینا چاہئے اب ہم شیخ جی سے یہ پوچھتے ہین کہ آیات کلام اللہ خذ العفو الخ
اور فاعف عنہم واصفح الخ وغیرہا آپ کس مُنہہ سے پڑہتے ہین پہلے یہ کہو کہ ان
آیات پر ایمان بھی لائے ہو اگر سچے ہو تو ایکدو جگہہ کہین بتادو کہ صاحب حطہ
یا صاحب تبصرہ نے فلان بُری بات تمکو کہی ہے یا گالی دی ہے اور وہ تمنے معاف
کردی ہے یا ہم پچاس جگہہ بتادین کہ تمنے اونکو بیوجہ سو گالیان سنائی ہین اور
اونھون نے کچھ التفات نہین کیا ہے ؎ چین بر جبین ز جنبش ہر خس نمیزنند
دریا دلان چو موج گہر آرمیدہ اند * اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ شیخ جی بعد فراغت اس
جواب کے بشرط فرصت تمہارے تمام سب وشتم وکذب وافترا والفاظ سخت و
سُست تذکرہ وغیرہ تمہاری تالیف سے جمع کرکے بطور رسالہ کے بہ نشان
صفحہ وورق اردو مین ترجمہ کرکے تمہارے افراخ اردو خوان کیواسطے چھپوا دینگے
قولہ مشتملہ علی لطائف ومعارف نافعۃ شامخۃ بازغۃ راسخۃ طالعۃ رافعۃ بالغۃ رایعۃ
الی قولہ الدر الفاخر **اقول** یہان شیخ جی نے بائیس سطرین اپنے تذکرہ
کی مدح اور صاحب تبصرہ کے ذم مین تکبندی وہذیان سرائی کی ہے جسکا حاصل
یہ ہے کہ میری کتاب پر منافع ہے اور صاحب تبصرہ کی خبط وردائۃ وغوایت و
جہالت وضلالت وتغافل وتساہل وغیرہ ظاہر کرتی ہے اور صاحب تبصرہ جلا ہون

اور ناگون اور دوسرے کمینونکا امام ہے فقط باقی تمام صفحہ مین اپنی قابلیت جتانیکو
پچاس یا ساٹھ کلمات مفردہ اور فقرات متشتہ قطع نظر اسکے کہ وہ آپسمین ہمورن
یا متناسب المعنی ہون یا اوس موقع پر لائق و چسپان ہو اکٹھے کئے ہین اور عبارت
مین گو تمام ترکیب و فقرہ اوسکے مہمل و بےمعنی ہو جاوین مسیلمہ کذاب کی سی تکبندی
مثل والطاحنات طحنا فالعاجنات عجنا الخ یا الفیل وما ادراک ما الفیل لہ خرطوم طویل الخ
گھڑ ہی ہے بھاٹون کیسی زبان درازی و ہذیان سرائی کی ہے شیخ جی اس
سے تمہاری قابلیت اور لغت دانی کوئی نہ جانیگا بلکہ اس خرافات کو تمہاری
خلط و خبط و ردات و غوایت و جہالت و ضلالت وغیر ذلک حماقت پر فی حق
صاحب التبصرۃ کے دلیل سمجھیگا یہ ساری کتاب تمہاری ہی حال کی شاہد ہے ابرازغی
مین تو تمنے اپنی ابرازغی کی ہے لیکن یہ تذکرہ تمہارے تمام کمالات خفی و جلی کا
تذکرہ ہے **قولہ** التزمت فیہا الاجتناب عن الفحش والسباب الذی ہو شیمۃ من
ہو فی تباب ممن ہو رذیل النسب ذلیل الحسب سخیف الحرکۃ کثیف الصنعۃ الموصوف
بالزائغ المنافق المخادع الی قولہ ان الاشتغال بالسب والشتم لیس الا من
شان من ہذہ اوصافہ و ہذہ القابہ و ہذہ اسماءہ و ہذہ ادابہ لا من شان اہل
العلم والحلم الخ **اقول** واہ شیخ جی یہان تو تمنے بقول دروغ گویم بر روئے تو
کے اپنے ہی اوصاف والقاب و پیشہ و حقیقت نسب خوب بیان کر دی
صاحب تبصرہ کی نسبت تو تمنے وہ صاف صاف فحش گالیان دی ہین اور صدہا
طرح کے لعن و طعن کئے ہین کہ جلاہے و بنجارے وغیرہ اراذل سے بھی آپسمین
لڑائی کے وقت نہین صادر ہوتے قطع نظر اسکے صاحب اتحاف پر وہ تبرا بولا ہے
کہ جس سے ہر کہ و مہ کو سنکر نفرت آتی ہے اسی تذکرہ سے ہم پچاس جگہہ نکال کر
دکھادین تو حسب اقرار خود تم ہی رذیل النسب ذلیل الحسب کثیف الصنعۃ منافق مخادع

وغیرہ ٹھہرے ہو اور ایسے اسماء و القاب کے مصداق بنتے ہو ہمنے آج تک کسی رافضی
خارجی بیحیا بدمعاش اوباش لعان فحاش چوڑھے چمار سے ایسے کلمات نہین
سنے تھے جیسے تم اوس سید بیگناہ کے حقمین بیٹ پیچھے کہتے ہو ہم اسجگہہ چند کلمات
تمہارے طعن و افترا کی جو تمنے کسی جگہہ تو صراحةً اور کہین تعریضاً اور کسی
موقع پر تمثیلاً اونکی حقمین بولی ہین بہ نشان صفحہ و ورق کے نقل کرتے ہین
تاکہ ناظرین کو تمہارا علم و فضل و حقیقت حسب و نسب و پیشہ وغیرہ بخوبی
معلوم ہو جاوے اور تمہارے قول کی مطابق وہ تمکو رذیل و ذلیل منافق
و مخادع جان لین وہی ہذہ ص۵ حاطب اللیل کاسب الویل راکب متن ناقہ
عمیاء جاذب شاة لؤلاء سارق الابل والخیل غارق ادویة السیل مطفف
الوزن والکیل معرف الوہن والمیل سالک مسالک اہل ظلام ناسک مناسک
لئام غیر فارق بین الشمال والیمین الخ متمائل متجاہل متغافل متساہل منتحل
سارق لا مستند لا منتقد غافل غیر عاقل وغیر ذلک ص۷۸ لیس لہ تمیز
بین الصحة والسقم ولا رزق قوة الحفظ والفہم لیاتبہ العلماء الی قولہ لا یمیز بین الکلم
والذیل فالویل لہ کل الویل الی آخر الخرافات ص۸۳ متساہل متفاحش متغافل
متجاہل مغفل مضلل سیئ الحفظ کثیر الخطا استحق الترک والہجر والطعن والزجر
ص۱۱۷ امتطی الجہل وغوی واقتعد غارب الہوی ص۱۶۰ یعجز یسکت یتحیر
یصمت یتشبث بالحشیش الخ ص۱۶۱ لا عبرة بتحریرہ وتقریرہ لیس لہ علم ولا خبر
ص۱۶۴ لست من فرسان البراعة ولا من ارباب البراعة ص۱۶۹ بئس الناقل
وبئس المنقول الخ ص۱۷۵ لا یعرف صحیحاً ولا فاسداً الخ ص۱۸۹ نائم غافل ص۲۰۶
اختار طریق الجاہلین الغافلین ص۲۱۹ لست باہل ان تصنف وتولف الخ
ص۲۰ لا عقل لہ ولا فہم لہ ص۲۵۵ فی کلامک عاہات لنظمک ولنثرک آفات الخ

ص۲۲۸ اس صفحہ سے تا آخر صفحہ ۲۲۹ شیخ جی نے ناقل غیر ملتزم الصحۃ کی دو قسمین ٹھہرا کر
اوسکے حقمین جو کلمات فرمائے ہین اور اوسکی اور اوس کے توالیف کی تشبیہین بیان
کی ہین وہ اوسی جگہہ دیکھنے کے قابل ہین اور شیخ جی کی قابلیت کا حقہ ظاہر کرتی ہین
ص۳۱ مجدد الاغلاط لایستحق ان یخاطب الخ ص۳۲ جہول غفول نقال بطال غافل
باقل ناسی واہی جامع الرطب والیابس الناعس حمال الحطب الواقع فی العطب
حاطب اللیل کاسب الویل مجدد الغلط مجدد السقط الشیخ المتصبی الزیغ المتدنی
المخرب المشرب الخابط فی الظلمۃ الساقط فی النقمہ التارک مسلک العلماء والحنفاء
التارک مبرک الجہلاء والسفہاء ص۳۷ المنتحل لمثل ہذا الجدل یکنی بابی الجہل وغیر ذلک
من الخرافات والہذیانات التی یعلمہا من یطالعہا اور صفحات معلمہ ذیل وغیرہا مین
شیخ جی نے صاحب انتحاف کو کہین تو مخاطب کر کے اور کہین بغیر خطاب کے اور کہین
اونکی تالیفات کو جو کچھہ سب وشتم سے یاد کیا ہے اور ورق کے ورق صفحہ کے
صفحہ لعن ولمز وہزل ولمز سے سیاہ کر ڈالے ہین اوس سے ناظرین کو شیخ جی کی مہارت
فن سب وشتم وکذب وغیبت وجعلسازی وافترا پردازی مین بخوبی واضح ولایح
ہوتی ہے وہی ہذہ ۵ ص۷ ص۱۱ ص۱۳ ص۱۶ ص۱۷ ص۲۴ ص۲۵ ص۲۸ ص۲۹
ص۳۰ ص۳۱ ص۳۵ ص۳۶ ص۳۷ ص۳۹ ص۴۰ ص۴۱ ص۴۲ ص۴۳ ص۴۶
ص۴۸ ص۵۰ ص۵۲ ص۵۴ ص۵۷ ص۵۸ ص۶۰ ص۶۱ ص۶۲ ص۶۳ ص۶۵
ص۶۹ ص۷۱ ص۷۲ ص۷۳ ص۷۶ ص۷۷ ص۷۸ ص۸۰ ص۸۲ ص۸۴ ص۸۵
ص۹۲ ص۹۵ ص۹۷ ص۹۹ ص۱۰۰ ص۱۰۲ ص۱۰۳ ص۱۰۴ ص۱۰۵ ص۱۰۶ ص۱۰۸
ص۱۰۹ ص۱۱۰ ص۱۱۲ ص۱۱۳ ص۱۱۵ ص۱۱۶ ص۱۱۸ ص۱۱۹ ص۱۶۳ ص۱۶۴ ص۱۶۵
ص۱۶۶ ص۱۶۷ ص۱۶۸ ص۱۷۰ ص۱۷۴ ص۱۷۵ ص۱۷۶ ص۱۷۹ ص۱۸۰ ص۱۸۱ ص۱۸۲
ص۱۸۳ ص۱۸۴ ص۱۸۵ ص۱۸۶ ص۱۸۷ ص۱۸۹ ص۱۹۰ ص۱۹۲ ص۱۹۴ ص۱۹۵ ص۱۹۷

ص ۱۹۸ ص ۲۰۲ ص ۲۰۳ ص ۲۰۴ ص ۲۰۵ ص ۲۲۴ ص ۲۲۵ ص ۳۲۵ ص ۳۹۳ ص ۴۶۹ ص ۴۹۵

وغیر ذلک من الصفحات اور شیخ جی نے صاحب تبصرہ کا لقب ہتک نائک یزید پلید
ماکر غادر ہاجی مہاجی فحاش نباش طعان لعان زنیم اللسان خصیم الجدال معتدی
متحنقی مشاجر مکابر مقہور معتوب مجنون جاہل غافل جادل باقل ساہل غوی ہالک
حالک اعمی ادانی جہول غفول عاص نسناس لاغی واہی ہائم نائم مطرود
کسیر اسیر وغیر ذلک مما یتفوہ بہ الفساق ویہذی بہ اہل النفاق۔ مقرر کیا ہے اور
جابجا انہیں القاب سے اونکو مخاطب کیا ہے اور مضامین شفاء العی اور تبصرہ کو
جو شیخ جی کے مطاعن کے جواب مین لکھی گئی ہین اور اکثر اوسمین آیات واحادیث
واقوال متقدمین واخبار محققین ہین ہذیانات ہزلیات لہو لغو نعیق غراب
نباح کلاب خرافات مناقضات کفر فخر ہزل غزل نباح صیاح رفث فرث
وبال ضلال عتاب تباب لعیق نہیق اذی قذی وغیر ذلک مما فی ص ۲۲۳
وغیرہا قرار دیا ہے شیخ جی اگر تمکو دعوی اسلام کا ہے اور سچے حنفی ہو تو کسی
اپنے مذہب کی کتاب مین دکھا تو دو کہ اسطور کی غیبت وافترا اور سوء القاب
کسی مسلمان کے حقمین عموماً اور سادات اہل علم وفضل کے شان مین خصوصاً
کہنا یا لکھنا جائز ہے ورنہ کچھ تو لوگون سے شرماؤ اور خدا کے غضب سے ڈرو
کیون ناحق بیگناہون کو ایذا دیتے ہو جو عیوب تم مین اور تمہاری تالیفات مین
ہین اوسکی دوسرونکو تہمت کرتے ہو والذین یؤذون المومنین والمومنات
بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتاناً واثماً مبیناً ٭ وقال النبی صلعم لا یرمی
رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن
صاحبہ کذلک رواہ البخاری ہم یہ جانتے ہین شیخ جی کہ تمنی اپنے تذکرہ کا
ہجوم گالی گفتہ لعن وطعن تبرا افترا سے اسلئے بڑہایا ہے کہ اوسطرف سے اسکا کوئی

جواب لکھی اور عوام کی نزدیک شہرت ہو کہ شیخ جی کا جواب کسی سی نہین لکھا گیا اور واقع مین کسی اہل حق کا کیا سپھر ای یا کوئی تمھاری طرح منفکر یسی حیدر آباد کا صد قہ کھا رہا ہی جو ایسی لغویات خرافات بکیگا اور تمھاری مقابلہ مین اپنی زبان خراب کریگا اسکے واسطی تو کوئی فرنگی محل ہی کا آپکا شہدا ہو تا کہ مطابق مضمون ؎ الا لا یجہلن احد علینا؛ فنجہل فوق جہل الجاہلین ؛ اور ؎ کہ بر جہل جز جہل نارد شکست ؛ کے تمکو زک دیتا اور جواب ترکی بترکی سناتا یہان ہم شیخ جی کو نصیحۃً کہتے ہین کہ اگر شیخ جی دعوی ایمان کا رکہتے ہین تو قرآن کو مان کر قول تعالی لا یغتب بعضکم بعضا الخ اور لا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان و من لم یتب فاولئک ھم الظالمون کے معنی کو لحاظ کر کے غیبت وافترا و تنابز القاب سے توبہ کر لین اور موت کو قبر کو قیامت کو عذاب الٰہی کو قریب جانکر صاحب اتحاف اور صاحب تبصرہ سے بعجز و زاری قصور معاف کرالین تاکہ اونکی مسلمانی پر حرف نہ آوے اور دنیا و عقبی مین تمام روافض و خوارج و کفار و فساق و دیگر فرقۂ ضالہ مین انگشت نما نہون و اللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

قولہ وخاطبت فی جملۃ المباحث بالسید المنصور لا الناصر المقہور الخ **اقول** سید منصور کیطرف سے تو جواب اسکا اسقدر ہے واذا خاطبھم الجاہلون قالوا سلاما فقط شیخ جی عربی عبارت لکھنے پر تو مرتے ہین اور میان کو با وجود اتنی تنبیہ کی قطع نظر رکاکت عبارت و ترکیب کے ابتک الفاظ و صلات کے اغلاط سے خبر نہین ہوتی خاطب بجا طب بلا واسطہ حرف جر متعدی ہوتا ہے السید المنصور چاہئے قرآن مجید مین ہے ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا الآیۃ ہمکو تو زیادہ اس سے بحث نہین ہے جو تضیع اوقات کر کے شیخ جی کی طرح حجم کتاب کا بڑہاوین اگر شیخ جی اپنے مسودہ پر کسی طالب العلم سے اصلاح کرالیا کرین تو اسقدر اغلاط بیشمار اونسے صادر نہون ۔ مین پوچھتا ہون شیخ جی تم یہ تو

کہو کہ سید منصور سے تمکو کیا نسبت ہے اور اون کے خدام کی نظرون مین تمھاری
کیا حقیقت و قعت جو تم خوامخواہ اونکو اپنا مخاطب کرتے ہو ۵ تجھے کیا کام اہل
فضل سے نادان ؛ تو ہی کیا اور کس گنتی مین تو ہے ؛ سید منصور ممدوح کے
کمالات ذاتی و صفاتی مثل شرافت و فراست و حسب و نسب و علم و فضل و تجر
و علو نظر و تحقیق و تدقیق و تقریر و تحریر و احیاے سنت و ازالۂ تقلید و بدعت
و اقامت خیرات و حسنات و اخمال منکرات و سیئات و تحمل و صبر و علو ہمت
و وفور سخاوت و اخلاق و مروت و احسان و کرامت و تعظیم و وجاہت و
محبت مساکین و غربا و قدر شناسی فضلا و کملاء و غیر اوصاف و اکناف و اطراف
عالم مین مشتہر ہین اور تمام عرب و عجم کے علما اون کے علم و فضل کے معتقد و مداح
ہین تم بتاؤ کہ تمکو اوس جناب کے ساتھ سوائے معاصرت کے کون سے وصف
مین عشر عشیر کی شرکت ہے اور سوائے فرنگی محل کے کسجگہہ تمھاری فضیلت کی
شہرت ہے جو اسقدر آتش حسد سے جل بھنکر اون کے خدام کو اپنی ہزلیات
و خرافات سے مخاطب کرتے ہو اور اسیوجہہ سے شہرت چاہتے ہو سفہا جانینگے
کہ میانجی عبدالحی ایسے بڑے عالم محدث و مفسر جامع علوم عقلی و نقلی امیر کبیر
نواب والاجاہ امیر الملک سید صدیق الحسن خان بہادر سے جنکی تالیف سے تمام
اہل عرب و عجم مستفید ہو رہے ہین مناظرہ کر رہے ہین اور اونکے خدامان عالی
سے میانجی مذکور کا جواب نہین دیا جاتا اور اہل شعور کے نزدیک تو اس سے
بڑھکر کوئی بیحیائی اور جہالت کا کام نہین کہ ایک شخص قطع نظر اس کے کہ
ہمسے مناصب دینی و دنیوی مین صدہا درجہ بڑھکر ہو ہماری طرف کچھ التفات
نہین کرتا اور ہم اوسکے خدام کی نظرونمین پرلے درجے کے حقیر و ذلیل ہین
پھر ہم اوسکو مخاطب کرکے صدہا گالیان دین اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین

ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند * ہمکو تو تعجب یہ ہے کہ ہندوستانیز
اور نیز کوئی ہند مین شیخ جی کے مذہبی بھائی کہ اون سے علوم وفنون مروجہ
مین بہت بڑھکر ہین اور مشہور تر ہین سید منصور ممدوح کے خدام کی عظمت
کا حقہ ملحوظ رکہتے ہین اور اون کے رشحات فیض سے سرسبز ہونا چاہتے ہیز
ایک شیخ جی ہی کے دلمین اونکی آتش حسد کیون بھڑک رہی ہے ع
مہ نور میفشاند و سگ شور میکند * سگ را بگو نزاع تو با ماہتاب چیست -
قولہ واتیت فیہا من الموارد العلمیہ والمصادر الفہمیہ الخ **اقول** واقع
مین تمنے اسمین اپنا علم و فہم خوب ظاہر کیا ہے فساق وفجار کو اس سے بڑی
تائید ہوگی اور تمہاری بدولت اونکو تعلیم کلمات سب و شتم و افترا و تبرا وغیرہ
کی سہل ہو جاویگی **قولہ** وقد کان جمع من الاخوان والخلان ینصحون لی
ترک ہذہ المباحثہ والمدافعہ الی قولہ لکن خوف **اقول** اجی شیخ جی تم ناصحونکا
کہا مانتے تو جو مغلظات تمہارے دلمین بھری ہوئین تھی وہ کیسے ظاہر ہوتین
ناظرین اس جگہہ دیکہین کہ شیخ جی نے تبصرۃ الناقد کی عبارت ومضامین کو
زبان ہذیان بیان سے کیا کچھہ فرمایا ہے نباح صیاح رفث فرث وبال
ضلال عتاب تباب فساد عناد نعیق ہنیق اذی قذی سفاہت عداوۃ
الی آخر الہذیان ۹ دس سطرونمین بچاس ساٹھہ گالیان بک ڈالی ہین
شیخ جی تبصرہ مین ایک دو جگہہ تو کہین بتلادو جہان تمہاری عبارت کی
نسبت کوئی گالی دی ہو جسپر تم اسقدر غیظ مین آکر نعیق وہنیق ونباح
وصیاح کر رہے ہو صـ۳ مین یہ بھی کہہ آئے ہو کہ میری عادت خرافات
بکنے کی نہین اور صـ۲۲ مین کہا ہے کہ مین نے اس کتاب مین فحش وسباب سے
اجتناب کیا ہے پھر کیون اسجگہہ اتنی ہذیان سرائی ہرزہ درائی کی الیسی خرافات

وفحش وسباب تو چھوڑیہون چمارون کے منہہ سے بھی نہین سننے مین آئے کیا یہان اوس لکھی ہوئے کو بھول گئے ہو یا کچھ خبط ہو گیا ہے یا عادت سے مجبور ہو ے
می تراود وچہ کنم آنچہ در آوند من ست ❊ **قوله** والمرجو من الخلان الذین شیمتہم الانصاف الخ **اقول** گالیان لکھکر اہل انصاف سے انصاف چاہنا یہ شیخ جی آپ ہی کا کام ہے ے
ہر جفائی کہ کنی راحت جان ست ولی ❊ رسم انصاف مباد از جہان برخیزد ❊ **قوله** لئن لم ینتہ ولئن ینتہ لاعودن الی ابراز مسامحتہ من تصنیفاتہ التی ہی بحار جاریۃ بالمزخرفات الی آخر الخرافات **اقول** ابراز مسامحت کے بہانہ سے اب تو تم نے معترض علیہ بیگناہ کے حق مین وہ مزخرفات منہہ سے نکالی ہے کہ بقول تمہارے بحار جاریہ اور انہار سائلہ ہی ہے جسکی انتہا نہین اور آئندہ کو معلوم نہین خدا جانے کیا غضب کروگے لیکن یہ تو کہو کہ تمہاری سب وشتم ولعن وطعن اور غیبت ومذمت سے اونکا کیا نقصان ہے اونکو تو خدا تعالے نے وہ تحمل اور عالی حوصلہ عطا فرمایا کہ لاکھ کوئی بھیچ بھونکا کرے کچھ پروا نہین ہے ے
نہ شادی داد سامانی نہ غم آورد نقصانی ❊ بپیش ہمت ما ہرچہ آمد بود مہمانی ❊
قوله انظر ناصرک یدعی الاجتناب عن اللغویات ویرتکب مع ذلک السب والشتم والفحش **اقول** وہ کونسی سب وشتم ہے شیخ جی ذرا ایک دو تو تبصرہ سے نکالکر دکھادو جیسے ہمنے تمہارے کلمات مرذولہ اور القاب بیہودہ مع نشان صفحہ وغیرہ کے نقل کردئے ورنہ صاحب تبصرہ پر جیسے تمنے اور صدہا تہمتین کی ہین اونہین مین سے یہ بھی ایک ہے اگر حاسد باغض کہنے پر اعتراض ہے تو یہ تو بالکل بیجا ہے اسلئے کہ اس لقب پانیکے باعث تمہین ہوئے ہو نہ تم معترض علیہ سے اپنا حسد وبغض ظاہر کرتے نہ حاسد باغض کہلاتے تمہارے تمام مطاعن واعتراض وغیرہ تحریر اس معنی کے شاہد ہین اور ابراز غی تمہاری

خود تمکو حاسد باغض پکار رہی ہے اور نہین تو پھر تمہین بیان کرو کہ اسقدر
اون بیگناہ کو بیشمار گالیان کیون سنائی ہین اور اوسپر طرح طرح کے طعن و افترا
کسوجہ سے کیے ہین باعث اسکا حسد و بغض نہین تو کیا ہے اگر کچھ خبط والیخولیا
ہوگیا ہے تو یہ دوسری بات ہے اور صاحب تبصرہ نے اگر تمکو حاسد باغض
لکھدیا تو اہل انصاف کے نزدیک کچھ بیجا نہین کیا تھا جسپر تم ایسے غیظ
وغضب مین آکر جامہ سے باہر ہوگئے اور پاپیجامہ سے نکل پڑے اوس بیچارہ
کو بے انتہا گالیان سناڈالین اور جلاہون ناکون وغیرہ اراذل کا اوسکو
امام بنادیا اور ابوجہل و یزید و ماکر و غادر و فحاش و لعان نباش طعان
لاغی واہی وغیرہ خرافات لقب اوسکے مقرر کیے کیا تم قول تعالی ولا تنابزوا
بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان الخ و قولہ ویل لکل ہمزۃ لمزۃ الذی الخ
و قولہ یا ایہا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم کے
مصداق نہین ٹھہرے اور کیا ادھر سے بھی کوئی اسکے جواب مین تمکو بحکم فاعتدوا
علیہ بمثل ما اعتدی علیکم کے مسیلمہ کذاب اور شمر اور دجال و خناس و ابلیس
وغیرہا نہین کہہ سکتا ہے مگر ہمکو یہ منظور نہین ہے اسکا انتقام منتقم حقیقی کے
سپرد ہے واللہ عزیز ذو انتقام اشعار منقولہ کا مضمون تمھارے حال
سے خوب خبر دیتا ہے ؎ اذا لم تخش عاقبۃ اللیالی ✤ ولم تستحی فافعل ما تشاء
فلا واللہ ما فی الدین خیر ✤ ولا الدنیا اذا ذہب الحیاء ✤ **قولہ** فان ہذہ
النسبۃ (یعنی نسبۃ الکنز المدفون الی السیوطی) خطائ بلا ریبۃ لیشہد بہ کل
من طالع الکنز المدفون من اولہ الی آخرہ واستفاد من مطالبہ الخ **اقول**
شیخ جی کشف الظنون مین نام کنز مدفون کا دیکھا نسخہ مطبوعہ مصر کو نہین دیکھا
علماء مصر نے اس کتاب کو سیوطی کی سمجھکر صاف اونکی طرف منسوب کیا ہے لوح

کتاب پر لکھا ہے کتاب الکنز المدفون والفلک المشحون المنسوب للعالم العلامہ الشیخ جلال الدین السیوطی نفعنا اللہ بہ کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے مولف نے اس کتاب کو نہین دیکھا ورنہ سنہ وفات مؤلف یا شروع کتاب جسطرح عادت اوسکی ہے ضرور لکھتا کتاب مجانی الادب فی حدائق العرب کی صفحہ ۱۰۵ سطر سوم جلد ثانی مطبوع بیروت ۱۸۸۶ء مین لکھا ہے الکنز المدفون للسیوطی انتہی علاوہ اس کے جب شیخ جی کو اس کتاب پر اعتماد نہین ہے تو پھر اوسکی سند لانا کیا ہے سیوطی نے فہرست تالیف مین اسکا نام ذکر نہین کیا تو شاید بعد تحریر فہرست اس مجموعہ کو ذکر کیا ہو سخاوی نے ضوء لامع مین لکھا ہے کہ تصانیف سیوطی تین ۳۰۰ سو کتاب سے زیادہ ہے حالانکہ یہ تعداد سیوطی نے شمار مولفات اپنے مین نہین لکھی پھر کیا تعجب ہے کہ یہ کتاب بھی سیوطی کی ہو یا دو کتابین اس نام کی ہون ایک سیوطی کی دوسری یونس مالکی کی **قولہ** انظر ناصرک کیف یبکی بکاء الثکلی ولیشکو شکایۃ الکسلی الی آخر قولہ ان تعقب رجل لا یتوقف علی ان یکون بین الراد والمردود علیہ تعارف لقائی **اقول** یہ تم صاحب تبصرہ کے کس کلام سے سمجھے کہ رد وتعقب کے واسطے مردود علیہ مین تعارف ولقاء وغیرہ بھی ضرور ہے جو اسقدر رکار ثکلی اور شکایت کسلی کرکے اوسپر معترض ہوئے صاحب تبصرہ کی غرض تو اتنی ہے کہ شیخ جی کو باوجودیکہ معترض علیہ سے کچھ تعلق لقا یا اتحاد وطن یا وحدت نسب وغیرہ امور دینی ودنیوی مین نہ تھا پھر خوامخواہ کیون اون بیگناہ کے پیچھے پڑے اور طعن وتبرا کرنے لگے فقط اور حسد وعداوت اکثر ایسی جگہہ زیادہ ہوتی ہے جہان دو شخصون مین کسیطرح کی مجانست ومشارکت ہو اور ایک دوسرے سے بڑھجاوے یا اوسکا مساوی ہوجاوے اور جس سے بالکل اجنبیت ہے وہ لاکھہ بڑھجاوے تو کچھہ نہین

جب تمکو معترض علیہ سے کسی امر مین کچھہ مساہمت و مشارکت نہین اونکا علم و
فضل و حسب و نسب وغیرہ صفات تمام عالم مین اظہر من الشمس ہین اور
منصب دنیوی اونکو خدا تعالی نے وہ عطا فرمایا ہے کہ تم جیسے حیدرآباد کے
صدقہ خوار ہزارہا اونکی ریاست سے پرورش پارہے ہین پھر تمکو بلا وجہ
اسقدر حسد و عداوت پیدا ہونے کی کیا وجہ ہے ؎ تعادینا لا لا ناغیر لکن ؛
وتبغضنا لا لا ناغیر عور ✤ **قولہ** فان عدم الاشتیاق الی مطالعۃ کتب العلماء
المعاصرین من شان الجاہلین **اقول** شیخ جی باوجودیکہ معاصرت اصل
منافرت مشہور ہے لیکن جو لوگ اہل علم و انصاف ہین وہ معاصرین محققین کے
تالیف دیکھنے سے نفرت نہین کرتے ہین البتہ جو معاصر جاہل حاسد اہل حق پر
طعن و افترا تبرا کرنیوالا ہو اوس سے اور اوسکی تالیف سے ہر ذی شعور نفرت
کریگا تم خود ہی اپنے ہی منہہ سے اہل علم کے معاصر بنتے ہو اور بقول شخصے انگلی مین لہو
لگا کر شہیدونمین داخل ہوتے ہو یا کوئی اہل شعور مین سے بھی تمکو ایسا جانتا ہے
ہمنے تو آجتک قطع نظر علمائے بلاد عرب و عجم کے ہند کے علماء مشہورین سے بھی
ابتک تمھارے علم کی تعریف نہین سنی اور نہ کوئی تالیف تمھاری ایسی دیکھی جسمین
کوئی بات علمی یا نفع دینی مثل تائید سنت یا رد تقلید و بدعت وغیرہ امور کا
ذکر ہو بلکہ اکثر اہل حدیث کا رد اور اپنی تعریف یا ترویج بدعت کا ذکر اوسمین
دیکھا گیا ہے اسوجہ سے خواص اہل علم تو کیا عوام اہل حق کو اون کے نام
سے نفرت ہے اگر کوئی رسالہ تائید سنت و مذمت بدعت مین اہل تحقیق کے
طور پر لکھا ہو تو دکھاؤ ورنہ اپنے منہہ سے خود کو میان مٹھو کہا کرو اہل عقل تو
تمکو علما مین بلکہ بباعث عادت سب و شتم و طعن افترا کے عداد ناس مین بھی
نہین سمجھتے ؎ انما یعرف ذا الفضل ✤ من الناس ذووہ ✤ **قولہ** فطوبی

لمن سارع الی الخیرات وصار ابا الحسنات وبادر الی تبیین الجہالات والبطالات **اقول**
شیخ جی اپنی تعریف پر مرتے ہین جب دوسرون کی تعریف مخلوق سے سننے مین آتی
ہے اور اپنی نہین سنتے تو مارے رشک کے خود ہی تکلیف فرما کر اپنی تبیین جہالات
وبطالات کی طرف مبادرت کرتے ہین شیخ جی اس آیۃ کو بھی ذرا سن لو الم تر الی
الذین یزکون انفسہم بل اللہ یزکی من یشاء ولا یظلمون فتیلا انظر کیف یفترون
علی اللہ الکذب وکفی بہ اثما مبینا۔ **قولہ** اما عرف ان تعقب عالم اذا کان
صحیحًا لا یستحق ہو بہ ترک الکتاب الخ **اقول** اجی شیخ جی نفس تعقب تو موجب ترک
کتاب کا نہین ہوا یہ کیون نہین کہتے کہ باعث اسکا تمہارا طعن وافترا وتبرا
ہے اپنی ابرازغی کو دیکھو اوسمین جو تمنے معترض علیہ کی شان مین بی ادبی و
گستاخی کر کلمات لکھی ہین آیا وہ موجب ترک کتابت ہین یا نہین **قولہ** فان
ترک الکتاب کان من ہذا الجانب الی قولہ ویرشدنی الی ان اکتب لہ لفظ النواب
مع ستر الف الخطاب **اقول** اگر یہ قول تمہارا جھوٹ ہوا تو تمپر خدا کی لعنت
ہے معترض علیہ نے تو پہلے ہی ایک مدت سے مکاتبت ترک کر دی تھی اوسکی
بعد تک تم لکھتے رہے ہو جب اسطرف سے تمہارے خطوط کا جواب نہ گیا تب باز رہے
اور آگے صفحہ ۳۰ مین خود مقر ہوئے ہو کہ مین نے ایک خط سعی مین لکھا تھا
یہان تو تم اپنے ہی زبان سے دروغ گویم برروئے تو کے مصداق بنگئے
اور یہ جو کہتے ہو کہ مجکو نواب لکھنے کو ارشاد فرمایا اسجگہہ ہم تمکو کذاب ودجال
کہہ سکتے ہین کیونکہ معترض علیہ کا امیر ونواب ہونا تمام ملک عرب وعجم و
واکناف عالم کے بادشاہ ورؤسا جانتے ہین اور اس خطاب سے اونکو مکاتیب
لکھتے ہین اور مصر واستنبول وغیرہ بلاد کے مشاہیر علما خصوصًا مذہب حنفی کے
ملّا اپنے قصائد وعریضون مین اونکو امیر کبیر ونواب وسلطان وملک وخلیفہ

کر کے لکھتے ہین اور اکثر کتب مطبوعہ مصر و استنبول کے الواح و تقاریظ و خاتمہ
مین یہ القاب اونکی تحریر مین موجود ہین ۵ الخیل واللیل والبیداء تعرفنی ٭
والضرب والطعن والقرطاس والقلم ٭ تم تو بیچارے کس حقیقت اور گنتی
مین ہو جو تمکو وہ امیر یا نواب لکھنے کو ارشاد فرمائین گے اگر تمہاری ہنسی پھوٹ
گئی ہین اور اون کے خدام کی شان و شوکت نہین نظر آتی تو اونکا کیا نقصان
ہے ۵ مارا چہ باک گر کس صاحب نظر نباشد ٭ نشناختن گہر را نقص گہر نباشد ٭
قولہ فعند ذلک محوتہ من دفتر العالمین الخ **اقول** چہ خوش شیخ جی تم کون اور
تمہارا دفتر کیا ۵ آیا تو چہ مرغی و کدامت پر و بالت ٭ تم جیسے جاہل حاسد دشمن
اہلبیت و دشمن حدیث کسی عالم کو عالم سمجھین تو کیا اور نہ سمجھین تو کیا تم آپ کو
معلوم نہین کیا سمجھتے ہو اہل عقل و شعور نے تو جب سے تمہارا حق کو رد کرنا
اور اکابر پر طعن و تبرا و افترا کرنا معلوم کیا ہی تمکو دفتر انسانیت سے محو
کر ڈالا ہے اور زمرہ ذوی العقول سے خارج کر کے نسناسون مین داخل کر دیا
ہے ۵ بنطق آدمی بہتر ست از دواب ٭ دواب از تو بہ گر نہ گوئی صواب ٭
شیخ جی تم مین تو ایک یہ وصف بھی روافض خوارج سے بڑھکر ہوا ہے
کہ لعن و طعن تبرے وغیرہ مین کتابین لکھکر چھپواتے شائع کرتے ہو اونھون
نے اتنک یہ کام نہین کیا اور ہم یہ بات بھی تمسے پوچھتے ہین کہ معترض علیہ کے
خدام کی امارت و منصب سے تمکو کیون عداوت و حسد ہے جو ہر جگہ اسکا
طعن دیتے ہو یزید اور مروان کو جو امام حسین علیہ السلام سے عداوت و
حسد تھا تو اونکو تو امام کے باعث اپنی حکومت و ریاست کے زوال کا
خیال تھا تمکو تو کچھ ریاست و حکومت بھی کہین کی نصیب نہین اور نہ اونکی
طرفسے تمکو کچھ ایذا پہونچی ہے نہ اون کے باعث حیدرآباد سے خیرآباد ہو جانیکا

کھٹکا ہے ؎ تو انم اینکہ نیازارم اندرون کسی ✤ حسود را چہ کنم کو زخود برنج
درست ✤ **قولہ** فبلغ الی انہ کرب تبلک المکاتبۃ وغضب وسب بلا سبب الخ
اقول اسکا جواب شیخ جی لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے تمھاری سب وشتم
کرنے کی عادت ہے تو پاک لوگونکو بھی وہی تہمت کرتے ہو اور اپنے جیسا
سمجھتے ہو کہ المرء یقیس علی نفسہ **قولہ** ثم انی مع امتداد الزمان فی القدح
والجرح بحمد اللہ الی الآن صافی الجنان عن البغض والحسد والطغیان
لا اتکلم الا بالعلم ولا انطق الا بالحلم الخ **اقول** شیخ جی جب تمہارا دل جرح وقدح
اور بغض وحسد وغیرہ سے صاف ہے اور علم وحلم سے کلام کرتے ہو تو
صاحب اتحاف وصاحب تبصرہ کے القاب ابو الاثم والجہل سارق منتحل۔
غیر عاقل متفاحش جہول غفول نقال بطال سناسی واہی ہاجی مہاجی
فحاش لعان نیاش زنیم اللسان حائک نائک مقہور وغیر ذلک مما بین بعضہا
سابقا کسلیے مقرر کیے ہین اور تمام کتاب مین جابجا اونکو سب وشتم کیون
کیا ہے کیا یہ کلمات جرح وقدح کے اون کے حقمین محبت واخلاص سے
صادر ہوئے ہین یہ تمھاری کتاب تو خود تمھاری تکذیب کر رہی ہے اہل حق
پر طعن وتبرا افترا کرتے جاتے ہو اور آپکو جھٹلاتے بھی جاتے ہو ؎ کم سمعنا
منہم قلبحیۃ قذف ✤ اوصلوہا بالعار والتعییب ✤ کثر الافترا منہم جہارا ✤
ولہم فیہ غایۃ التثبیت ✤ معاذ اللہ جبکہ آپکا بغیر بغض وحسد کے علم وحلم سے
اسطور کا کلام ہے تو معلوم نہین کہ جب حسد وبغض وجہالت وسفاہت سے
گالیان دوگے تو کیا غضب وخرابی برپا کروگے قال تعالی الذین ضل
سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا الخ **قولہ**
ولا اتکلم فی حقہ بکلمات السب والشتم ولا اصفہ فی رسائلی بصفات الغضب والظلم الخ

اقول معلوم نہین شیخ جی کی اصطلاح مین سب وشتم کس چیز کو کہتے ہین اس
کتاب مین تو وہ سب وشتم کیا ہی اور اس غیظ وغضب سے بولی ہین کہ چوڑہون چمارون
پر بھی سبقت لیگئے ہین ہمکو شیخ جی کی اسدرجہ بحیائی سے تعجب آتا ہی کہ گالیان
بھی دیتے جاتے ہین اور برارت بھی اپنی ظاہر کرتے جاتے ہین اگر اسکو خبط پر
محمول کیا جاوے تو وجہ معقول خیال مین آسکتی ہے **قولہ** والعجب کل العجب
منک ومن انصارک من غزرجریدالمنافسة والمباغضة فی صدورکم الخ
اقول شیخ جی تم اتنی تکلیف کیون ناحق فرماتے ہو ناظرین خود تمھارا تذکرہ
اور صاحب تبصرہ کی تحریر کو دیکھکر جان لین گے کہ مباغضت ومنازعت ومخاصمت
تمھارے اخبار وآثار سے ظاہر ہے یا صاحب اتحاف وصاحب تبصرہ کے
کلام سے اور جب یہان تمنے اونکی جانب مباغضت ومخاصمت کی نسبت کی
تو یہ بھی لکھنا چاہیئے تھا کہ تم اون کے مقابلہ مین کیا چیز ہو اور کس وجہ سے
وہ تمسے منازعت کرتے ہین ؎ کل العداوة قدترجی اماتتہا ✤ الاعداوة
من عاداک فی حسد ✤ **قولہ** الاتری ان الامام الشافعی قداستفاد من
مالک واہل المدینة ثم ردّ علیہم والامام محمد انتفع بعلومہم ثم ردّ علیہم
اقول یہ سچ ہے شیخ جی امام شافعی ومحمد نے امام مالک کا رد کیا لیکن تمہاری
طرح اونکو گالیان تو نہین دین تہمت وافترا تو اُنپر نہین کیا اون کے رد پر
اپنے رد کو قیاس کرنا یہ بھی دلیل جہل کی ہے ؎ کار پاکان را قیاس از
خود مگیر ✤ گرچہ ماند در نوشتن شیر وشیر ✤ **قولہ** انشدک باللہ ایہا المنصور
دفع اللہ عن ناصرک الغرور الخ **اقول** ناظرین اس تمام صفحہ کو دیکھین کہ شیخ
جی نے قریب بیس بائیس سطر مین دہان بے عنان سے معترض علیہ بگناہ اور
صاحب تبصرہ کے حقمین کیا تفوہ فرمایا ہے اور کن القاب سے اونکو موصوف

کیا ہے جس سے شیخ جی کی کمال مہارت و مشاقی ہذیان سرائی و افترا پردازی
مین معلوم ہوتی ہے اور دعوی انا المتشیخ الاعظم کا تو خود شیخ جی کو ہے معترض
علیہ کو تہمت کرتے ہین اگر سچے ہین تو اونکی کسی کتاب سے دکھاوین یا ہم اسی
تذکرہ سے یہ دعوی شیخ جی کا کئی جگہہ دکھا سکتے ہین اور ہمنے ہر جگہہ سے شیخ جی کا یہ
انداز معلوم کرلیا ہے کہ جو وصف اونمین ہین اوسکی خواہ مخواہ کسی طور پر پہلے
ہی سے خصم کو تہمت کرتے جاتے ہین تاکہ اوسکے معتقدین اوسکے عیوب سنکر اوس سے
بے اعتقاد ہو جاوین اور کبھی ایسا نہو کہ خصم کی طرف سے کوئی شیخ جی کے یہ
عیوب بیان کردے تو پھر تمام شیخی اونکی جاتی رہے اور جو سفہا اون کی معتقد
ہین وہ سب پھر جاوین اسوجہ سے شیخ جی پہلے ہی سے دوسرونکو متہم کرتے
ہین اور آپ بری ہوتے ہین ؎ بہر رنگی کہ خواہی جامہ می پوش * من انداز قدت را می شناسم * **قولہ** فقولہ
ان السید کان فارغ التحصیل فی زمان حیاۃ ابیہ کلمۃ خرجت من فم سفیہ غیر وجیہ
ولا نبیہ اما علم ان ہذا غیر کاف للفضل الخ **اقول** اس کلمہ پر اعتراض کرنیوالا
سفیہ غیر وجیہ ہی شیخ جی یہ قول تمہارا ان ہذا غیر کاف للفضل۔ غیر صحیح ہے کیونکہ شکل
اول مین شرط انتاج کی کلیۃ کبری ہے وہ یہان مفقود ہے فلا ینتج والشکل ہکذا
السید کان فارغ التحصیل فی حیاۃ ابیہ وکم ممن کان کذلک فی حیاتہ لیعد من
اصحاب الجہل - اور جو اسکو صحیح کہوگے تو پھر خصم کا قول صحیح کیون نہوگا وہ بھی
تو یون کہیگا ان ہذا کاف للفضل وکم ممن فرغ فی حیاتہ لیعد من اصحاب الفضل
- اور معترض علیہ کے علم کے تو تمام علماء عرب و عجم کے شاہد ہین اور اون کے
فضل و کمال سے سارا عالم واقف ہے ؎ ان کنت تنکر حظی فی الکمال وما *
بہ سموت کراما شاع مجدہم * فالذکر والہدی والآداب تشہد لی * والعلم و
النقل والافضال والکرم * ہان اصحاب جہل تم جیسے جو میانجی عبد الحلیم کی حیات

مین فارغ التحصیل ہوچکے ہین وہ البتہ بسبب فقد استعداد و ذہاب محصلات کے تمہارے درس مین آنے کے اور تم اونکی درس مین جانیکے قابل نہین اور دلیل اسکی تمہارے او تمہاری وکیل کی تالیفات موجود ہین **قوله** ہو بمنزلة ابی الراد باعتبار علو السن وسمو الفتح کلام یستحسنه اللئام ویستقبحه الکرام لکونه مفرعا علی امر سابق فاذا بطل بطل الخ **اقول** اس کلام کا معترض لئام سے ہے اور اوسکا اعتراض مستقبح عند الکرام ہے وجوابه جواب ماسبق فاذا ثبت ثبت شیخ جی کو اپنی بزرگی وعقل پر بڑا فخر ہے قول سعدی بزرگی بعقل ست نہ بسال - گو پڑھکر نازان و فرحان ہوتے ہین کوئی دوسرا تعریف کرنیوالا نہین ہے تو خود ہی بیچارے تکلیف فرماتے ہین یہ نہین جانتے کہ اپنی مدح سرائی اہل عقل کے نزدیک دلیل جہل کی ہے تمہاری تالیفات کو دیکھکر کوئی عاقل کیا کہیگا **قوله** اما قرع سمعک ان ابن عباس حبر المفسرین الخ - **اقول** شیخ جی ذرا ہوش مین آکر بات کرو تمکو حضرت ابن عباس رض سے کیا نسبت اور اون کے فضل و کمال سے کیا مناسبت جو آپ اونپر قیاس کرتے ہو اون کے فضل و کمال سے تمام اکابر صحابہ اور سب امت واقف ہے اور اون کے علم سے سارے علما مجتہدین ومحدثین خوشہ چین اور تمہاری بزرگی وعقلمندی کے یا تو خود تمہاری زبان مقر ہے یا فرنگی محل والے واقف ہونگے اگر حضرت ابن عباس رض سے نسبت ہے تو صاحب حط کو ہے کہ اون کے علم و کمال کے تمام بلاد عرب و یمن و نجد و مصر و استنبول و بغداد وغیرہ بلاد اکناف عالم کی علما معتقد ہین او صدہا ہزارہا منازل سے اونکی تو الیف منگواتے ہین اور اون سے سند حاصل کرنیکو اپنا فخر دارین سمجہتے ہین ؎ الله شرفه قدما وعظمه ✽ جری بذلک له فی لوحه القلم ✽ **قوله** ثم لقائل ان یرد علیک بمثل ہذا بان ابا حنیفة کان اکبر منک سنا الخ **اقول** صاحب حط نے جیسے اور آئمہ کے تراجم نقل کئے ہین اسیطور ابو حنیفہ کا بھی ترجمہ

لکھا ہے اور رد و تضعیف ابو حنیفہ کی تو اکابر محدثین کرتے چلے آئے ہین کما لایخفی
علی من طالع کتب الرجال والتواریخ بلکہ خود اون کے مقلدین طحاوی وغیرہ نے
اونکے اقوال کو رد کیا ہے صاحب حطہ کی ہی طرف اوسکی نسبت کرنا منجملہ اوکذوبات
شیخ جی کے یہ بھی ایک کذب ہے خطیب وغیرہ محدثین نے جو کچھ ابو حنیفہ کی نسبت
لکھا ہے صاحب حطہ نے ایک بات بھی اومین سے نقل نہین کی ہے اور نہ جیسے
شیخ جی اکابر پر طعن و سب کرتے ہین ایسے اونپر طعن و سب کیا ہے ؎ بزرگش
نخوانند اہل خرد ❊ کہ نام بزرگان بزشتی برد **قولہ** وقد ردعت فی کتاب علی استاذ کی
الخ **اقول** اونہون نے تو کسی خلاف مسئلہ مین اپنے اُستاذ ہی کا رد کیا ہے
اور تمنے تو شیخ جی اپنے اوستاذون اور اوستاذان اوستاذ پر مثل علامہ محمد بن علی
شوکانی و علامہ کبیر سید محمد بن اسمعیل امیر وغیرہما اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ
وغیرہ اکابر پر طعن و افترا کئے ہین اور جا بجا گستاخی و بے ادبی سے اونکا نام لیا
ہے اگر کچھ حیا ہے تو اپنے گریبان مین مُنہہ ڈالکر شرماؤ کہتے کیا ہو اور کرتے
کیا ہو ؎ از زبانت بت پرستان رستہ اند ❊ دائما از تو بزرگان خستہ اند ❊
قولہ ولعد نفسہ من مجدد الملۃ الخ **اقول** شیخ جی صاحب حطہ پر ادعائے
مجددیت کی تہمت ہی کرتے ہو یا اسکا ثبوت بھی کہین اونکی تو الیف سے دیسکتے ہو
ہمتو آجتک یہ سن رہے ہین کہ شیخ جی نے فرنگی محل مین مجدد ہونیکا دعوی کیا
ہے اور اپنی تالیفات مین تحریر فرماتے ہین فی الحال ہمارے پاس تمھاری
تالیفات موجود نہین ورنہ ہم اسیجگہہ کئی مقام سے تمھارا یہ دعوا اور یہ خیال
کرنا اونسے نقل کر دیتے اور صاحب حطہ پر تو تمنے موافق اپنی عادت کے
منجملہ اور تہمتون کے یہ بھی ایک تہمت کی ہے سچے ہو تو کہین اونکی تالیف سے
دکھادو **قولہ** مانده الرعونۃ ومانده الخشونۃ الخ **اقول** اسجگہہ شیخ جی نے

تیرہ۱۳ سطر مین صاحب تبصرہ کو مباغضت و منافرت و مشاہمت وغیرہ خرافات کی تہمت
کی ہے اور اوسکی طرف اپنے باپ کو اور اونکی اعزہ کو گالی دینے کی اور اون کے
برے القاب مقرر کرنیکی اور روافض کے عادات اختیار کرنے کی نسبت کی ہی جب تک
ان باتوں کا ثبوت شیخ جی تبصرہ سے نکردین گے ہم اونکو کذاب سمجھین گے اور یہ
تقریر شیخ جی کی مچانین کیسی ٹہ جانین گے اگر سچے ہین تو تبصرہ سے کہین اسکو
دکھادین **قولہ** انظر ناصرک وصنیعہ الخ **اقول** اجی شیخ جی صاحب تبصرہ نے
تو تمہارے باپ کو کچھہ نہین کہا جو اسقدر آپے سے باہر ہو رہے ہو اور اس بات
کے تو تمام علماء ہند و عرب وغیرہ قائل ہین کہ میانجی عبد الحلیم نے شاہ ولی اللہ
محدث کو اپنے زعم باطل مین معجزہ شق القمر کا منکر سمجھکر اونکا رد کیا اگر اتنا صاحب
تبصرہ نے بھی کہدیا تو کیا قصور کیا علماء مذکورین کو تم گالیان دو اور یہ
بات اسجگہہ تمنے سچ کہی کہ مجھہ مین تم مین بڑا فرق ہے میرا کلام میرے مرتبہ پر دلالت
کرتا ہے اور تمہارا تمہارے مرتبہ پر اور ہر فرع اپنے اصل کی شہادت
دیتی ہے واقع مین ناظرین جانبین کا کلام دیکھکر ہر ایک کی اصل و مرتبہ جان
لینگے اور بادی اعتراضات و سب و شتم و مفتری کو اور متحمل و معاف کرنیوالے کو
بخوبی پہچان لین گے جب ہی تو پھر شیخ جی ہمکو بھی قسم ہے جواب زیادہ
دماغ خراشی کرو کوئی حکم ہی مسلم الطرفین درمیان ٹھہرا کر انصاف چاہو
اور جو وہ کہے اوسکے مقر ہو یونہین فیصلہ تمام ہو جانا بہتر ہے ع گر دہند ار
دعوی باطل نستانند ہست ٭ اشکے کہ ماز مشرب انصاف ریختیم ٭ **قولہ**
ثم نسبۃ البطلان الی رد الوالد الماجد الی آخر قولہ من الخرافات عند کل من لہ
ادنی فہم **اقول** بطلان قول میانجی عبد الحلیم اور تصویب تحریر مولوی احمد علی
کی تمام علماء ہند و اہل حق قائل ہین اور اوسپر اون کے مواہیر ثابت ہین

اور جس شخص کو اونی فہم نصیب ہوگا اور کثیف و آنی مین فرق جانتا ہوگا وہ مبائنجی
مذکور کے قول کو اس تہمت کے بارے مین خرافات ہی سمجھیگا شیخ جی جب تمھارے
باپ مولوی احمد علی مرحوم کی تحریر کا جواب نہو سکا اور اسی رنج مین وہ دنیا سے
انتقال فرما گئے پھر جو تم جیسے اون کے پوت کپوت نے بحکم اگر پدر نتواند پسر تمام کند
کے اپنی فہم ناقص کے موافق اوسکے رد مین رسالہ لکھا ہے اور اوسمین جو کچھ اپنی زبان ہذیان
بیان سے لہو و ہذر اور لغو وغیرہ خرافات مجانین کیسی بڑ ماری ہے اوس سے
سب اہل نظر و شعور واقف ہین اوسپر حوالہ دینے کی حاجت نہین اور جواب
اوسکا مع خلاصہ تحریر شاہ صاحب رسالہ قوس الکمہ مین جو جلاء البصر وغیرہ کے
رد مین لکھا گیا ہے بخوبی ناظرین پر واضح ہو چکا ہے یہان اوسکے اعادہ کی
کچھ حاجت نہین **قوله** تکلتا ہما للفاضل الکامل فخر الافاضل والاماثل الخ
اقول ہم تمھارے اس وکیل کے رسائل بھی دیکھ چکے ہین اور جب سے
تمنے اوسکے نام سے رسالہ نصرۃ المجتہدین تالیف فرمایا ہے کچھ اوسکی حقیقت سے
بھی آگاہ ہوگئے ہین قبل تالیف رسالہ مذکور کے جہلا تک بھی اوسکے نام سے
واقف نہ تھے اور اب تم بقول من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو کے اوس کے
فضل صوری و معنوی کے معتقد و مداح ہو اور وہ تمھارے فضل و کمالات کا
معتقد و مداح ہے تو اہل حدیث کی نسبت اوسکے کلمات ناشایستہ اور ہذیان
بلا پایان سنکر اوسکے ذوی العقول مین سے ہونے مین بھی کلام ہے ع لقد
صبرت علی المکروہ اسمعہ * من معشر فیکما لولا انت منطقوا * وفیک دارت
قوما لاخلاق لہم * لولاک ماکنت ادری انہم خلقوا * **قوله** ولو ناظرک
غیری من افاضل عصری لفعل وفعل فقصر وکسر الخ **اقول** یہ جو تم جا بجا دو دو
دو چار چار دس دس سطرین کلمات بے تک اکٹھے کر دیتے ہو اون کے معنی بھی

اوس مقام کے مناسب ٹھیک کر سکتے ہو یا محض اپنی الفاظ دانی اور قابلیت جتانی غرض ہے اور یہ جو تم کہتے ہو کہ میرے سوا معترض علیہ سے کوئی اور مناظرہ کرتا تو ایسا ایسا کرتا ہم کہتے ہین شیخ جی تمنے جو مناظرہ کے نام سے اس تذکرہ مین اپنے دل کی بھبک نکالی ہے اور بکگئیا ہو نیر طرح طرحکے بہتان وافترا گھڑ کے اوسکو بھاٹون کیسی تکبندی مین بیان کیا ہے ہمکو تو اتنی بھی مہارت و مشق اس فن مین کسی فرد بشر کو معلوم نہین ہوتی اس سے زیادہ تو کوئی کیا کریگا اور جو تمھارے افاضل عصر سے کوئی وکیل ہے تمھارا تمسے ان باتون کی تعلیم یافتہ ہو تو البتہ کچھ عجب نہین ہے ؎ وزیر چنین شہر یار چنان ؛ اور یہ جو تم جا بجا کہتے ہو اور اپنی ابراز غی مین بھی لکھ آئے ہو کہ مین معترض علیہ کا اوسکے مرنے گڑنے قبر سے اوٹھنے تک پیچھا نہ چھوڑونگا اس سے تمکو منع کسنے کیا ہے شوق سے حشر تک گالیان دیے جاؤ اور اونپر طعن و بہتان گھڑے رہو وہان اوسکی حقیقت بھی تو معلوم ہو جائیگی سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ؀

قولہ ومن العلوم ان خرافات الرافضة لیست تبلک الضارة الخ **اقول** شیخ جی چونکہ تمکو بوجہ قرب وجوار روافض کے اونسے محبت ہے اور آبا و اجداد سے اون کے گھر کے نمکخوار ہو اور اونکی مدح سرای مین اور اون سے مدد لینے مین تمھاری اوقات بسر ہوتی ہے اسلیئے اونکی خرافات تمکو اپنی زعم مین مضر نہین معلوم ہوتی ہے اور بمصداق حبک للشی یعمی و یصم کے اوسکی طرف سے اندھے اور بہرے ہو رہے ہو بخلاف اہل سنت کے کہ نہ تمکو آجتک اونکی عملداری مین کہین مسکن نصیب ہوا اور نہ اون کے یہان سے تمھارا کچھ وظیفہ صدقات وغیرہ سے مقرر ہوا ہے ناچار بتقلید روافض کے اہل سنت کی افعال قبیح اور مضر معلوم ہون گے اگر روافض کی خرافات اہل حق کی نزدیک مضر نہین ہے

توصد ہا اکابر امت عرب وعجم کے نے اون کے رد مین یونہین کتابین لکھی
ہین اور ہند مین شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبد العزیز اور قاضی ثناء اللہ
وغیرہ اعلام نے اون کے مقابلہ مین تمام عمر بیفائدہ ضائع کی ہے **قولہ** فانا
قد علمنا من طرز الکتابۃ والتحریر فی التبصرۃ انہ ہو الفاضل البشیر الذی رددت
علیہ فی بحث الزیارۃ الخ **اقول** تمنے جیسے محی الدین کے مقابلہ مین مختفی ہوکر
وکیل کے نام سے رسالہ نصرۃ المجتہدین لکھا ہے ویسے ہی تہمت مولوی محمد بشیر
صاحب پر کرکے جابجا اس تذکرہ مین اونکو مختفی کہکر صدہا گالیان بیچارے کو سنائی
ہو ناظرین اسجگہہ ملاحظہ کرین کہ شیخ جی نے باوجود نام موجود ہونے مولف تبصرہ
کے اوسکے شروع وغیرہ مین مولویصاحب ممدوح کو تالیف کی تہمت کی اونکو
ملقب بمختفی تحت السریر بھی فرمایا ہے اور اونکی کنیت امّ الفرج والو العجب
مقرر کی ہی یہان شیخ جی نے ایمان وحیا کو صاف جواب دیا ہے اور غیبت و
تہمت وتنابز القاب کے پورے سزا کے مستحق بنگئے ہین اگر اسطرف سے بھی کوئی
شیخ جی کی کنیت ام الدّبر والو الحمق مقرر کرے اور بوجہ چھپکر تالیف کرنے رسالہ
مذکور نصرۃ المجتہدین کے اونکا لقب مختفی تحت السریر رکھے تو کیا بحکم فاعتدوا علیہ
بمثل ما اعتدی علیکم کے نہین کرسکتا ہے لیکن چونکہ ہمکو شیخ جی کیطرح لعانی و
فحاشی نہین آتی اور مولویصاحب ممدوح اپنی طرفسے یہان انتقام نہین چاہتے ہی
اسلیئے بنظر قول تبارک وتعالی واذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاماً۔ اور فمن
عفی واصلح فاجرہ علی اللہ کے اس سے درگذر کرتے ہین اور ہمکو شیخ جی کا
نصرۃ المجتہدین کو وکیل کے نام کے پردہ مین چھپکر تحریر فرمانا اوسکی طرز وتحریر
ونیز ایک جماعت کی شہادت وغیرہ دلائل سے یقیناً معلوم ہوچکا ہے اور کتنی جگہہ
اوسکی عبارت صریح اسبات پر شاہد ہے جب شیخ جی بعد اثبات اپنے دعوے کے ہمسے

مطالبہ کرین گے ہم بھی اوسکے سب دلائل پیش کردین گے **قوله** ثم الی ماذا جنیت
وای قبیح ارتکبت الی قوله واز جر علیه **اقول** مسئلہ زیارت کی تفصیل توسعی مشکور
کے جواب مین بخوبی ہو چکی ہے اوسمین شیخ جی دیکھ لین اور باقی جو یہان ۲۷
سطر مین شیخ جی نے حضرت مجتہد یمانی علامہ شوکانی پر بتعریض وکنایہ اور صاحب
حطہ وصاحب تبصرہ پر بتصریح نام وخطاب جوکچھ طعن واعتراض کیے ہین اور
اون بگینا ہونپر جو تہمتین کی ہین اور اون کے تالیفات واقوال کی نسبت
دہان بے عنان سے جوکچھ تفوہ فرمایا ہے اس سے خدا تعالی خود اونکو سمجھ لیگا
ہم اس خرافات کے جواب مین شیخ جی کو کچھ نہ کہین گے ؎ نظام بے نظام ار
کافرم خواند ٭ مسلما گومیش اندر مکافات ٭ **قوله** فلا اکلم بفحش و سبّ
ولا اناظر مع غضب وکرب الخ **اقول** یہ تو پہلے بھی تم صفحہ ۳ وصفحہ ۲۲ مین بھی
کہہ آئے ہو کہ مین گالی وفحش سے کلام نہین کرتا ہون پھر یہان بار بار اوسکی
اعادہ کرنے کی کیا حاجت ہے اگر کچھ عارضہ نسیان کا ہے یا خبط ہوگیا ہے تو کچھ مضائقہ
نہین ورنہ خوانخواہ کیون تکلیف فرماتے ہو تاکید ہو چکا تمنے جو کچھ سب و
شتم کی ہوگی یا غضب وکرب سے مناظرہ کیا ہوگا وہ ہر سمجھدار اس تذکرہ کو
دیکھکر معلوم کر سکتا ہے ناظرین اس جگہہ مین بغور ملاحظہ کرین کہ شیخ جی یہان
کس ذوق وشوق مین آکر اپنی مدح مین حریری اشعار انا امرء لیس فی خصائصہ
عیب الخ پڑھکر یعنی مین ایسا شخص ہون کہ مجھہ مین کچھ عیب نہین اور میری
بزرگی مین کچھ شبہہ نہین اور مین درس تدریس مین شغل رکھتا ہون مارے
خوشی کے اترا رہے ہین اور اسکے بعد ہی مین صفحہ ہذا یعنی ص۳۸ سے آخر ص۴۴
تک صاحب حطہ وصاحب تبصرہ کو مخاطب کرکے کیا کیا تہمتین کی ہین اور کیسے
کیسے طعن وتشنیع کی اونکو کلمات سنائے ہین اور کن کن القاب کے ساتھ اونکو پکارا ہے

اور تبصرہ کی اندر ہر قسم کے فحش ولغو وغیرہ خرافات کے بغیر اثبات واشہاد کی
نسبت کی ہی اور نیز تبصرہ کے جو اوراق وقت طبع کے مطبع فاروقی سے جاتے
رہے تھے اوسکا بھی یہان شیخ جی نے اپنے بعض احباب کے چورانے اور اونکو
پاس بھیجدینے کا پورا پورا اقرار کیا ہے اور اپنی اور اپنی تالیفات کی کرامات ومدح بھی
جہانتک ہوسکی کی ہے اسیطرح سے چار پانچ ورق خرافات سے سیاہ کیے
ہین جس سے شیخ جی کی کمال زبان درازی ومہارت جعلسازی وافترا پردازی
مین معلوم ہوتی ہے اور ابھی تک اصل مطلب ندارد ہے علاوہ اسکے اس ہذیان
بے پایان کو اوس فصاحت وبلاغت ومتانت عبارت سے بیان فرمایا ہے
کہ جسکو دیکھکر فصحاے عرب بھی شیخ جی کی قابلیت وعربیت دانی پر تحسین
وآفرین کرین گے اور چونکہ ان باتونکو اصل مطلب کتاب سے کچھ علاقہ نہین ہے
اور نہ ہمکو شیخ جی کیطرح اسقدر بیفکری وفرصت ہے جو ان لغویات کے جواب
مین اپنی تضیع اوقات فرماوین شیخ جی کو تو ان باتو نسے فخر ہے اور ہمکو عار ہے
؎ آنچہ فخر تست وآن ننگ من ست ٭ اسلیے ہمکو نفس جواب لکھنا غرض ہے
زائد باتو نسے کچھ بحث نہین اور یہ جو شیخ جی نے صاحب حط کو بے شرمی
سے مخاطب کر کے کہا ہے کہ مجکو گمان تھا کہ میری کتاب کا جواب اونسے نہین لکھا جائیگا
بلکہ اپنے اعوان وانصار سے لکھوائین گے اور وہ سب سب وشتم سے مملو کردینگے
اور ایک یہ بھی انپر تہمت کی ہے کہ انھون نے اپنے کسی دوست کو لکھا تھا
کہ مین بیس آدمیونکو نوکر رکھکر جواب لکھواونگا بحمد اللہ ان دونون باتون
مین سے شیخ جی ایک بھی ثابت نہین کرسکے اور خلاف حکم قرآن یا ایہا الذین
آمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم کے صاحب حط پر گمان
کرنے سے مطابق قول علیہ الصلوة والسلام ان الظن اکذب الحدیث کے

سب اہل حق کے نزدیک کاذب و آثم ہوے۔ وللہ الحمد اسبات کو تمام خاص و
عام جانتے ہین کہ صاحب خط کو قطع نظر کثرت اشغال علمی و تو الیف وغیرہ کے
کاروبار ریاست و انتظامات ملک و سلطنت سے کب اتنی فرصت ہے کہ کسیکے
رسالہ کو دیکھین اور اوسکے جواب مین تضیع اوقات فرماوین اور چہ جائیکہ
جہال و مبتدعین کے خرافات اور اونکی گالیون کی طرف التفات کرین کہ ایسے
کامونسے اونکی شان بہت اعلی ہے اور ان افعال مرذولہ سے خداتعالی
نے اونکی ذات کو مبرا کیا ہے اور ہم یہ جانتے ہین کہ شیخ جی کے خرافات
تو اون کے خدام کی نظر و نسے بھی نہین گذرتی ہے بلکہ ان باتون کی خبر
تک بھی شاید اونکو نہوتی ہوگی کیونکہ تو اون کو دربار کی ایسے لوگ ہین اور
نہ اس قسم کے آدمی کو وہان دخل ہوتا ہے جسکے وجہہ سے ایسی خرافاتونکا وہان
ذکر ہو اور قطع نظر عدم فرصتی کے اونکو ایسی باتون کیطرف کچھ التفات بھی نہین
اگر شیخ جی اسکے ثبوت کے مدعی ہین تو بدلیل ثابت کرین اور یہ بھی ثابت کرین
کہ صاحب خط نے اپنے اعوان کو امر کرکے جواب لکھوایا ہے اور اپنے بعض احبابکو
خط لکھا تھا ورنہ شیخ جی کا ان دونون باتو نمین کاذب و مفتری ہونا سب پر
ظاہر ہے گو اپنی زبان سے آپکو سچا کہا کرین اور یہ جو شیخ جی کا گمان تھا کہ
میرے جواب مین گالیان لکھی جائین گی تو اسکا بھی کذب اور بر خلاف ہونا اونکی
ابرازغی اور اس تذکرہ سے سب پر ظاہر ہے شفاء العی او تبصرہ سے شیخ جی
نے کہین ایک لفظ بھی گالی کا نکالکر نہین دکھایا اور اپنے تذکرہ مین اول سے
آخر تک اکثر جگہہ جواب سے گریز کرکے پانسو ۵۰۰ کے حجم مین سب و شتم و طعن
وافترا و القاب سوء وغیرہ لالعینی خرافات صاحب خط اور صاحب تبصرہ کی
نسبت لکھہ ڈالے ہین۔ اور یہ جو آپ فرماتے ہین کہ مین اکیلا بسرا دمیونکے

جواب پر قادر رہون سراسر جھوٹ و شیخی ہے ہم خوب جانتے ہین کہ شیخ جی اپنے
علاوہ استعانت طلبۃ العلم کے علماء روافض وغیرہم کی کتب وغیرہ سے ہر طرح کی
مدد لیتے ہین اور وہ بھی شیخ جی کی صدہا طرح کی خوشامد اور مدح سرائی دیکھکر
اونپر رحم کرکے اعانت کرتے ہین ہم قطع نظر مقامات طعن و تبرّا کے کہ اوسمین تو
شیخ جی اونکی تعلیم یافتہ ہی ہین کتنی جگہہ اور عبارات تذکرہ سے اونسے استعانت
ثابت کرسکتے ہین بشرطیکہ شیخ جی نے جو تہمتین صاحب حطہ پر کین ہین اول اونکو
ثابت کرکے پھر ہمسے اسکا مطالبہ کرین اور شیخ جی کو یہ تو شیخی ہے کہ مجکو بیس آدمی
کے رد کرنے پر قدرت ہے یہان بفضل الٰہی ایک اک طالب علم کو اتنی قدرت ہے
کہ شیخ جی اور اون کے اعوان وانصار کے تمام تعقبات واعتراضات کے سنو سو جواب
لکھہ سکتا ہے اور یہ لکھنے والے ایسے لوگ ہین کہ صاحب حطہ مدظلہ سے اونکو تعارف
لقائی یا ملازمت وغیرہ کا کچھ بھی تعلق نہین ہے محض حمایت حق اور ذب عن
اہل حق مقصود ہے یہان ہم شیخ جی سے یہ بھی پوچھتے ہین کہ صدہا رسائل جو
جابجا سے تمھارے اور تمھاری افراخ کے رد مین اہل حق کی طرفسے لکھے جاتے ہین
کیا وہ سب صاحب حطہ ہی کے امر و فرمایش سے لکھتے ہین اور اون کے رئیس
ہونے سے قبل جو صدہا مبتدعین کی سرکوبی کیگئی ہے اور اہل حدیث کی
طرفسے بیشمار کتب و رسائل اون کے رد مین تالیف ہوچکے ہین کیا وہ سب لوگ
اون کے ملازم ہی تھے سچ ہو تو یہ بھی کہو ورنہ اس افترا و کذب سے توبہ کرو
صاحب حطہ پہلے ہی سے اس قسم کے جھگڑون سے مبرا ہین اور تالیفات اونکی تمام
تحقیق مسائل و دلائل مین اہل حدیث کے طور پر ہین کسیکو آجتک اونھون نے
اپنی تالیف مین مخاطب نہین کیا اور نہ اونکی نظر و نمین کوئی ایسا صاحب علم قابل
خطاب ہی جس سے وہ مخاطب ہون اور اگر بالفرض ہو بھی تو ایسے خام ملاؤن

اور میاںجیون کیسے اعتراضات پر کب نظر فرمانے لگے تھے آج اونکی ریاست مین
اسقدر اہل علم ملازم ہین کہ اگر کچھ بھی اونکو اشارہ کرین یا نہ بھی کرین تو وہ
لوگ خود ایسے مستعد ہین کہ چند روز مین صدہا جواب لکھ ڈالین پھر شیخ جی اور
اون کے سب اعوان منہہ دیکھتے رہجاوین لیکن ہمنے تحقیقاً یہ سنا ہی کہ اُنھون نے
اس کام کو بیفائدہ جانکر اپنے ملازمین کو منع فرمادیا ہے بلکہ جو اور جگہہ بھی بعض
اہل حق نے اسکا قصد کیا ہے تو اُنھون نے خبر پاکر اوسکو بھی منع فرمایا ہی چنانچہ
ہمکو مولوی محمد سعید صاحب نزیل بنارس کے حال سے معلوم ہوا کہ وہ مجرد
شیخ کا تذکرہ دیکھنے کی جواب لکھنے کو مستعد ہوئے تھے صاحب حطہ نے یہ خبر سنکر
اونکو منع فرمایا شیخ جی جیسے آپ روافض وغیرہم کے سامنے واویلا کر کے اونسے
مدد چاہتے ہین اوسی پر اپنے عادت کے موافق دوسرے کو بھی قیاس کرتے ہین
اور کہین ایک جگہہ بھی اپنے دعوے کو ثابت کر کے نہین دکھاتے آب ہم شیخ جی
کی تمام گالیون اور افتراؤن وغیرہ لالعینی باتون سے درگذر کر کے اونکی اصل
جوابات کے جواب شروع کرتے ہین اور جن باتون کے جواب سے شیخ جی نے
گریز کی ہے اور اپنے اغلاط پر جہان اصلاح فرمائی ہے اوسکو بھی ناظرین
پر اسمین واضح کرین گے انشاء اللہ تعالی و باللہ التوفیق اور اس کتاب کو
ہمنے تین باب اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا ہے **باب اول** مین شیخ جی کے
جوابونکا جواب ہے اور **باب دوم** مین اون باتونکا ذکر ہے جنکے جواب
سے شیخ جی نے گریز و اعراض کیا ہے اور **باب سوم** مین صاحب تبصرہ
کے ایرادات کا جواب الجواب ہے اور نیز جن اغلاط کی شیخ جی نے بہ تنبیہ
معترض ابراز ثانی مین اصلاح کی ہے اونکا ذکر ہے **خاتمہ** مین شیخ
جی کے اعتراضات جدیدہ کا جواب ہے جو انھون نے اس دفعہ اپنے زعم کے

موافق صاحب حطہ پر وارد کئے ہین وہا انا اشرع فیہ **باب اول - قولہ**
مختصراً ہذا کلام من وجوہ الاول ان ذکر خطاء آدم علیہ الصلوۃ والسلام ونسیانہ
وجحودہ فی اثناء نصرۃ سیدہ لایخلو عن سوء ادب بالجد الاعلی الخ الوجہ الثانی
ان صدور الخطاء الخ **اقول** تبصرہ مین صاحب اتحاف کی نسبت شیخ جی کے
اعتراضونکا یہ جواب دیا گیا تھا کہ ہم صاحب اتحاف کے معصوم ہونیکا دعوی نہین
کرتے ہین کہ اونسے کوئی خطا اور نسیان ہی نہو یہ تو خاصہ رب العالمین کا ہے اور تمام
بنی آدم سے خطا ہوتی ہے اور اچھے وہ خطا والے ہین جو توبہ کرتے ہین آدم نے
انکار کیا تھا اونکی ذریت نے بھی انکار کیا اونسے نسیان وخطا واقع ہوئی تھی
اونکی ذریت سے بھی ہوئی اور جس سے پہلے بھول چوک ہوئی ہے وہ پہلا آدمی ہے
وقوع خطا کا آدمی سے بعید نہین ہے نبی ہو یا رسول یا صحابی یا تابعی یا صدیق
یا محدث صالح یا مجتہد حاصل اسکا یہ ہوا کہ بھول چوک سے کوئی خالی نہین
انبیا وصلحا سے ہوتی آئی ہے مقصود اس سے اثبات وقوع خطا کا ہے واسطے
افراد بشر کے فقط اس صاف وصحیح تحریر کو شیخ جی نے بمقتضاے اپنی کج فہمی
وفور حسد کے دو وجہ سے رد کیا ہے وجہ اول یہ کہ اپنے سید کی نصرت مین آدم
کی خطا کا ذکر کرنا بلکہ بے ادبی ہے اور ایسے شخص پر اہل علم نے تعزیر واجب کی ہے اور بیچ
شفاء قاضی عیاض کی عبارت نقل کی ہے جسکا حاصل معنی یہ ہے کہ کسی نبی کا ذکر بقصد
اپنے نفس کے ترفع کے یا غیر کے ترفع کی یا بطریق تمثیل وعدم توقیر کے یا بقصد تنزل
وتنذیر کے نکرے جیساکہ کہے کہ مجھ مین عیب ہے یا مین نے جھوٹ بولا یا گناہ کیا تو
کیا ہوا انبیاؤن سے بھی تو ایسا ہوا ہے یا یون کہے کہ مین لوگون کی زبان
سے سلامت رہا اور انبیا تک اونسے نہین بچے یا مین نے ایوب کیسا صبر کیا یا یون
کہے جیسے متنبی کے شعر مین ہے کہ مین قوم مین ایسا غریب ہون جیسے صالح ثمود

۱ اس نقل عبارت مین بھی اپنی عادت کے موافق [illegible] کسقدر [illegible] کی ہے ۱۲

مین تھی یا جیسے مغربی کے شعر مین ہے کہ تو موسی ہے اور اوسکی آفت شعیب کی
بیٹی ہے مگر تم دونون مین کوئی فقیر نہین یا یون کہے کہ فلان بمنزلہ نبی کے ہے بزرگی
مین مگر جبرئیل اوسکے پاس نہین آتے اس قسم کی باتونمین توہین انبیا کی ہے
پس ایسا شخص قابل تادیب وتعزیر ہے انتہی ما حاصلہ ۔ ناظرین اسجگہہ ادنی غور
فرماوین کہ صاحب تبصرہ کے کلام سے اور شیخ جی کے اعتراض وعبارت شفا
سے کیا مناسبت ہے بقول شخصی سوال از آسمان وجواب از ریسمان وہ بیچارہ
اور کچھ کہتا ہے اور شیخ جی اور ہی کچھ گاتے ہین عبارت شفا کی صاحب تبصرہ
کے کلام کو کچھ بھی مضر نہین ہے کوئی ادنی سمجھ دار بھی اوس سے سوا شیخ
جی کے توہین انبیا کی یا بے ادبی حضرت آدم سے نہین سمجھہ سکتا ؎ وکم من عائبٍ
قولاً صحیحًا ÷ وآفتہ من الفہم السقیم ÷ دوسری وجہ شیخ جی نے یہ بیان کی
کہ خطا ونسیان اگرچہ بشر سے بعید نہین ہے لیکن اوسپر اصرار کرنا اور عدم اصلاح
اوسکی بعید ہے یہان شیخ جی نے صاحب تبصرہ کے قول کا اقرار کرکے اوسپر وسر الاعتراض
گھڑا ہے اسکے جواب مین ہم شیخ جی سے اولاً تو دلیل ثبوت اغلاط صاحب حطہ
اور ثانیاً اوسپر اصرار کرنے کے طالب ہین جب تک اسکو ثابت نہ کرین گے ہم شیخ جی کو
کاذب ومفتری جانین گے اور پہلے مسامحات جنکے جواب ہو چکے ہین اور صدہا
نظائر اون کے پیش کئے گئے ہین جنکے مقابلہ مین اب شیخ جی بے انتہا گالیان
دیرہے ہین اونکو دوبارہ نہ سنین گے **قولہ** قال تعالیٰ فی موضع آخر بل ہم قوم
خصمون وقال فی موضع آخر ما ضربوہ لک الا جدلا **اقول** شیخ جی یہ آیہ موضع
آخر مین نہین ہے بلکہ بل ہم قوم خصمون کے ساتھ ہے قرآن مجید کے آیات کسی
حافظ سے دریافت کرکے نقل کیا کرو ورنہ ہمکو یہ بھی اندیشہ ہے کہ جیسے اور
کتب کی نقل عبارت مین تم تحریف وتغیر کرتے ہو کہین قرآن مجید مین نکرڈالو

پھر صاحب تبصرہ نے یہ کہاہی کہ اگر صاحب اتحاف کے اغلاط ثابت بھی ہون تو وہ
ایسے اغلاط نہین ہین جو طالبعلمون اور نیم ملاؤن سے صادر ہوتے ہین بلکہ
اوس قسم سے ہین جو کاملین منتہین فی العلم کے جانب منسوب ہوتے ہین
اور وہ یہ ہین کہ اکثر مؤلفین کو کبھی تو نسخ کی جانب سے اور کبھی طبع کی
اور کبھی بوجہ عدم نظر ثانی کے اور کبھی اور کسی وجہ سے عارض ہوتے ہین
پھر اگر اونکی تالیفات اسوجہ سے غیر منتفع بہ اور متروک ہون گی تو یہی حال
بعینہ بلانکیر سید شریف کی بھی تالیفات کا ہوگا مطلب اسکا یہ کہ اختلافات ایسے
محققین کاملین کے کہ جو سب کے نزدیک وہ اور اونکی تالیفات باب تاریخ مین معتبر
ہین زیادہ تر واضح ہین - شیخ جی کے ان اعتراضات سے جو صاحب اتحاف پر
وارد کیئے ہین انتہی پھر اسکے بعد صاحب تبصرہ کے محققین کے اختلافات اونکی
تو الیف سے اور نیز شیخ جی کی تالیفات سے صفحہ ۹ سے صفحہ ۱۵ تک نقل کیئے ہین
اگرچہ اسمین شیخ جی کے کل اعتراضات وایرادات کا جواب ہوگیا ہے لیکن
پھر بھی اونھون نے ہٹ دھرمی کرکے یہان وجہ ثالث مین وہی اپنے فرعومی
اختلافات بنسبت صاحب اتحاف کے جوابرازعمی مین پہلے آپ لکھ چکے تھے قریب سترہ
اٹھارہ کے لکھ ڈالے ہین حالانکہ اس قسم کے جتنے اختلافات وتناقضات تاریخی
شیخ جی اپنے زعم کے موافق بیان کرین گے اون سبکا جواب اہل نظر کے نزدیک
اسیقدر ہے جو صفحات مذکورہ تبصرہ مین مسطور ہوچکا ہی مگر شیخ جی نے یہان
اوس سے بالکل آنکھین بند کرلی ہین اور وہی پرانے مردود اعتراضات پھر پیش
کیئے جاتے ہین - اور وجہ رابع مین شیخ جی نے کہاہے کہ اغلاط صاحب اتحاف کا
جنس سہوات ماہرین کاملین کے سی ہونا کذب ہے - اسکا جواب بھی وہین
تبصرہ کے صہ ۹ سے صہ ۲۵ تک مین گذر چکا ہے جس قسم کے سہوات صاحب اتحاف

سے شیخ جی کے زعم مین واقع ہوئے ہین اونسے بڑھکر اون کے نظائر و شواہد مین
وہان بیان ہوچکے ہین اور جیسا اختلاف شیخ جی صاحب اتحاف کی نقل پر دارقطنی
اور بزدوی اور ابن رجب و شاہ عبدالعزیز وغیرہم کے وفات مین بیان کر دی
ہین اوسکے اکثر نظائر و شواہد قدما مورخین کے کلام سے اور نیز شیخ جی کی
تالیفات سے تبصرہ کے صفحات مذکورہ مین اور نیز اوسکے باب اول مین صـ۳۱
سے صـ۵۴ تک مین کہ تین سو تیرہ ۳۱۳ مثالین اعلام واعیان کے وفات وغیرہ مین
لکھی گئی ہین بیان ہوچکی ہین اور دلائل جواز نقل کرنے اختلاف کے بلا ترجیح
جب اوسجگہہ کوئی مرجح نہو صـ۴۶ مین اور اوسکے نظائر و شواہد تین سو بینتیس ۳۳۵
صـ۴۷ سے صـ۶۱ تک مقدمہ ثانیہ مین مذکور ہوچکے ہین اہل انصاف کے نزدیک تو
شیخ جی کی تمام ابرازغی کا بھی اور جو تمام عمر اس قسم کے اعتراضات کرتے ہین سبکا
جواب صرف اسیقدر ہی لیکن جب شیخ جی نے بے حیائی سے آنکھون پر پٹی باندھ لی ہو
اور بمقتضائی وفور حسد و بغض کے اوسکو نہ دیکھین اور نہ مانین تو اسکا علاج
نہین اگر شیخ جی اپنی پرانی بالتونکو نہ گاوین اور اون کے ساتھ صدہا و ہزارہا
گالیان وافترا نہ باندہین تو سفہاء عوام اور اون کے جُہال معتقدین کیونکر
جان سکتے ہین کہ شیخ جی نے تبصرہ کا جواب لکھدیا — اور وجہ خامس مین شیخ
جی فرماتے ہین کہ اگرچہ وقوع اغلاط و مسامحات کا تصانیف و صاحب تصانیف کو
مضر نہین ہی لیکن کثرت ایسے امر کی دال ہے اوپر عدم تنقیح مؤلف کے پس ایسی
تالیف کے غیر معتبر ہونیکا حکم کیا جائیگا — اور یہان بھی شیخ جی نے جیسے وجہ اول
مین خلاف تقریر و مدعا مجیب کے شفا کی عبارت نقل کی ہے وہی چال چلی
ہے ذکر تو مسامحات مولفین تاریخ، (۱) اونکا اعتبار (۲) عدم اعتبار کا ہے اور شیخ جی
نے بیان تساہل رواۃ حدیث اور فقہا مین اور اون کے عدم اعتبار مین عبارت

ابن حبان و فاضل سندی اور سخاوی اور عسقلانی اور شامی اور علی قاری اور
برکلی اور ذہبی کی نقل کی ہے حالانکہ تسامح بیان تاریخ اور تساہل نقل حدیث
مین بڑا فرق ہے سہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + یہانسے شیخ جی کی فہم و
قیاس دانی کی حقیقت بھی ناظرین کو خوب معلوم ہو سکتی ہے پھر نقل عبارت
کے بعد شیخ جی نے چھ سات سطر مین صاحب اتحاف کو مخاطب کر کے اونکو اور اونکی
تالیفات کو اپنے عادت کی موافق برا بھلا کہکر خود ہی یہ اعتراض کر کے جواب دیا ہے
وہو ہذا اگر کوئی کہے کہ صاحب اتحاف کا تساہل تو تاریخ مین ہے اور بے اعتباری
تساہل روایت حدیث و فقہ مین ہوتی ہے تو ہم کہین گے کہ صاحب اتحاف نے
سقوط زکوۃ مال تجارت اور حلت ذبیحہ مجوسی و مشرک اور سقوط قضا تارک الصلوۃ
عمداً اور حلت نکاح نساء ما فوق اربع وجواز صلوۃ جمعہ قبل زوال وغیرہ
مسائل خلاف جمہور کا بھی تو فتوی دیا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ بعض مسائل جیسے
حلت نکاح ما فوق اربع وغیرہ مین تو شیخ جی نے صاحب اتحاف پر تہمت کی ہے
اور بعض مین کچھ صاحب اتحاف ہی متفرد نہین ہے کتنے ہی اہل تحقیق متقدمین اور
متاخرین بھی اونکی طرف گئے ہین جواز صلوۃ جمعہ قبل زوال کے امام مالک اور امام احمد حنبل قائل ہین صاحب
اتحاف اپنی تالیفات مین کوئی مسئلہ بغیر تحقیق و دلیل کے نہین لکھتے جس امر کے وہ قائل ہین اوس کی
دلیل بھی اون کے پاس موجود ہے اور وہ اوس مین متفرد بھی نہین اگر شیخ جی کی تحقیق اوس کے خلاف
ہے تو اپنی تالیفات مین اوسکی دلائل کیون نہین بیان کرتے ورنہ جو مسئلہ اپنے رائے و مذہب کے خلاف ہو اوسکو
شاذ اور خلاف جمہور کہدینا اہل شعور کے نزدیک کمال جہالت و سفاہت کی دلیل
ہے اور ہر صاحب تحقیق کو ہر مسئلہ مین جمہور کا اتباع و موافقت کرنا کب ضرور ہے اگر
ہے تو مدعی اسکی بھی دلیل بیان کرے اور جو شخص تقلید کو حرام کہتا ہو اور ائمہ
اربعہ وغیرہم کی تقلید کو اپنی تمام تالیفات مین رد کرتا ہو اوسپر متاخرین کی تقلید کی

تہمت کرنا سوا ایسے احمق کے کہ جسکے تمام رگ و ریشہ مین تقلید گھسی ہو نہین ہو سکتا صاحب اتحاف نے اگر کسی مسئلہ مین علامہ شوکانی یا شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرانی کی موافقت بھی کی ہے تو اپنی تحقیق و دلائل سے کی ہے اور کتنی ہی جگہہ اونکا خلاف کیا ہے تو بھی دلیل و تحقیق سے اہل تقلید کیطرح بلا دلیل کسی جگہہ کسی مسئلہ مین کسی مجتہد وغیرہ کی پیروی نہین کی ہے لیکن مقلد کو تو ہر شخص مقلد ہی دکھلائی دیتا ہے مثل مشہور ہے کہ ساون کی اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے اور نیز شیخ جی نے اپنے اعتراض کے جواب مین دو صفحے تک فن تاریخ کے فضائل مین ابن اثیر اور قرمانی اور ابن خلدون کی عبارات نقل کر دی ہین کہ جس سے کسیکو بھی کچھ انکار نہین اور وہ عبارات موالید و وفیات مین اس قسم کے مسامحات کے وقوع کو منافی بھی نہین ہین خود انہین صاحبان عبارات کی تواریخ مین ایسے مسامحات بہت نکل سکتے ہین اور اونسے متقدم و متاخر جو اور معتبرین فن گذر چکے ہین اونکے کلام مین بہت ایسے مسامحات ہو چکے ہین چنانچہ تبصرہ کے صفحات معلمہ مذکورہ مین جنسے شیخ جی نے بالکل چشم پوشی کی ہے مذکور ہین اور شیخ کا تو انداز ہی کچھ اور ہے کہتے کچھ ہین اور اسپر نقول کچھ لاتے ہین دعوی دلیل مین مطابقت تک نہین سمجھتے ہین اور جن اعتراضات کے جواب ہو چکے ہین اونہین کو پھر گائے جاتے ہین اور صحیح و صاف باتونکو خطا سمجھکر اوسپر اعتراض گھڑتے ہین اس حسد و بغض کا کیا علاج ے چشم اندیش کہ برکندہ باد * عیب نماید ہنرش در نظر * **قوله** ولعلك تتفطن من هذا الذي ذكرا ان ماسوّ وبه ناصرك الصفحات العديدة من التبصرة من آخر الثامنة الى الصفحة الخامسة عشر ببيان مسامحات عديدة الى قوله لكن بين انما لكم واغلاط من سواكم فرق **اقول** تمنے شیخ جی صفحات مذکورہ کا مطالعہ ہی نہین کیا صرف سواد سطور کو دیکھ لیا ہے صاحب اتحاف کو کیون وہ مفید نہین ہے اور اون کے مسامحات اور اکابر سابقین کے مسامحات مین کیا فرق ہے

بلکہ بعض مسامحات اکابر کے اونکی مسامحات سے بڑھکر ہین جب تمسے جواب نہ آیا تو اتنی فرق ہے کہکر چلدیئے اس ہٹ دھرمی کا تو کچھ علاج ہی نہین **قولہ** فقد رد البخاری امام المحدثین الی قولہ فان کان مثل ذلک حسداً او خصومۃً لزم کون ہولاء الکبراء من ارباب الخصومۃ فلی اسوۃ حسنۃ بہم الخ **اقول** شیخ جی امام بخاری نے جو ابو حنیفہ کا رد کیا اور ابن تیمیہ نے علی حلی کا اور ابن عبد الہاد نے سبکی کا اور سیوطی نے سخاوی کا اور اور اکابر نے اور رد کا اور تمنے اونکی اقتدا کی ہے ہم پوچھتے ہین کہ ان صاحبون نے تو اپنے مردود علیہم پر کہین سب و شتم وطعن وافر اگرچہ نہین کیا اور اونکے القاب مثل نقال بطال غافل باقل غیر عاقل متفاحش متساہل متغافل متجاہل حمال الحطب الواقع فی العطب حاطب اللیل کاسب الویل مجدد الغلط التشیخ المتصبی الزایغ المتنبی المخرب المترب تارک مسلک علماء یارک میرک جہلاء وغیر ذلک مما یتفوہ بہ السفہاء ـ نہین مقرر کیے اور نہ اونکے کلام کو کہین نعیق و نہیق رفث فرث نباح کلاب تباب اذی قذی وبال ضلال وغیرہ خرافات فرمایا تمنے جو صاحب اتحاف کے یہ القاب مقرر کیئے ہین اور اس سے بدتر صاحب تبصرہ کے اور اونکی تالیفات کی مذمت مین جو کچھ ہذیان بکا ہے یہ کیسی اسوۂ حسنہ نقادین محققین کی ہے اور یہ باتین حسد اور بغض ومنازعت وخصومت کی نہین تو پھر کیا ہین ایسے مزخرفات منہہ سے نکالنی والیکو تو ابلیس اور دجال کا پیرو کہہ سکتے ہین نہ ائمہ محدثین ونقاد محققین کا **قولہ** ان ہذا الذاب انما ہو فی اغلاط من کانت اغلاطہ من قبیل اغلاط المحققین لامطلقا وہذا الوصف مفقود فیما نحن فیہ الخ **اقول** صاحب اتحاف کے اغلاط جو تمھارے زعم مین ہین اونسے تو بعض اغلاط محققین کے بڑھکر بھی ہین لیکن جب تمنے اونسے آنکھون پر پٹی ہی باندھ لی اور تبصرہ کے صفحات مذکورہ کو سوائے سواد سطور کے دیکھا ہی

نہین پھر کیونکر تمکواون کے اغلاط قبیل اغلاط محققین سے سوجھائی دیسکتے ہین
ایسی صاف وصریح تقریر سے اس بات کا انکار کرنا آپ ہی کا کام ہے **قولہ**
انی لم التعرض لمسامحات تک سابقا الا فی تعلیقاتی المتفرقۃ متشتتا رجاء ان یحصل
لک التنبہ علی ما ہو داب العلماء الخ **اقول** تمنے اپنی تالیفات متفرقہ مین مسامحات
صاحب اتحاف کے ہرگز موافق داب علماء کے نہین بیان کئے بلکہ بطور طعن و
اعتراض کے اسطور پر بیان کئے ہین کہ جس سے اپنا عجب وفخر اور دوسرے کی
توہین وتحقیر ظاہر ہوتی ہے اور یہی نشانی حسد وبغض کی ہے بلکہ بعض مقام
مین تو اکابر محققین کی شانمین ایسے کلمات لکھی ہین جس سے تمھارا اونسے
ہی حسد وبغض ظاہر ہوتا ہے چنانچہ تعلیقات ممجد کے مقدمہ کے حاشیہ پر ایک جگہہ
لکھا ہے والتواریخ تکذب الشوکانی اور ایسا ہی رسالہ نافع کبیر کے حاشیہ پر
شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے حقمین تحقیر کے طور پر کہا ہی لہ ذنوب وخطاء علی ہذا القیاس
اور مقامات مین بھی اونپر اور دوسرے اکابر پر بطور طعن کے اعتراضات کئے ہین
جب ان باتون کی جواب مین اسطرف سی شفاء العی لکھی گئی تو تمنے ابراز غی مین تو
خوب ہی اپنی غی کا ابراز کردیا اور پھر اس تذکرہ مین تو تمھارا سارا رفض کھل گیا
اکابر اور کالسید العلامۃ الکبیر محمد ابن اسمٰعیل امیر والسید الشریف والا جاہ بہادر وغیرہ
سادات کے حقمین جو کچھ تمکو سوء عقیدت تھی اور اونکی طرف سے جو کچھ مغلظات
دلمین بھری ہوئین تھی وہ سب زبان سے باہر نکال ڈالین اس سے بڑھکر
عداوت اور بغض وحسد اور کیا ہوگا **قولہ** واما انت فقد اطلقت اللسان الخ
اقول اسکا جواب سابق مین گذر چکا ہے ہر جگہہ شیخ جی اپنی عادت کے موافق صاحب
اتحاف وصاحب تبصرہ پر سب وشتم کی تہمت کرتے ہین اور کسی ایک جگہہ سے
بھی اونکی کتاب سے نکالکر دکھا نہین سکتے اور اذا یئس الانسان طال لسانہ کے

خودہی مصداق ہین **قولہ** ولنا انشاء اللہ لعودۃ لبعد عودۃ الی اظہار مسامحات تک الخ
اقول یہ ہم جانتے ہین کہ تم اظہار مسامحات کے نام سے تا مرگ صاحب اتحاف کو
سب وشتم وطعن وتہمت کرنا نچھوڑوگے لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اونکا تحمل اور در گذر بھی
باوجود اتنی اقتدار واختیار کے اپنی فرخرفات سے ہزار ہا درجہ بڑھکر دیکھوگے
اور اوس کے جواب مین اونسے اور اون کے معتقدین کی طرفسے قول تعالی واذا خاطبہم
الجاہلون قالوا سلاما سنوگے ؎ خوش طینتی کہ شیوۂ اغماض گزنید ✣ بر نفس
خود حرام کند انتقام را ✣ **قولہ** وتالیفاتک ایہا السید وان کانت مملوۃ من مسائل
الفقہ السنۃ لاکن لیس شئی منہا صادرا من اجتہادک بل کلہا او اکثر من تحقیقات
غیرکم الشوکانی واتباعہ الحرانی وتلامذتہ وکثیر منہا شاذ مخالف لجمہور اہل السنۃ بل
لبعضہا مما لم یذہب الیہ الا اہل البدعۃ ولو باحثتک فیہا لاشکل الامر علیک
ولم یتیسر لک نصیر ولا ظہیر ولضاقت علیک الارض بما رحبت ووقعت فی الضیق
والعسیر الخ **اقول** تم شیخ جی یونہین سمجھو کہ صاحب اتحاف کی تالیفات شوکانی
اور حرانی اور اون کے تلامذہ کی تحقیقات سے بھری ہوئی ہین لیکن کسی مسئلہ مین
بحث توکرو اور جو باتین اونکی تالیفات مین تمہارے زعم مین خلاف جمہور ہین
یا بعض اہل بدعت اون کے طرف گئے ہین اون کے خلاف کی تحقیق ہونے مین
اپنے دلائل بیان کرو اور جب تمکو اتنی قدرت ہے کہ اپنے خصم پر ایسی مشکل ڈال
سکتے ہو کہ کہین اوسکو مدد نہ ملے اور ساری زمین اوسپر تنگ آجاوے پھر افسوس ہے
کہ ناحق اوسکو بیشمار گالیان سناتے ہو اور طعن وتبرا کرتے ہو فقہ سنت ہی مین
بحث کر کے اوسکو ہراؤ اور اون کے مسامحات تاریخی کا جواب تو سب اہل انصاف
کے نزدیک ہو چکا ہے تم ہٹ دھرمی سے اوسپر اڑے ہوئے ہو اب گالیون سے
توبہ کرو شوکانی حرانی سے مقابلہ کی ٹھہراؤ جب صاحب اتحاف کی تالیفاتکو

تم شوکانی وحرانی کی تحقیقات بتاتے ہو تو یہ بھی سنا ہوگا کہ حرّانی کی حیات
مین کوئی کسی مذہب والاون کے مناظرہ ومباحثہ مین نہین ٹھہر سکا اور بعد مین
بھی اون کے ابتک جسنے سر اوٹھایا اوسنے منہہ کی کھائی علیٰ ہذا القیاس شوکانی
کے زمانہ حیات سے ابتک کسی حنفی یا دوسرے مذہب کے مُلّا نے اونکی تحقیقات پر
کچھ چون وچرا نہین کی ہان کچھ دنون سے اب فرنگی محل کیجانب سے اون شیخین
مکرمین پر طعن اور اعتراضونکا غل مچا ہے اور شیخ جی کی زبان سے اونکی شان مین
افتراؤن اور سب وشتم کے کلمات شروع ہوئے ہین دیکھیئے آئندہ مباحثہ کی
نام سے کیا کچھ اون بکنا ہونہر مغلظات پڑتے ہین اسکا بھی تو انتقام خدا تعالی
لے ہی گا تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون الآیۃ
قولہ ولن یصلح العطار ما افسدہ الدہر الخ **اقول** پہلی شیخ جی نے کہین اتفاقاً
اپنی کسی تالیف مین کوئی شعر اردو یا فارسی نقل کیا تھا تو اوسکو نثر سے بھی
بدتر بگاڑکر اور اوسپر ماہرین اس فن نے شیخ جی کی تجہیل وتحمیق بھی خوب کی
تھی اب جو سپھر بے غیرتی سے صاحب اتحاف کی دیکھا دیکھی کہین کوئی مصرعہ یا شعر
نقل کرنا شروع کیا ہے تو قطع نظر اوس کے بے موقع ومحل ہونیکے پھر ویسے ہی وزن
وتقطیع درست نہین ہے اگر شیخ جی فن شعر سے جاہل مطلق نہین ہین تو ہمارے
سامنے اس شعر کی بحر وتقطیع تو بیان کردین ابراز غی مین بھی یہ مصرع ایسے
ہی غلط لکھا ہے اور اس شعر کا یہان بے موقع نقل کرنا یہ دوسری دلیل جہل کی ہے
مسامحات پر اصرار کرنے سے اور شعر کی معنے سے کیا مناسبت ہے ۔ اور یہ جو
شیخ جی تم کہتے ہو کہ مسامحات پر اصرار کرنیکا خدا تعالی کے پاس کیا جواب دوگے
ہم کہتے ہین کہ اگر صاحب اتحاف کو تمھارے زعم مین مسامحات پر اصرار ہے تو تمنے
جو اونکو ناحق صدہا گالیان سنائی ہین اور طعن وافترا کیا ہے اسکا جواب جو تم

دوگے وہی اونکی طرف سے سمجھو ما جوابکم فہو جوابہ **قولہ** الاتری الی البخاری یرد علی ابحنیفۃ فی کثیر من المسائل الخ **اقول** امام بخاری کے رد پر اپنے رد کو قیاس کرنا بیجا ہے اونھون نے ابوحنیفہ کو گالیان نہین دین تمھاری طرح طعن و افترا نہین کیا ؎ کار پاکانرا قیاس از خود مگیر ٭ گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر ٭ **قولہ** اومن یہتمی طبعہ **اقول** ساری کتاب مین جابجا شیخ جی نے یہتمی دو میم سے لکھا ہے باوجودیکہ تبصرہ مین اسپر تنبیہ بھی کی گئی ہے صرف میر پڑھنے والے بھی ادغام کے قاعدہ سے واقف ہوتے ہین اس سے بڑھکر کیا موٹی غلطی ہوگی غلطنامہ مین بھی اسکی تصحیح نہین کی ہے اور یہ صریح دلیل ہے اسبات پر کہ شیخ جی نے تبصرہ کو بارے حسد اور بغض کے اچھی طرح نہین دیکھا اور جواب لکھنا شروع کردیا ورنہ قطع نظر بہت سی جگہہ مین گریز کرنے کی جن باتون کے جواب لکھے ہین اونکو تو کچھ صاحب تبصرہ کے جوابات و اعتراضات سے مناسبت ہوتی وہ اور ہی کچھ کہتا ہے شیخ جی اپنی گاتے ہین اہل انصاف تو اسکو تبصرہ کا جواب نہین سمجھ سکتے البتہ عوام جہلا اور فرنگی محل کے سفہا کے نزدیک بلاشبہہ جواب ہے اور شیخ جی کی غرض بھی یہی ہے کہ سفہا مین اور اون کے معتقدین مین یہ شہرت ہوجاے کہ شیخ جی کیطرف سے تبصرہ کا جواب ہوگیا **قولہ** فلقائل ان یقول البخاری لا یرد علی الرافضۃ والطوائف المبتدعۃ الخ **اقول** امام بخاری وغیرہ اکابر نے اگرچہ روافض کا رد نہین کیا لیکن جنکا رد کیا ہے اونہر فساق کیطرح سب و شتم و طعن و افترا بھی نہین کیا وہ اہل فساد مین داخل نہین ہوسکتے بار بار شیخ جی اپنے کو آئمہ اکابر کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین اور اپنی کتاب کا حجم بڑہانیکو ایک باتکا دس دفعہ تکرار کرتے ہین صاحب تبصرہ کی جو غرض ہے اوسکا جواب ندارد ہے اوسکا قول تو یہ ہے کہ صاحب اتحاف پر جو تم اپنے زعم کے موافق رد کرتے ہو یہ علماء منصفین کے طور پر نہین ہے بلکہ مقتضی اسکا حسد و بغض و خصومت و توہین خصم ہے

صنعت ۲۳۵ وصف ۲۴۴ وصف ۲۴۵ وغیرہ وصفحات مین مذکور

بدیں اسکے کہ تمام اعتراضات تمھاری طعن سی خالی نہین ہین اور جابجا اونپر سب وشتم کی ہی اور کلمات سخت وسست سے موصوف وملقب کیا ہی چنانچہ تبصرہ مین صہ۱ کی آخر سے صد۱ تک اکثروہ مطاعن اور کلمات سب وشتم والقاب سوء ابرازغی وغیرہ سی نقل کئی ہین اوسکی جواب سی تو آپ بالکل کان دبا کر نکل گئے ہین اور واہی تباہی باتین کتاب بڑہانیکو اور عوام کے دہوکھا دینے کو لکھتی جاتی ہین آب شیخ جی تم ازسر نو تبصرہ کا پھر مطالعہ کرکے وجہ طعن وافترا وسب وشتم کی لکھو کہ ان امور کے تم کسلئے بادی ہوئے ہو اور بلاوجہ بگنیا ہونکو کیون ستاتے ہو یہ حسد وبغض نہین ہی تو کیا ہی اور پھر اس تذکرہ مین بھی جابجا سب وشتم سی عار وانکار بھی کرتے ہو اور بے گنتی سناتی بھی جاتے ہو وجہ اسکی اگر عداوت نہین ہی تو خبط ضرور ہی ہوگا ؎ چون مخبط شد اعتدال مزاج الخ **قوله** اما دریت ان ذکر مسامحات القرع والنفخ کان المقصود منہ التنبیہ الخ **اقول** تنبیہ مقصود نہین بلکہ طعن وتوہین مقصود ہی کما تدل علیہ عبارا تک الرذیلۃ **قوله** ما ارسلتہ الی الحرمین الخ **اقول** اگر یہ جھوٹ ہی تو تم سیج لعنۃ اللہ علی الکذبین کی مصداق ہو گی ہمکو یہ بات تمہاری معتقدین ہی کی زبانی معلوم ہوئی ہی وہ جھوٹے ہین یا تم ہو اور یہ بھی جان لیجئی کہ اپنی منہہ سے اپنی تالیفات کی اسقدر حد سی زیادہ تعریف کرنا دلیل آپکے کمال جہل وحمق کی ہی **قوله** وطلب الرسائل غیر مناف للتعقب الخ **اقول** قد مر جوابہ فتذکر **قوله** والی الحمد اللہ الی الآن صافی القلب عن الحسد والبغض والطغیان الخ **اقول** مر جوابہ مرارًا **قوله** ولعمری لو بلغت مسامحاتی فی تصانیفی الی ہذا المقدار لاغرقت تالیفی وحرقت ترصیفاتی وخرقت تصنیفاتی وما توجہت الی الجواب حیاءً من الاخیار ومن الواحد القہار **اقول** تمھاری مسامحات تو کیا ایک ایک غلطی نقل عبارت میں تمنے ایسی کی ہی کہ صاحب اتحاف کی جتنی مسامحات تمہارے زعم مین ہین اون سی

بدرجہا بڑھکر ہی چنانچہ تعلیق ممجد اور اوسکے مقدمہ مین امام محمد کے ترجمہ وغیرہ مین
لسان المیزان کی عبارت مین کتنی تحریف وتغییر وسرقہ وحذف وغیرہ کیا ہی اور
بعض اہل حق نے انپر رسائل مین اسپر متنبہ بھی کردیا ہی اس فعل پہ تمکو اخبار
اور واحد القہار سے شرم نہین آئی اور اپنی تالیفات کو نہین جلایا ڈوبایا اور نیز
اتحاف النبلا وابجد العلوم وحطہ وغیرہا کی جو عبارت تمنے اعتراض کرنیکو نقل کی ہی
اوسمین طرح طرح کی تحریف وتغییر کیا نہین کی ہی یہ بات شرم آنے کی نہین ہی علاوہ اسکے
اغلاط لفظی اور ترکیب عبارت تمھاری صدہا جگہہ کیا اس قسم کی نہین ہین کہ
جسپر ہدایۃ النحو تک پڑہنے والے بھی ہنستے ہین لفظ مہتمم تک کی صحت تو میان کو معلوم
ہی نہین پھر اگر یہی شیخی ہی تو اول اپنی تمام تالیفات کو جہان جہان تمنے شائع کی
ہین جمع کرکے اطلاع دو جب تمہارے زعم کی موافق اس مقدار تک غلطیان
دکھادی جاوین تو اونکو بقول خود جلادینا مگر غضب تو یہ ہی کہ شیخ جی کی جو غلطی
بیان کیجاوے اوسکو برملا کہہ دیتے ہین میری غلطی کچھ ایسی نہین اس بیحیائی کا
کیا علاج ہی صاحب تبصرہ نے کچھ تھوڑی تمھاری غلطیان لکھی ہین اگر تمکو اخبار اور اللہ
واحد القہار سے کچھ بھی حیا ہو تو اوس بیچارے کو کیون بشیار گالیان سنائے

قولہ دلیس من شانی ان اختار جانب الافراط والتفریط الخ **اقول** اس
طریقہ بین بین کی کچھ دلیل بھی ہی یا وہی منافقین ویہود کیسا بین بین آپکا
مختار ہی ظاہر تو آپ کی تالیفات سے کہ اونمین جابجا ابطال حق کیا ہی اور جو موافق
اپنی رائے کے ہی اوسکو مانا ہے اور جو مخالف ہے اوسکو رد کیا ہی اور نیز اونمین
اہل حق پر اعتراضات وطعن وتبرا کرنے سے یہی معلوم ہوتا کہ یہ بین بین ویسا
ہی ہی کما قال تعالی یقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا
بین ذالک سبیلا الخ ہمارے اس قول مین کسیکو شبہ ہو تو اول بنظر انصاف

شیخ جی کی تالیفات کو بغور مطالعہ کرے اور پھر مضمون آیۃ کو اونپر منطبق کر دیکھے **قولہ** بل ہو لا یصدق الا علی من افتی بعدم وجوب الزکوۃ فی التجارۃ و بحل ذبیحۃ مشرک الخ **اقول** جواب اسکا عنقریب گذر چکا اور جب شیخ جی ان مسائل کے خلاف کے دلائل بیان کرینگے تب اونکا جواب دیا جاویگا **قولہ** ہذا لیس الا وصف من اسقط الاجماع والقیاس وقلد فی الفتاوی الشوکانی وابن تیمیۃ الخ **اقول** تقلید کی تہمت کا جواب سابق مین ہو چکا اور اجماع وقیاس کی حجیت متفق علیہ ہونے کی دلیل جب شیخ جی بیان کرینگے اوسوقت جواب دیا جاویگا۔ صاحب اتحاف کے تالیفات چونکہ تمام شرق وغرب وجنوب وشمال مین پہنچ گئے ہین اور اکناف عالم کے لوگ اونسے منتفع ہو رہے ہین شیخ جی کو اسپر رشک آیا تو آپ بھی کہتے ہین کہ میری تالیفات شرق وغرب مین مشہور ہین وما احسن ما قیل فی امثالہ استنت الفصائل حتی القرعی شیخ جی نے شرق وغرب شاید فرنگی محل کو سمجھا ہے یا حیدرآباد کو اور اپنی تالیف کی تعریف اسدرجہ بڑھکر کی ہے کہ کوئی شخص آپکو کاذب نہ جانتا ہو تو جان جاوے **قولہ** وبل ہذا الاصنیع الاراذل حیث یقول احدہم للآخر انک غلطت فیقول فی جوابہ انک قد اخطأت وابوک وجدک ایضا اخطأوا ذلک الخ **اقول** اراذل کسیپر طعن کرنے کی جب تمہاری عادت ہے تو اوسی پر دوسرونکو بھی قیاس کرلیتے ہو جد کے نام یہان تہمت کی ہے اور جب تمہارے باپ سے خطائین ہوئین اور سب ادنی واعلی مین یہ مشہور ہے اور تم بھی خود قائل ہو تو پھر اونکا موقع پر بیان کرنا فعل اراذل کا کیونکر ہوا اگر یہی ہے تو تمنے جو اکابر کی خطائین اپنے زعم کے موافق بطور طعن کے بیان کی ہین تو تم سب رذیلون سے بدتر رذیل ٹھہرے ورنہ اسکے کیا معنے کہ تمھاری اور تمھارے باپ کی خطا بیان کرنیوالا تو رذیل اور جاہل اور غافل ہو اور تم اکابر کے خطائین لکھنے والے اور اونکی توہین

تحقیر کرنیوالی شریف اور عاقل وہوشیار ہوا جی شیخ جی یہ باتین تمہاری جہل کی دلیل
ہین ؎ جہلت ولا تدری بانک جاہل ＊ ومن لی بان تدری بانک لا تدری ＊ قولہ
وتب من ہذہ الجرمیۃ التی ارتکبتہا الخ اقول تم بھی اپنے باپ کی طرح اپنی خطا و تقصیر
نادم ہوکر رجوع کرو اور اکابر کو اون کے مسامحات سے جواب دیجانیکے بعد گالیان
دینے سے توبہ کرو ورنہ مثل یہود کے اس آیۃ کے مصداق ہوگے اتأمرون الناس
بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون قولہ نعم طعنت علی من
خالف جمہور العلماء الامۃ المحمدیۃ من غیر حجۃ قطعیۃ الخ اقول عالم محقق کیواسطے
ہر جگہہ اتباع جمہور کا بھی ضرور ہے پہلے اس کی دلیل بیان کرو اور پھر جو شخص بلا حجۃ
قطعی جمہور کا خلاف کرے اوسپر طعن کرنیکی دلیل لکھو اور بلا دلیل اس قسم کی باتین کرنا
اہل شعور کے نزدیک ہذیان کہلاتا ہے اور صاحب اتحاف نے جہان حنفیہ پر افترا کیا
ہے وہ بھی بیان کرو ورنہ یہ افترا بھی تمہاری مفتری ہے قولہ مخالفۃ الجمہور عند
وجدان دلیل بعث الرجل علیہا غیر مستقبحۃ عند ارباب الشعور وقولی بوجوب
زیارۃ قبر النبی صلعم قد اختارہ جمع من الحنفیۃ بل مال الیہ الجمہور الخ اقول یہان
تو اتفاقاً شیخ جی کے منہہ سے سچ نکل گیا اگر جمہور کا خلاف دلیل کے ساتھ مستقبح
نہین ہے تو پھر تمنے صاحب اتحاف و علامہ شوکانی و امام حرانی و دیگر آئمہ پر کسلئے
طعن کیا ہے ان اکابر نے تو قطع نظر مجتہد ہونے کے کسیکا خلاف اپنے نزدیک بلا دلیل
نہین کیا اگر شیخ جی کو اسکا دعوی ہے تو اونکی کسی کتاب سے کوئی جگہہ بیان کرین
اور ویسے دو چار مسائل کا نام لیکر جا بیجا گنائین اور جمہور کی طرف وجوب زیارت
قبر نبی صلعم کی نسبت کرنے مین شیخ جی نے مولوی محمد بشیر صاحب سے زک کھائی
ہے اور سب خاص و عام کے نزدیک جھوٹے بن چکے ہین لیکن پھر بیحیائی سے وہی اپنی
گائے جاتے ہین سچ کہا ہے جس نے کہا ہے انہین جیسون کے حق مین - اذا لم تستحی

فاصنع ماشئت **قوله** فتب الی اللہ من ہذہ الاکاذیب واستغفر اللہ الخ **اقول**
تم بھی اپنے اکاذیب سے توبہ کرو اور خدا تعالی سے استغفار کرو والا لم تقولون
مالا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون **قوله** ثم ذکر نا صرک
المحقق الخ **اقول** اس مقام پر شیخ جی نے صنٓ سے اخیر صنٓ تک صاحب اتحاف
کی شاتمین اور اون کی تصانیف کے حقمین اور نیز صاحب تبصرہ کے اور اوسکی کتاب
کی نسبت جہانتک ہو سکا ہے سب وشتم وطعن وافر اکیا ہے اور طرح طرح کے القاب
اور سخت وسست کلمات سے اونکو یاد کیا ہے اور اپنے باپ کی اور اوسکی تالیف
کی تعریف مین از حد مبالغہ اور کچھ اہل جاہلیت کیطرح فخر بالاباء اور اونکی تو الیف
کی کمال درجہ کی مدح وثناو غیرہ ہذیان سے عجب طرح کی تکبندی اور انکو ٹکڑوں
مین قریب تین ورق تک اپنے اعمال نامہ کیطرح سیاہ کیا ہے اسمین سوائے ہذیان
سرائی اور بیہودہ گوئی کے کوئی بات جواب کے قابل نہین ہے **قوله** اعلم وفقک
اللہ تعالی لاصلاح تصانیفک الی قولہ بل ہو دیدن الجہلۃ **اقول** ناظرین
یہان انصاف سے شیخ جی کے کلام کو ملاحظہ کرین کہ صاحب تبصرہ نے جو اونکو
اعتراضات کے جواب دئے ہین اور مسامحات صاحب اتحاف کے اور راون کے
اختلافات کے نظائر وشواہد اکابر کے تاریخو نسے پیش کئے ہین گویا اوس نے
ابراز غی کا جواب اسیقدر مین تمام کر دیا ہے جب اس کی جواب سے عاجز ہوئے
تو فرماتے ہین کہ یہ تسوید امثلہ کی جھوٹو نمین اپنی مدح ہونیکی واسطے کی ہے اور
یہ جاہلون کی عادت ہے تین اہل انصاف سے پوچھتا ہون کہ شیخ جی کی اس
جہالت کی بھی کچھ انتہا ہے یا بالکل غیر متناہی ہے اگر ابراز غی کے جواب مین
ہم یہ کہدیتے کہ یہ سب جہل کا طومار ہے اور مجانین کیسی بڑ ماری ہے تو اوسکو شیخ
اور اونکے حوالی موالی کب تسلیم کرتے بلکہ خدا جانے کیا کچھ غضب مچاتے جب

جواب سے عاجز آگئے ہین تو اب اسیطور سے پیچھا چھوڑانا چاہتے ہین کہ اسطرف
والے ان باتونکو دیکھکر جواب لکہنا چھوڑدین **قولہ** واعجب منہ الانتشار والخلط
فی سرد الامثلۃ فقد یذکر تارۃ واحدًا من الفقہاء وتارۃ واحدا من الصحابۃ الخ
اقول بیان امثلہ ونقل عبارات مین ترتیب کچھ ضرور نہین ہے البتہ مثال
اور ممثل لہ مین مناسبت ضرور ہے وہو موجود فیہ اور اس قسم کی بے ترتیبی
اکثر نقل عبارت مین کیا تمسے نہین ہوتی ہے دیکھو اسی تذکرہ کے صفحہ ۵
مین تمنے اول ابن حبان کی عبارت نقل کی ہے پھر فاضل سندی کی اوسکے
بعد سخاوی کی اوسکے بعد عسقلانی کی اور پھر شامی کی اور اوسکے بعد برکلی کی
اور پھر شامی کی اور پھر ذہبی کی اس سے بڑھکر اور کیا بے ترتیبی ہوگی لیکن
سچ ہے آدمی کو اپنا عیب نہین دکھائی دیتا خاصکر ایسے حاسد کو جو ناحق اہل حق
کے پیچھے پڑا ہو اور یہ جو تمنے یہان صاحب تبصرہ کی نسبت ایک صفحہ مین ہذیان سرائی
کی ہے اور پھر ملا علی قاری کی عبارت بیان اختلاف طبقات مجتہدین مین نقل
کی ہے اور پھر قنیہ وجامع الرموز وغیرہما کا غیر معتبر ہونا بیان کیا ہے اس سے
تمہارا مقصود کیا ہے اور ان باتونکو صاحب اتحاف کی تالیف سے کیا نسبت
ہے اور اون کے حقمین کیا مضر ہین بقول شخصی سوالی دیگر وجوابی دیگر
اس مزخرفات کو تبصرہ کے جواب سے کچھ مناسبت ہی نہین ہے اگر یہ کہئے کہ صاحب
اتحاف کی تاریخ شیخ جی کے زعم مین اون کے مسامحات کی وجہ سے مثل کتب
فقہ حنفی کے کہ تمام رطب ویابس واختلافات سے بھری ہوئی ہین غیر معتبر
ہوگی تو اسکا جواب یہ ہے کہ اکابر کی تاریخین جنمین صاحب اتحاف کے مسامحات
سے زیادہ مسامحات واختلافات موجود ہین اگر وہ شیخ جی کے نزدیک غیر
معتبر ہین تو اسکو بھی غیر معتبر سمجھین ورنہ بلا وجہ اس ترجیح بلا مرجح کی کیا

وجہ ہوگی اگر شیخ جی کو اکابر کی مسامحات اور اختلافات مین کچھ شبہ ہی یا صاحب
تبصرہ کی نقل پر اعتماد نہین ہی تو اصل تواریخ کو بغور مطالعہ کر کے اپنے شبہ کو
رفع کرین **قولہ** والحاصل ان تمہید کثرۃ الاختلاف فی الامور التاریخیۃ لایفید
شیئا لمؤلف الاتحاف وشرح درالبہیۃ وماشلہ الاکمثل من یکتب فی تصنیفہ
فی الفقہ ان فرض الظہر خمس رکعات - اسکے بعد مین جو شیخ جی نے قال
ناصر کی المختفی سے تبصرہ کی عبارت نقل کی ہے اوسمین بھی دو تین جگہہ تحریف
وزیادتی کی ہے ناظرین اصل سی مقابلہ کر کے دیکھین الی آخر الخرافات **اقول**
کیون مفید نہین جب تمسی جواب نہ آیا تو مفید نہین کہدیا تمکو کچھ مفید نہین
ہوسکتا اور فرض ظہر وغیرہ کے پانچ رکعات ودیگر خرافات سوائے تم جیسے
شخص کے کوئی اپنی تصنیف مین نقل نہین کرسکتا یا کوئی تمہارا وکیل یہ کام کرسکتا
ہی فقہ حنفی کی تالیف مین چونکہ تمکو شب و روز توغل ہی صدہا طرح کے اختلافات
وتناقضات اوسمین نقل کرتے رہتے ہو کچھ عجب نہین ہی کہ اس خرافات کو بھی
کہین لکہدو ہمکو تو اس کمال درجہ کی جہالت سے تعجب آتا ہی کہ جو شخص بالکل
مسلوب الحواس ہو اوسکے منہہ سے یہ ہذیان نہین نکلتا ہی کہ جو شیخ فرنگی محل باوجود
دعوی عقل وہوش وحواس کے ایسی لغو تمثیلین جابجا بیان فرماتی جاتی
ہین اور پھر کہین بھی یہ خیال نہین کرتے کہ اہل شعور اس سفاہت کی بابتو نیر کیا
کہین گے سیچ ہی دشمن کو اپنا برا بھلا نہین سوجھتا جو منہہ مین آتا ہی وہ بک
ڈالتا ہے **قولہ** انظر ضیع الناصر المختفی الخ **اقول** یہان شیخ جی نے صاحب
تبصرہ کو برا بھلا کہکر اپنے اوپر قیاس کر کے اوسکو تکثیر حجم کتاب وتشہیر جواب
کے تہمت کی ہی اور پھر صاحب اتحاف کو مخاطب کر کے دو ورق مین مقدمہ ثانیہ
تبصرہ کو اپنے زعم مین پانچ وجوہ سے باطل کیا ہی اور اسکے ضمن مین صاحب اتحاف

اور اون کی توالیف کی نسبت جو کچھ منہہ مین آیا بے تحاشا بکڈالا ہی اس سی توہم
قطع نظر کرکے اصل وجوہ خمسہ کے جواب دیتے ہین اور حاصل مقدمہ ثانیہ کا یہ ہی کہ حکم
اختلافات تاریخی کا مثل حکم اختلافات تمام حوادث کے ہی جیسا اونکا نقل کرنا
بلا ترجیح جائز ہی جب کوئی مرجح نہو ایسا ہی اونکا بھی بلکہ نقل قول واحد کی اور اسپر
سکوت بھی جائز ہے خاصکر جبکہ اوسکی خلاف کا علم نہو اور اوس فن کے کتب متیسر
نہون جس سی اختلاف واضح ہو اور مولف پر وقت تحریر تاریخ ولادت یا وفات
یہ بحث کرنا واجب نہین ہی کہ علماء دنیا سی اسمین کسیکا خلاف بھی ہے یا نہین بیان
امر اول کا یہ ہی کہ خبر تاریخ کی فرد ہی افراد مطلق خبر سے لیس وہ مطلق کے حکم سے
نہین نکلے گی جب تک کوئی دلیل نہو اور یہان کوئی دلیل نہین ہی - اور بیان
امر ثانی کا یہ کہ عام محدثین اپنی مولفات مین حدیث مضطرب اور اوسکے وجوہ
مختلفہ بلا ترجیح نقل کرتے آتے ہین بلکہ اوس جگہہ کوئی مرجح ہی نہین ہوتا انتہی
ماحصلہ **قولہ** اما اولاً فلان نقل قول واحد او اکثر فیما فیہ قولان او اکثر انما
یجوز اذا لم یکن بطلانہ اظہر الخ **اقول** جو قول واحد کہ بطلان اوسکا ایسا
اظہر ہو جیسے ظہر کے پانچ رکعت یا فجر کے تین رکعت وغیر خرافات اوس سے
کوئی ذیعقل بحث نہین کر سکتا اور اس قسم کی لغو اقوال سوائے شیخ جی کے
کہ عقل و حیا دونو نکو جواب دے بیٹھے ہین کوئی اہل شعور اپنی تالیفات مین
نقل نہین کریگا ونقول صاحب الاتحاف مما لا یعلم خلافہ الا بتیسر کتب ذلک
الفن کما لا یخفی علی من لہ ادنی مسکۃ فی العلم والعقل فبطل ما تفوہ بہ المعترض
من اللغو والہزل **قولہ** واما ثانیاً فلان البحث عن وقوع الخلاف فی تاریخ
الوفاۃ اوالولادۃ الخ **اقول** جب بحث وقوع خلاف سے مولف پر واجب
نہین تو تنقیح بغیر بحث کے کیونکر ہو سکتی ہی وہل ہذا الا اثبات ما نفاہ **قولہ**

واما ثالثاً فلان نقل الاقوال المختلفة فی امر عند ذکر ذلک الامر لیس بمستنکر الخ

اقول یہان شیخ جی نے علمار کی کلام مین وقوع مناقضات کا اقرار کرکے اوسکی تکثیر پر اعتراض کیا ہی اسکا جواب یہ ہی کہ صاحب اتحاف کے کلام مین جو تمہارے زعم مین مناقضات ہین تو جو حکم اون علمار کی تالیف کا ہی وہی حکم صاحب اتحاف کی تاریخ کا سمجھو اور جو اختلافات تمہارے زعم مین اتحاف مین واقع ہوئے ہین وہ کشف الظنون ودیگر تواریخ اکابر کے اختلافات سے زائد نہین ہین ومن ادعی ذلک فعلیہ البیان بالدلیل **قولہ** واما رابعًا فلان نقل کل ما وجد من دون تفکر وتبصر یشابہ التحدث بکل ما سمع من غیر غور النظر الخ **اقول** اسکا رد وجہ رابع سے بخوبی ثابت ہے کیونکہ وہان شیخ جی یہ کہہ آئے ہین کہ بحث کرنا وقوع خلاف سے تواریخ مین مؤلفین پر واجب نہین اور یہان عدم تفکر اور غور نظر پر اعتراض فرماتے ہین اور حالانکہ تفکر وغور نظر وہی بحث ہی بس یہان اپنے ہی کلام سے اپنے کلام کو رد کیا وہو دلیل کمال الجہل عن قولہ ؎ برین عقل ودانش بباید گریست * کہ خود گفتہٴ وخود نداند کہ چیست * **قولہ** واما خامسًا فلان نقل الاقوال المختلفة عبارة عن ان یذکر فی امر قولاً ثم بلفظ قیل او یقال الخ **اقول** نقل اقوال مختلفہ کے قیل اور یقال وغیرہ الفاظ سے ایسی مواضع مین ہوا کرتی ہے جہان ناقل کو ضعف اون اقوال کا علم ہو یا کتب فن میسر ہون جن سے صحت وضعف معلوم ہوسکے اور درصورت عدم علم وعدم تیسر کتب فن کے جو منقول عنہ مین ہوگا وہی نقل کردیا جاویگا بلا ترجیح احد الاقوال کے اور نقول مختلف اقوال کے مختلف مواضع مین اتحاف وغیرہ مین بہت کم ہین اور وقوع اونکا یا تو بوجہ غلطی منقول عنہ کی ہے یا سہو قلم ناسخ سے یا مؤلف کی نظر ثانی نہونے سے ایسے امور سے کوئی عاقل مولف پر اعتراض نہین کریگا ولنعم ما قال من قال

ع اخا العلم لاتعجل بعیب مصنف ؛ ولاتحقق زلۃ منہ تعرف ؛ فکم افسد الراوی کلاما بعقلہ ؛ وکم حرف المنقول قوم وصحفوا ؛ وکم ناسخ اضحی لمعنی مغیرا ؛ وجاء بشئی لم یردہ المصنف ؛ **قولہ** ہذالمقدمۃ ایضا لاتفید ک شیئا الخ -

اقول شیخ جی نے مقدمہ ثالثہ کے رد مین جو دلائل اظہار نقل مین لکھا گیا ہی یہ فرمایا ہی کہ صاحب اتحاف کی تحریر سی اوسکا نقل ہونا ہرگز نہین ثابت ہوتا بلکہ حتم اور جزم ہونا ثابت ہوتا ہے اور کسی صورت سے اوسکا غیر سی منقول ہونا نہین معلوم ہوتا اگرچہ نفس الامر مین وہ غیر ہی سے منقول ہی اور یہ دلیل اوسکے نقل پر کافی نہین ہے کہ مؤلف اتحاف کا زمانہ اون لوگون سے بہت متاخر ہے جنکی تاریخ لکھی ہی اور یہ بھی کافی نہین ہی کہ دیباچہ مین اوسکے ماخذ یعنی کشف الظنون اور وفیات اور ذیل اور حسن محاضرہ کا نام لکھا گیا ہی کیونکہ اس سی لازم آتا ہی کہ متاخرین پر کچھ اعتراض ہی وارد نہو - ہم کہتے ہین یہی دونون دلیلین قطع نظر اور دلائل کے جو صاحب تبصرہ نے بیان کی ہین ثبوت نقل کو کافی ہین اور اس سی یہ ہرگز لازم نہین آتا کہ متاخرین پر کچھ اعتراض وارد نہو بلکہ اہل علم کے نزدیک جو اونسے نقل مین قابل اعتراض کے کوئی خطا کی ہوگی اوسپر اعتراض بھی ہوگا اور جو اوسمین کوئی خطا منقول عنہ غلطی سی یا قلم ناسخ سی یا عدم نظر ثانی مؤلف سے وقوع مین آئی ہوگی جیسی اتحاف وغیرہ مین کہین کہین ہی تو ایسے امور مین مؤلف معذور رکھا جائیگا یا اوسمین مؤلف سے اس قسم کے مسامحات واقع ہوئے ہین جیسے اور اکابر سی تو جو حکم اون اکابر کے تالیف کا ہی وہی اسکی تالیف کا بھی ہوگا بلا تکرار و انکار - اور یہ جو شیخ جی نے کہا ہے کہ قول صحابی کا جو مرفوع حکماً ہو اور جو مرفوع حقیقۃً اون دونونکا جداجدا حکم ہی نہ ایک دوسرےکا عین ہے اور نہ ہر ایک دوسرے کو مستلزم اور اس بحث مین ایک ورق تک سیاہ کیا ہی ہم پوچھتے ہین کہ شیخ جی نے صاحب تبصرہ کے کونسی

قول سے مرفوع حکمی اور مرفوع حقیقی مین عینیت یا استلزام سمجھا ہے جو دونوکو نقل قرار دیکر خوامخواہ اوس بیچارے پر معترض ہوئے اور بعدم فہمی مراد محدثین کی اوسکو تہمت کرکے فاتر قاصر واہی تباہی تک ڈالا اوسکی تقریر تو اسقدر ہے کہ اظہار نقل مین عام ہے حقیقۃً ہو یا حکماً اسپر دلیل بطور تمثیل کے یہ بیان کی ہے کہ مرفوع عام ہے حقیقۃً ہو یا حکماً حقیقۃً وہ جو رسول کریم صلعم سے منقول ہوا اور اونکی طرف مضاف ہوا اور حکماً وہ جو ایسی نہو پس تشبیہ یہان حقیقۃً اور حکماً مین ہے نہ منقول ہونے مین مطلب یہ کہ جیسے مرفوع حقیقۃً اور حکماً ہوتی ہے اسیطور منقول بھی ہے اس تقریر سے مرفوع حکمی کا نقل ہونا نہیں ثابت ہوسکتا اگر جملہ فہو ایضاً متحقق کی ضمیر سے سمجھے ہین کہ مرجع اسکا مصدر تضمنی صیغہ ماضی نقل کا ہے جو ما قبل مین مذکور ہے تو یہ سمجھنا کمال نادانی ہے ظاہر اوسکا مرجع مرفوع موجود ہے کوئی ادنی عربی فہم بھی نقل کو مرجع ضمیر کا نہ کہیگا پس یہ اعتراض شیخ جی کا بوجہ نافہمی کلام صاحب تبصرہ کے ہے ؎ وکم من عائب قولاً صحیحا ÷ وآفتہ من الفہم السقیم ÷ اور پھر جو یہ شیخ جی نے یہان بھی تبصرہ کی عبارت نقل کی ہے اوسمین ایک دو جگہہ تو تحریف کی ہے اور ایک جگہہ ایک سطر سے زیادہ عبارت چھوڑ دی - حدیث معلق کی تعریف مین صاحب تبصرہ کے کلام پر اعتراض کرکے کہا ہے کہ وہ قول معلِق بالکسر کا ہے نہ اوسکے مافوق کا تابعی ہو یا صحابی اور اس دعوے پر شرح الفیہ سخاوی کی عبارت کچھہ تحریف کرکے بطور دلیل کے نقل کی ہے اور صاحب تبصرہ کو عدم وقوف کی اور پر مراد محدثین کے اور عدم ممارست کتب دین کے تہمت کی ہے اس سے شیخ جی کی کمال جہالت اور جعلسازی اور تحریف کلام و اصول محدثین کی ثابت ہوتی ہے اول تو اس جہالت کا ٹھکانا ہی نہین ہے کہ حدیث معلِق بالکسر کا ہے اور پھر اوسپر شرح الفیہ کی عبارات نقل کرنا کہ جو مثبت و موئد قول صاحب تبصرہ کے ہے دوسری دلیل جہل مرکب کی ہے یہان ہم حاصل

اس عبارت میں بھی شیخ جی نے بسبب نقل میں کمی الفاظ کے تحریف کی ہے
١٢ منہ

عبارت مذکورہ کا شیخ جی کی تحریف سے قطع نظر ایک ناظرین کے ملاحظہ کرنیکو لکھدیتے
ہین وہو ہذا اگر معلق کو جزم سے نسبت حدیث کا طرف رسول اللہ صلعم کے
یا اون کے غیر کے تو اوسکی اضافت کو منسوب الیہ کیطرف صحیح جاننا چاہئے اسلئے
کہ اوسنے اپنے نزدیک بغیر صحیح ہونیکے اوس سے اوسکا اطلاق نہین کیا ہو یا جزم
کے صیغہ سے نہین بیان کیا بلکہ بصیغہ تمریض تو اوسپر حکم صحت کا اوسکے نزدیک نہین
کیا جائیگا مجرد اس صیغہ سے کیونکہ اوس نے فائدہ صحت کا نہین دیا اور لیکن جو کتاب
مجردہ ہو لیس وارد کرنا صاحب صحیح کا معلق ضعیف کو اثنائے صحیح مین مشعر ہے
اوسکی صحت اصل کو کہ اوس سے اوسکی اصل کا پتہ لگتا ہی اور الفاظ تمریض کے
جیسے یذکر اور یروی اور یقال اور قیل وغیرہما ہین انتہی اس کلام سے واضح ہوا
کہ معلق جو بات بصیغہ جزم نقل کرے وہ تو بالاشتباہ اوسکے اوپر والیکا قول ہے۔
اور جو بغیر صیغہ جزم بیان کرے تو اوسکے صحت مین شبہ ہے اور وہ بھی جب
غیر مجرد کتاب مین ہو یہان سے جزم و عدم جزم کا فرق تو ثابت ہوا لیکن اس
عبارت سے یہ کسیطور ثابت نہین ہوسکتا کہ حدیث معلق قول معلق بالکسر کا
ہے اور نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو نقل اوسکی بصیغہ جزم نہو وہ اوسیکا قول ہوگا
اسیطور کی کجفہمی شیخ جی نے حدیث مرسل و معضل مین کی ہے خدا تعالی ایسی
جہالت اور کجفہمی سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے شیخ جی اگر چند روز بھی کسی اوستاد
حدیث اور شیخ کامل کی صحبت مین رہکر حدیث اور اوسکے فنون کی کتب کچھ بھی
پڑھ لیتے تو اسقدر نافہمی سے اہل حدیث پر طعن نکرتے جس فن سے آدمی محض
جاہل ہو اوسمین لوگونکی دیکھا دیکھی دخل دینا کمال حماقت اور خبط کی دلیل ہے۔
اور پھر یہ جو شیخ جی نے کہا ہی کہ صاحب اتحاف کے کلام مین قال کا محذوف ہونا
مسلم نہین ہی کیونکہ حذف کیواسطے ایسی وسعت نہین ہی کہ ہر جگہہ ہو اور ایکلمہ واسطے

تعیین قائل کی بھی ضرور ہے پھر اسکے بعد بہت سی تمثیلین بطور نظایر کے بیان کی
ہین اسکا جواب اول تو یہی ہے کہ جب تمنے صاحب اتحاف کی تحریر کا غیر سے منقول
ہونیکا اقرار کرلیا ہے پھر وہان قال کے محذوف ہونیکو کون مانع ہے اور اونکی نقل
کو غیر کا کلام نہ جاننے کی کیا وجہ اور دوسرے یہ کہ صاحب تبصرہ نے کہین دعوی نہین کیا
کہ قال ہر جگہہ محذوف ہوتا ہے یہ تمنے اپنا اعتراض جمانیکو اوسپر افترا کیا ہے بلکہ اوسکا
کلام تو یہ ہے کہ قال کہین حذف بھی ہوتا ہے بسبب دلالت حال کے اور وہان
کوئی ایسا لفظ نہین ہوتا ہے جو نقل وحکایت پر دلالت کرے اور اوسکی شواہد اکثر
آیات واحادیث سے بھی لایا ہے باقی یہ کہنا شیخ جی کا کہ حذف ایسی جگہہ ہوتا ہے
جہان تعیین قائل کی ہو اور جہان نہو وہان حذف مستنکر ہے یہ دعوی بھی کلیۃً لغو
ہے کتنے ہی آیات قرآنی مین جو صاحب تبصرہ نے نقل کی ہین لفظ قال محذوف ہے
اور تعیین قائل کی نہین ہے اور حدیث بدو وحی وحدیث بیان افک مین ضرور
قال محذوف ہے اور تعیین قائل کی وہان کسیطور معلوم نہین ہوسکتی حالانکہ راوی
اوسکا بلاشبہ دوسرے سے ناقل ہے بخلاف صاحب اتحاف کے کہ اونکو دیباچہ مین کتب کا
ذکر کرنے سے کسقدر تعیین قائل کی معلوم ہوسکتی ہے کیونکہ صرف تین چار ہی
کتب سے وہ ناقل ہین وہان قائل معلوم ہونا کچھ دشوار نہین ہے پس یہ اعتراض
بھی شیخ جی کا صاحب تبصرہ پر لغو ہے — اور یہ جو شیخ جی نے جابجا اپنے تذکرہ
مین کہا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی تصانیف مین یون لکھے کہ ابوبکر صدیق خائن غادر
تھے اور عمر مبتدع محدث مکار تھے اور وقت اعتراض کے یون کہنے لگے کہ میرے
کلام مین قائل اہل البدعۃ محذوف ہے تو یہ کب جائز ہوگا اسکا جواب یہ ہے کہ ایسی
خرافات گھڑنا اور ورق کے ورق اس سے سیاہ کر ڈالنا شیخ جی ہی کا کام ہے سوا
انکے کوئی مسلمان ایسی باتین اپنی تصانیف مین نقل نہین کرسکتا چونکہ شیخ جی کو

کمال تعصب مذہبی ہے اور شامت تقلید اور نیز صحبت روافض اور اونکی مداحی سے شیخین کی عداوت کا اثر دلمین آگیا ہے تو اون کے شاگین اس قسم کے کلمات سوجھتے ہین برملا تبرا نہین کر سکتے تو اسی بہانہ سے اونپر تمثیلین گھڑ کر جی کی ہوس نکالتے ہین لعن اللہ علی من یبغض اصحاب رسول اللہ ہم اسکے جواب مین شیخ جی کو سوائے ہداک اللہ کے اور کچھہ نہ کہین گے **قولہ** تمہید ہذا لا ینفع شیئا ولا یدفع قدحا الخ **اقول** مقدمہ رابعہ کے جواب مین شیخ جی نے کہا ہے کہ سہو کتابت مین ناسخ سے یا مولف سے کتب مطبوعہ مین معترض علیہ کو مفید نہین کیونکہ اس قسم کے اغلاط ارباب کتابت واصحاب طبع سے واقع نہین ہو سکتے ہین اور جو بالفرض ہون بھی تو مؤلفین پر اونکی تصحیح اور دوسرے بار طبع کرانا واجب ہی تاکہ کاملون کے عقیدے نہ فاسد ہون اور ہدایت ضلالت سے نہ منعکس ہو جاوے اور جو یہ عذر کافی ہو تو ارباب بدعت کو بڑی وسعت ہو جاوےگی — جواب اسکا یہ ہی کہ سہو اقلام نساخ اور چھاپہ سے تو ایسی غلطیان واقع ہوتی ہین کہ تمام کتاب مسخ ہو جاتی ہے خاصکر جب کاتب جاہل اور غلط نویس ہو اور ویسی ہی اوسکا بھائی مصحح بھی ہو جیسے آجکل اکثر مطابع ہند مین موجود ہین اور وہانکی کتب مطبوعہ سے تمام طلبہ واقف ہین اور اغلاط تاریخی کی تصحیح کر کے دوبارہ طبع کرانا مولفین پر فی الفور واجب نہین ہی کیونکہ تاریخ کی غلطی سے نہ کسی کامل کا عقیدہ فاسد ہوا اور نہ ہدایت منعکس بضلالت ہو جیسا کہ شیخ جی نے سمجھا ہی اور تاریخ تو ایک جدی چیز ہے کتب احادیث وفقہ وعقائد وتفاسیر وغیرہا مین کہ جنپر مدار صحۃ ایمان واعتقاد کا ہی کاتبون سے اور نیز بعض مؤلفون سے ہزارہا ایسے اغلاط فاحشہ واقع ہوئے ہین کہ جنکی اصلاح بغیر مقابلہ نسخ صحیحہ کے کسیطرح ممکن نہین اور وہ کتابین صدہا سال سے علماء وطلبہ کے پاس موجود ہین کوئی

اونسے اب تک گمراہ نہین ہوا اور نہ ایسی اغلاط سے ہدایت ضلالت سے منعکس ہوئی
اور نیز جبکہ ہدایت و ضلالت من جانب اللہ ہے کسی کتاب پر موقوف نہین تو
پھر یہ اعتراض شیخ جی کا محض لغو ہے - اور تواریخ کو ارباب بدعت کی کتب پر
قیاس کرنا دلیل جہل کی ہے مناسبت مقیس و مقیس علیہ و اتحاد علۃ قیاس ہے
؎ این کار از تو آید و مردان چنین کنند * **قولہ نعم الی استندت الخ** -
اقول مقدمہ خامسہ کے جواب مین شیخ جی کہتے ہین کہ میرا نقل کرنا اور صاحب
اتحاف کا کشف الظنون سے برابر نہین مین تیقظ و تبصر و تنقید و تسدید سے نقل
کرتا ہون اور وہ غفلت و عدم تبصر سے اسکا جواب یہ ہے کہ شیخ جی اپنے منہہ
سے آپ میان مٹھو بن لین اور جتنی چاہین خود اپنی تعریف کرین تمام طلبہ اسبابکو
جانتے ہین کہ شیخ جی کو اصل کی تحریف کرنے مین اور غلط نقل کرنے مین وہ مہارت
ہے کہ آجتک کسیکو حاصل نہین ہوئی حاشیہ مؤطا محمد وغیرہ مین جو عبارات کتب کی
نقول مین غلطیان اور سرقہ اور تحریف اور زیادت و حذف وغیرہ کیا ہے اور
نیز عبارات اتحاف مین جنکو آپ ابراز مین نقل کرکے معترض ہوئے ہین وہ تحریفین
اور غلطیان کی ہین کہ ہر کہ و مہ پر مشہور ہو رہی ہین چنانچہ ہمارے بعض
معاصرین نے حاشیہ امام محمد و ابراز الغی سے اکثر وہ غلطیان شیخ جی کی جدی
چھانٹ کر ایک رسالہ طبع کرا دیا ہے علی ہذا القیاس اپنے تمام توالیف و حواشی
مین بھی انداز اختیار کیا ہے خصوصاً کلام محدثین اور کتب فنون حدیث کے
نقول مین تو بکثرت تحریف کی ہے اگر ہمکو شیخ جی کیطرح حجم کتاب کا بڑہانا ہوتا
تو اسجگہہ چند جزو اونکی ایسی اغلاط سے لکھ سکتے تھے اور جبکہ ہمارے بعض معاصرین
یہ کام کر رہے ہین تو پھر اسجگہہ اونکا لکھنا کچھ ضرور بھی نہین ہے البتہ اس تذکرہ
مین جو شیخ جی نے نقل عبارت تبصرہ و دیگر کتب مین غلطی اور تحریف کی ہے

وہ بطور نمونہ کے کہین کہین حاشیہ پر لکھدینگی تاکہ ناظرین کو شیخ جی کا تیقظ و تبصر
نقل مین اس کتاب سے بھی معلوم ہوجاوے — اور یہ جو شیخ جی نے کہا ہے کہ کتاب
کشف الظنون کے غیر معتبر ہونے پر اگرچہ محققین نے تصریح نہین کی ہے لیکن وہ
بوجہ جہالت حال مصنف کے اور جمع کرنے ہر رطب و یابس کے اور عدم امتیاز کے
درمیان باطل وحق وکذب وصدق وصحیح وغلط وصواب وسقط و عدم تنقید
کے درمیان قول مقبول ومردود ومطرود ومحصول کے ارباب فہم ونظر کے نزدیک
غیر معتبر ٹھہرائی جائیگی اسکا جواب خود تبصرہ مین موجود ہے اور جو کچھ شیخ جی نے اس
کتاب کی اور اسکے مؤلف کی تعریف کی ہے اور قریب اٹھائیس یا تیس جگہہ کے اپنی
تالیفات مین اس کتاب سے استناد واستشہاد کیا ہے وہ سب عبارتین اونکی
تبصرہ مین منقول ہین اور یہان اوسکی مذمت کی ہے اور مؤلف کو مجہول
ٹھہرایا ہے ان دونون کلامون مین شیخ جی کے تناقض ہے اور یہ اعتراض اونکا
خود اپنے کلام پر ہے **قولہ** ثم قال ناصرک الحنفی المقدمۃ السادسۃ ان التواریخ
الخ **اقول** مقدمہ سادسہ مین صاحب تبصرہ نے کہا ہے کہ جن تواریخ کی نقل مبلغ
تواتر کو نہین پہنچی ہے وہ کچھ یقینیات ضروریات سے نہین ہے کہ اوسکے خلاف کا
کذب ہی متیقن ہو اسکے جواب مین شیخ جی کہتے ہین کہ حصول یقین کا اخبار
مین متواتر ہونے پر موقوف نہین ہے بلکہ کبھی مشہور واحاد بھی مفید یقین کے
ہوتی ہین اور حصول یقین کی طرق اور بھی ہین پھر اسکے بعد شرح نخبہ
وشرح عقائد وشرح عضدی وغیرہا کی عبارات نقل کی ہین جنکا حاصل یہ ہے
کہ اخبار احاد کی مفید علم ہونے مین اختلاف ہے لیکن مختار یہ ہے کہ مفید علم کی
ہوتی ہین انضمام قرائن سے جیسے صحیحین کے احاد فقط ہم کہتے ہین کہ ان عبارات
پیش کرنا شیخ جی کو کچھ مفید نہین ہے اسلیے کہ جن قرائن کی وجہ سے خبر واحد مفید

علم کے ہوتی ہیح وہ احادیث ہی ہین اکثر پائی جاسکتی ہین اور علم بھی اونسی خاص عالم بالحدیث متبحر عارف احوال رواۃ و علل وغیرہ کو حاصل ہو سکتا ہیح نہ ہر شخص کو بخلاف تواریخ کہ اوسمین وہ قرائن بہت شاذ ہین اور اسی وجہ سے اوسمین اختلاف بھی بہت ہے خاصکر موالید و وفیات مین جتنا اختلاف ہیح اتنا کسی چیز مین نہین ہیح کما لا یخفی علی الماہر بہ پس ان عبارات سے شیخ جی کا استناد کرنا نسبت امور تاریخی کے بیفائدہ ہے **قولہ** ان لم یصح عمومًا فلا شبہۃ فی صحتہ خصوصًا الخ **اقول** اسکے کہنے کی کچھ حاجت نہین صاحب تبصرہ نے قول اکثر مورخین کے عدم صحۃ عمومًا کا دعوی کیا ہے اور اسی پر اقوال ابن خلکان سے شاہد لایا ہے اور اسی سے اوسکا مدعا بھی ثابت ہے اور نفی خصوص کا تو نہ اوسکا دعوی ہے اور نہ کسی کے نزدیک نفی عموم کی قطعًا مستلزم نفی خصوص کو ہیح پس شیخ جی کا صحۃ خصوص کو اسجگہہ ثابت کرنا بیجا ہے **قولہ** ثم قال ناصرک الی قولہ واذ قد بینا بطلانہا و عدم اعتبارہا و عدم نفعہا ظہر منہ فساد ما بنی علیہا **اقول** جب مقدمات کا جواب دیا گیا تو یہ قول بھی شیخ جی کا باطل ہو گیا اسجگہہ جو شیخ جی نے تبصرہ کی عبارت ایک صفحہ تک نقل کی ہیح اوسکو ناظرین اصل سے مقابلہ کرکے دیکھین تین جگہہ تو قریب تین تین چار چار سطر کے عبارت مین حذف کردیا ہیح اور دو تین جگہہ کلمہ چھوڑ دیا ہے اور کتنی جگہہ کلموں کی تحریف کی ہے پھر اسپر آپکو یہ دعوی ہے کہ مین تبصر و تفکر کے ساتھ نقل کرتا ہون اگر یہی شیخ جی کا تبصر و تفکر ہے تو خدا حافظ **قولہ** مطابقۃ ما اخذت لما اخذت لا یخبک من المہلکۃ الخ **اقول** مطابقت منقول کی منقول عنہ سے ایسے امور مین کہ جنکی صحت و عدم صحت کا علم بدون تیسر کتب اوس فن کے حاصل نہو سکے بلاشبہ ناقل غیر ملتزم صحۃ کو کافی ہوگی اور جن امور کا بطلان اجلی بدیہیات سے

ہی جسکی مثالین شیخ جی نے ایک صفحہ سے زیادہ تک گھڑی ہین اور ڈیڑھ ورق
مین اوسکے ناقل پر واہی تباہی اعتراض وارد کر کے بیہودہ کلمات سے کاغذ سیاہ
کیا ہے اسکا جواب قبل گذر چکا اور یہان بھی ہم یہی کہتے ہین کہ اس قسم کی خرافات
سوا ہی شیخ جی کے کوئی ذیعقل نہ گھڑ سکتا ہی اور نہ اپنی تالیف مین نقل کر سکتا ہی
یہ باتین شیخ جی ہی کی شان کے لائق اور مناسب ہین اونہین کو مبارک ہون
قولہ وما اشتہر الخ **اقول** قول مشہور الناقل لیس علیہ الا تصحیح النقل مین شیخ جی
حصر حقیقی سمجھین یا اضافی بہر صورت ناقل امور مذکورہ پر کچھ ملام نہین آسکتا اور جو
آتا ہے تو شیخ جی بدلیل بیان کرین اور در صورت عدم صحت ظاہر ہونے منقول عنہ
کے جو اوسکا حکم ہوگا وہی منقول کا اور ناقل معذور رکھا جائیگا **قولہ** فیجب علی الناقل
الخ **اقول** جواب جواب ماسبق **قولہ** واما ذکر قول منہا فی موضع وثانیا فی موضع
الخ **اقول** جواب اسکا پہلے گذر چکا ہی کہ اس قسم کا تناقض اتحاف وغیرہ مین
کہین شاذ ہے اور وقوع اسکا سہو کاتب یا طابع وغیرہ کے جانب سے ہی فلا اعتراض
علی المولف **قولہ** الاول ان نقلک من کشف الظنون المطبوع من المصر الخ۔
اقول یہان شیخ جی نے ایک ورق سے زائد بیفائدہ کاغذ سیاہ کر ڈالا ہی۔ ہم
شیخ جی سے یہ پوچھتے ہین کہ جو کتاب مشہور و معروف ہو اور بقول تمہارے اپنے
فن مین ہمیشہ ہو اور اوسکے عدم صحۃ کا خیال بھی اہل علم کے دلمین کم گذرتا ہو
اور پھر اوس سے کوئی شخص ناقل ہو اور وہ بھی ایسے وقت مین کہ اوسکے پاس کتب
فن میسر نہون جس سے اوسکی صحۃ وعدم صحۃ کا حال معلوم ہوسکے ایسے ناقل پر
منقول عنہ کی غلطی سے اعتراض وارد ہونے کی کیا وجہ ہی اگر ہو تو منقول عنہ کے
مولف پر ہوگا۔ اور ناقل تاریخ غیر ملتزم الصحۃ ایسی مشہور و معتبر منقول عنہ سے غیر
معدود زمرۂ علما سے ہرگز نہین ہوسکتا البتہ جو شخص اپنی تالیفات فقہی یادیگر

امور دینی مین شیخ جی کی طرح ملتزم الصحۃ نہو اور جس کتاب کی جو عبارت نقل کرے
اوسمین اپنی قطع و برید و تحریف و تغیر و حذف و زیادت و سرقہ و خیانت کو
دخل دیوے اور جو بات اپنی رای ناقص و مذہب کے موافق ہو اوسکو صحیح کہے اور
اوسکے مخالف کتاب و سنت کے موافق ہو اوسکو غیر صحیح اور خلاف جمہور کے لیکر اڑا جاوے
اور کسی جگہہ دلیل سے بحث نکرے اعتراض کرے تو بے سمجھے بوجھے اور جواب لکھے تو
بالکل بیمعنی و لغو ایسا شخص البتہ کبھی زمرہ علما مین معدود نہوگا اور وہ اگرچہ
لاکھ اپنے منہہ سے اپنی اور اپنی تالیفات کی تعریف کرے لیکن عقلا کے نزدیک
اجہل الجاہلین کہلائیگا اور ضل و اضل کا مصداق ہوگا اور یہ جو شیخ جی کہتے ہین
کہ صاحب کشف نے کسی موضع مین سخاوی کی وفات اپنے غیر و نکی موافق بھی لکھی
ہے پس یہ قول کیون نہین مرجح ہوگا اوس پر اوس قول پر جسمین وہ منفرد ہے
اور مخالف ہے اپنے غیر کا اور اپنے نفس کا اور پھر اوسکے بعد مین بنیس ورق تک
ضوء اللامع کی عبارت نقل کی ہے جس سے سخاوی کا سنہ ستین وثمانمائۃ کی بعد تک زندہ
رہنا معلوم ہوتا ہے ان سبکا جواب پہلے گذر چکا ہے کہ درصورت وضوح غلطی
منقول عنہ کے اوسکے مؤلف کا تخطیہ کیا جاویگا اور ناقل معذور رکھا جائیگا البتہ
نقل اوسکی بوجہ غلطی منقول عنہ کے غیر معتبر ہوگی - اور یہ جو کہا ہے کہ کشف مین کہین
کچھ ہے اور کہین کچھ اور اوسکے مؤلف کا قول خود اوسکے قول کے اور غیرون کے
مخالف ہے یہ اعتراض بھی کشف کے مؤلف پر ہے ناقل پر نہین ہو سکتا البتہ ناقل پر
جب اعتراض وارد ہو سکتا ہے کہ کوئی امر ضروریات دین سے مشہور و معروف ہو
اوسکے خلاف تو جو باطل جلی ہے بقول شیخ جی کے جیسے ظہر کی پانچ رکعت یا فجر کی
تین وغیرہ خرافات نقل کرے بخلاف سن وفات سخاوی وغیرہ کے کہ یہ نہ تو ایسا
مشہور و معروف ہے اور نہ کچھ ضروری امر دینی ہے کہ جسکا خلاف نقل کرنے سے

ایسا مورد طعن ہوا کہ صدہا ہزارہا گالیان اوس بیچارہ پر پڑین اور کسیطور اوسکا پیچھا نچھوڑا جاوے اور مؤلف منقول عنہ کو کوئی کچھ نہ کہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ خطا در اصل وفات سخاوی مین مؤلف کشف سے واقع ہوئی ہے ناقل کا اسمین کچھ قصور نہین اور شیخ جی نے اول تو تعلیقات سنیہ مین مؤلف کشف کو فاضل معروف قرار دیا ہے اور کشف کی تعریف یون فرمائی ہے ہو کتاب جامع لاخبار الکتب المصنفۃ فی الاسلام قبلہ واحوال مصنفیہا و وفیاتہم لم یصنف فی بابہ مثلہ طالعۃ اولہ زواہر نطق یلوح انوار الطافہ من مطالع الکتب انتہی اور یہان ناقل کی ضد وحسد سے مؤلف مذکور کو مجہول وغیر معتبر کہدیا ہے اور اوسکی کتاب کی چار پانچ سطرونمین ایسی مذمت کرڈالی ہے کہ دنیا بھر مین کوئی کسی باطل مذہب کی کتاب کی بھی ایسی مذمت نکریگا کہان تو ایسے اوسکے معتقد و مداح تھے اور کہان پرلے درجہ کے بداعتقاد اور ذام ہو گئے اور اپنے قول کی آپ تکذیب کرنے لگے اس سے بڑھکر دلیل حمق و سفاہت کی اور کیا ہوگی **قولہ** والغرض من ہذا البیان انی لست بمتفرد بالطعن بما صدر منک الخ

اقول صاحب اتحاف مدظلہ سے اول تو کوئی خطا ہی ایسی کیا صادر ہوئی ہے جو اونپر کوئی طعن کرے اور پھر جو انگلے اکابر نے ایکدوسرے کی خطا پر اعتراض کیا ہے تو وہ شیخ جی کیطرح طعن وحسد و عداوت کے طور پر نہین ہے کما تشہد علیہ عباراتہم اور نہ اونھون نے اپنے معترض علیہ کو نقال بطال جاہل غافل ساہل غیر عاقل فحاش نباش حاطب اللیل کاسب الویل مغفل مضل نائم ہائم حائک نائک ابوجہل ابوالعجب ام الفرج وغیر ذالک مما یتفوہ بہ الفساق کہین کہا اور صاحب اتحاف نے سیوطی کو محققین کو تنبا ایسا کلمہ لکھا ہے جو سب محققین اونکے اکثر رسائل کو غیر منقح کہتے آئے ہین وہی صاحب اتحاف نے بھی کہا ہے اور اون کے کلام کو کہین بھی نباح کلاب نعیق غراب لہو ہزل نباح صیاح رفث فحش اذی

قذی وغیرہ خرافات جو شیخ جی انکے معترض علیہ کلام کو جا بجا لکھتے ہین نہین لکھا اگر شیخ جی انکے طعن وافترا کو اکابر کے اعتراضات کے ساتھ تمثیل وتشبیہ دیتے ہین تو جو کلمات خود انکے معترض علیہ کے اور اوسکی تالیف کی نسبت لکھتے ہین ایسے ہی کلمات اونکی عبارات وکلام سے اون کے معترض علیہ کے حقمین ثابت کرین ورنہ اون اکابر پر افترا کرنے سے باز آئین اور اس پیرایے مین عوام کو بہکانے اور دہوکہا دینے سے توبہ کرین

قولہ قلت فی ابراز الغی الثانی فی صفحۃ اخری الی آخر قولہ السادس والثمانین۔

اقول شیخ جی نے جو صاحب اتحاف کی نقل پر دربارہ تقدیم وتاخیر تاریخ وفات کے بعض اعیان تحریف عبارت ابراز مین اعتراضات کئے تھے صاحب تبصرہ نے اون سب کے جواب مین بعد اظہار تحریف شیخ جی کے ہر ہر جگہہ نقل صاحب اتحاف کو بعینہ اوسکی منقول عنہ یعنی کشف الظنون مطبوعہ مصر ومطبوعہ لندن وغیرہ سے مطابق کرکے دکھا دیا اور جسجگہہ کہین شاذ ونادر سہو کاتب سے تحریر مین غلطی واقع ہوئی تھی اصل مسودہ مین نتھی اوسکو کہہ دیا کہ یہان سہو کاتب ہے اور یہ کہا کہ منقول عنہ کی غلطی سے ناقل پر اعتراض نہین وارد ہو سکتا کیونکہ اول تو ناقل ملتزم صحۃ نہین ہے دوسرے منقول عنہ بقول معترض مشہور ومعروف بے مثل کتاب ہے دفعۃً ذہن اوسکی غلط ہونے پر تبادر نہین کرتا اور اوس کے اغلاط بغیر تیسیر کتب فن معلوم نہین ہو سکتے کیونکہ تواریخ موالید ووفیات کا صحیح صحیح معلوم ہونا دشوار ہے اختلاف اسمین قدیم سے چلا آتا ہے اور امور کاذبہ بدیہی البطلان مخترعہ شیخ جی مثل ان السماء تحتنا وان اللہ عز وجل لہ شریکًا وفرض الظہر خمستہ وفرض الفجر ثلثۃ وغیرہ خرافات پر تاریخ کا قیاس کرنا باطل ہے کیونکہ بطلان ایسے امور کا ظاہر ہے اور بطلان تاریخ کا بغیر اخبار احاد وغیرہ ممکن نہین پس اعتراضات شیخ جی کے صاحب کشف پر وارد ہونا چاہئین نہ ناقل محض پر فقط اسکے جواب مین شیخ جی نے اڑہائی جز تک کاغذ سیاہ کیا ہے اور وجود

دعوی تبصر وتفکر کے جو قول صاحب تبصرہ کا نقل کیا ہی اوسمین اپنی عادت کی موافق
تحریف وتصحیف وسرقہ وخیانت وحذف وزیادت وغیرہ تغیر کو بہت دخل دیا ہی
اور ہر قول کے نیچی اوس کے جواب مین ناقل کی اور اوسکی تمام تالیفات کی بیحد وحساب
توہین اور تذمیم کر ڈالی ہی اور اوس بیگناہ کی نسبت انواع انواع کے القاب وسب
وشتم وطعن وافترا سے صفحہ کے صفحہ ورق کے ورق اپنی اعمال نامہ کیطرح سیاہ کئی ہین
اور جس جگہہ صاحب تبصرہ نے یہ کہا ہی کہ یہان کاتب سے سہو ہو گیا ہی اوسکے جواب
مین کہین تو فرمایا ہے کہ کاتب خود مؤلف اسکا ہی اور کہین لکھا ہے کہ یہ کاتب پر
تہمت کی ہی اور کہین کاتب بیچارہ کو ناسخ ہائم نائم لاہی ساہی ناسی قاسی
طاغی باغی لاغی واشی راشی واہی ہاجی ماہی جافی عاصی قاصی عادی
عالی غالی خالی ناس نسناس عاص وغیرہ خرافات القاب سے صفحون تک
بک ڈالا ہی اور کوئی مذمت اور عیب ایسا نچھوڑا جو اوسکی حقمین نہ کیا ہو جا بجا
صاحب اتحاف کو مخاطب کر کی کہا ہی کہ ایسی کاتب کو طلاق دیدو اوس سی کہو اپنی مان
باپ کے گھر مین عدت کری وہین جا کر مری اور مین تجکو شاخ نخل پر سولی دونگا تیری باپ
بیٹو نکی شفاعت نہین سنونگا تو بڑا نکحرام ہی تو نی میر القمہ کھا کر میرے مکتوبات تباہ
کر ڈالی تیرا لکھانا خبیث ہی تیری عقل ضعیف ہی تیرا قلم جلانا چاہیئے تیری سیاہی گمراہ
کرتی ہی تو نی دین بگاڑ ڈالا مجھی بدنام کر ڈالا علی ہذا القیاس اس قسم کی خرافات
سے حجم کتاب کا بڑہایا ہی اور اسکا نام جواب تبصرہ مقرر کیا ہی اور طرفہ یہ کہ اگر کہین صاحب
تبصرہ کے قول کا اپنی گالیون کے آگی یا پیچھی ایک یا دو سطر مین جواب بھی دیا ہی تو وہی ایراد
وغیرہ کا پرانا اعتراض نقل کر دیا ہی یا کوئی اپنے زعم مین نیا جواب گھڑ کر لکھا ہی تو
اوسکا جواب خود تبصرہ ہی مین موجود ہی غرضکہ شیخ جی نے نام کرنیکو اور سفہا عوام
کو دہوکھا دینی کو جواب تبصرہ کا لکھدیا ہی گو اہل نظر وانصاف کی نزدیک وہ ہزل و

مزخرفات ہی ہو اور وہ لوگ شیخ جی کو بدزبان وبیحیا وسفیہ ہی سمجھین لیکن عوام مین یہ نام نہو کہ شیخ جی اہل حق سے جھوٹے ہو گئے اور اونکار دنکر سکے ہر ادنی استعداد والا منصف مزاج تبصرۃ الناقد اور شیخ جی کے جواب کو مطالعہ کر کے اوسکی حقیقت معلوم کر سکتا ہے اور جان سکتا ہے کہ یہ تبصرہ کا جواب ہے یا لغو وہزل وکذب وزور وطعن وافترا وغیرہ شیخ جی کے کمالات کی کتاب ہے اب ہم یہان شیخ جی کی گالیون و افتراؤن ودیگر ہزلیات سے قطع نظر کر کے حاصل جواب کا نقل کر کے اوسکا جواب دیتے ہین وہو ہذا شیخ جی صاحب تبصرہ کے جواب مین فرماتے ہین کہ ایسے ناقل کو تالیف وتصنیف کرنا حرام ہے اور جو اوسکی تالیفات دیکھیگا وہ گمراہ ہو جائیگا اور نقل اوسکی اگرچہ مطابق کشف کے ہے لیکن پھر بھی اعتراضات ناقل ہی پر وارد ہون گے صاحب کشف پر کچھ نہین وارد ہو سکتا ہے کیونکہ کشف مین جو کچھ اغلاط یا اختلاف یا تعارض وتناقض وغیرہ واقع ہوئے ہین وہ معلوم نہین کہ مؤلف سے ہین یا نساخ کتاب سے یا مہتمم طبع سے ہان اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ مؤلف ہی سے ہین تو اوسپر اعتراض وارد ہو گا کما قال فی ص ۱۶۸ فقط اسکا جواب تو یہی کافی ہے کہ یہ احتمال تو اتحاف وغیرہ مین بہی پہلے ہی سے موجود تھا ہر عاقل عالم بالتاریخ اوسمین کوئی غلطی خطا دیکھکر گمان کر سکتا ہے کہ شاید یہ سہو مؤلف سے ہے یا کاتب سے یا طابع سے یا منقول عنہ کی غلطی سے اوسپر تو شیخ جی کا اعتراض کرنا ابتدا ہی سے بیجا تھا ورنہ اسکی کیا وجہ کہ جو احتمال اصل مین ہے وہی نقل مین بلکہ نقل مین کچھ زیادہ پھر اصل پر تو اعتراض نہو اور نقل پر ضرور ہو ایسی صورت مین نقل پر اعتراض کرنیوالا سوائے ناقل کے حاسد اور دشمن کے کوئی متصور نہین ہو سکتا اور ایک اعتراض شیخ جی کا جابجا یہ ہے کہ اتحاف وغیرہ مطبع نظامی مین چھاپی گئی ہے یہان کسیطرح کی غلطی کاتب وطابع سے واقع نہین ہوتی - جواب اسکا یہ ہے کہ ہم ایسی غلطیان اس مطبع کی

چھپی ہوئی کتب سے دکھا سکتے ہین کہ وہ اور مطابع ہند سے جو بہت غلط مشہور ہین
وقوع مین نہین آئین اور پھر مطبع مذکور مطابع مصر و لندن وغیرہ کے کیونکر برابر ہوسکتا ہے
ہمیشہ سے یہان کے کاتب و طابع و مصحح و مہتمم وغیرہم جہال رہے ہین پھر یہان غلطی واقع ہونیکی
کیا معنی صاحب اتحاف کی اکثر تصانیف جو مصر و استنبول مین چھپی ہین اونمین غلطی
کہین نہین اور اگر بالفرض کہین ہوگی بھی تو شیخ جی اوسکا اعتراض مولف پر ہرگز نہین
کرسکتے کیونکہ جب کشف مطبوعہ مصر مین کاتب یا طابع کی غلطی کے قائل ہین تو بالضرور
اسمین بھی اوسیکی خطا کا قائل ہونا پڑیگا ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی اور موجب
اعتراض کا وہی حسد و بغض ٹھہریگا ہمکو تو یہ تعجب ہے کہ ابن خلدون نے جو ابو حنیفہ
کی نسبت لکھا ہے کہ اونکو سترہ حدیثین پہنچی تھین اسکے جواب مین شیخ جی نے ابراز
مین کہا ہے الظاہر انہ لیس من ابن خلدون بل من غلط الکتاب اور اس تذکرہ
مین اس جملہ رویہ و کلمہ شقیہ و شجرہ خبیثہ وغیرہ کلمات خرافات لکھکر فرمایا ہے آن
تلک الکلمۃ الواقعۃ فی مقدمۃ ابن خلدون زلۃ قلمیۃ من نفسہ او نساخ کتابہ او
مہتممی طبعہ اومن وسائس المفتون انتہی اتنے بڑے جملہ و عبارت کو تو شیخ جی نے
کتاب یا مہتمم طبع وغیرہ کی غلطی اور وسائس مفتون سے سمجھا اور اتحاف مین جو کسی
کلمہ مین بوجہ تجنیس خطی و مشابہت دوسرے لفظ کے غلطی لکھی گئی ہے اور وہ بھی مطبع
نظامی مین جسکے اغلاط کتب مطبوعہ درسیہ سے تمام طلبہ مبتدی تک بھی واقف ہین
چھاپی گئی ہے اوسکو طابع یا کاتب کی خطا یا مدسوس نہ کہین ناحق مولف پر تہمت
دھرین اگر شیخ جی کو یونہین اعتراض ہی کرنا تھا تو پہلے سوچ سمجھکر اتحاف کے
کاتب و مصحح کو دریافت کرتے اگر اون کے نزدیک وہ عالم ہوتا تو اوسکی خبر لیتے
اور جو جاہل نکلتا تو یقین کرتے کہ اوسکی اور مہتمم کی جہل و تساہل سے خطا ہوئی ہے
اور ابتدا سے مؤلف کو خواہ مخواہ گالیان دینے کی کیا وجہ تھی اگر شیخ جی کو بقول خود

اب شیخ جی جب اس اعتراض سے نادم ہونگے اور اقرار کرینگے تو ہم اس مطبع کے اغلاط بعض کتب کے نکالکر اونکی فہرست اونکے پاس بھیجینگے ۱۲ منہ

صاحب اتحاف سے عداوت قلبی اور حسد نہین ہے تو اسکی دلیل بیان کرین کہ اونکی
تالیفات مین جو ایسے مطابع ہند مین چھپی ہین جنکے تمام کارپرداز جاہل ہین کوئی غلطی
نکلے تو وہ بلاشبہ اوسکے مولف ہی کی خطا ہے اوسکو طعن کرنا صدہا گالیان دینا ضرور ہے
اور جو اور اہل علم کی تالیف مطبوع مطابع مصر و لندن و استنبول مین جنکے مہتمم و مصحح وغیرہما
اہل علم ہوتے ہین اور صحۃ اون کی نزدیک و دور مشہور ہے غلطی ظاہر ہو گو عبارت کی
عبارت سطرین کی سطرین غلط ہون وہ مؤلف کی خطا نہین طابع یا ناسخ کی ہے یا مدہوش
ہے اور پھر طابع و ناسخ پر بھی کچھ ملام نہین ہمکو یقین ہے کہ شیخ جی اسکے جواب مین بھی
بے انتہا گالیان سنائینگے اور از سر نو ہزارہا طرحکے طعن و افترا کرینگے ع خوئی بد
در طبیعتی کہ نشست ✤ نرود جز بوقت مرگ از دست ✤ کیونکہ صاحب تبصرہ نے اون کی
جس اعتراض کا جواب دیا ہے اوسکے جواب مین اوسکی اور معترض علیہ اور اون کے
تمام تالیفات کی جیسی ہمین مذمت کر ڈالی ہے اور کوئی غیبت کا کلمہ یا لقب سوء طعن
و افترا ایسا نہین چہوڑا جو اونکے نسبت نہ کہڈالا ہو ایسا ہی اسکے جواب مین
بھی کرینگے اور اسبات کی دلیل بھی ہم شیخ جی سے چاہتے ہین کہ جب اونھون
نے کاتب خود مؤلف ہی کو سمجھا ہے تو پھر اوسکو کاتب پر غلط لکھنے کی تہمت کرنے کی
کیون تہمت کی ہے اور پھر کاتب کو جدا قرار دیکر ناحق بے گنتی کسلیئے سنا ڈالی
ہین اور صاحب اتحاف کو مخاطب کرکے اوسکو طلاق دینے کو اور برا بھلا کہنے کو کیون
ارشاد فرمایا ہے کہین تو آپ کاتب مؤلف ہی کو کہتے ہین اور کہین ناسخ کتاب کو
سچ ہے دروغ گورا حافظہ نباشد۔ یہانتک تو شیخ جی کا تبصرہ کے باب اول کی جواب کا
بیان تھا اب اوسکے باب ثانی و ثالث کی جواب کے جو رد اعتراضات متفرقہ مین ہے
حقیقت سنئے **قولہ** قال ناصر الحنفی قد مر جوابہ غیر مرۃ اقول مر ✤ وہ غیر مرۃ۔
اقول یہان شیخ جی نے کمال کذب و جہل کو دخل دیا ہے ابراز الغی مین آنجہ

اختلاف وفات علامہ شوکانی مین صاحب اتحاف پر مکرر سہ کرر اعتراض کیا تھا اوسکے جواب مین صاحب تبصرہ نے بیان کیا کہ اسمین دو قول ہین قاضی علامہ محمد بن محسن یمانی اور شیخ علامہ عبدالرحمن بن احمد بہکلی اور سید علامہ حسن بن احمد بہکلی نے سنہ ایکہزار دو سو پچاس ۱۲۵۰ کہا ہے اور صاحب دراری نے بچپن ۵۵ لکہا ہے صاحب اتحاف اس سے غافل نہین اپنی تالیفات مین بیان کر چکے ہین تقصار جیود الاحرار مین لکہا ہے میلاد شوکانی بقولی ۱۱۷۲ھ وبقولی ۱۱۷۳ھ واخیر اصح ہست وسال وفات بقولی ۱۲۵۰ھ وبقولی ۱۲۵۵ھ وشاید اول صحیح ست اور خطیرہ مین لکہا ہے در سال رحلت شریف وی کہ در ۱۲۵۰ھ یا ۱۲۵۵ھ علی اختلاف الروایۃ اتفاق افتادہ الخ مختصرا اسکے جواب مین شیخ جی نے کہا ہے کہ صاحب اتحاف کو اس اختلاف پر تنبیہ کرنا ضرور تھا بغیر تنبیہ کے ایراد تعارض وتناقض سے مخلصی نہوگی اور یہہ فرمایا ہے قد مر روہ غیر مرۃ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ جی صاحب اتحاف کی تالیفات کو بغیر ہی دیکھے ہوئے اعتراض کرتے ہین اور اگر کہین دیکھتے بھی ہونگے تو کچھہ تو اونکو مارے حسد وعداوت کے صحیح بات بھی غلط نظر آتی ہوگی ؎ ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب ست ؞ اور کچھہ آپ اوسکی نقل مین غلطی اور تحریف کرکے اعتراض گھڑتے ہین لیکن پھر بھی وہ ٹھیک نہین بیٹھتا سچ کہا ہے کسی نے عیب کرنیکو بھی ہنر چاہیے بھلا اس جہالت کا کیا ٹھکانا ہے کہ باوجودیکہ صاحب اتحاف نے اپنی تالیفات مین علامہ شوکانی کے سنہ وفات پر تنبیہ بھی کردی اور اپنے نزدیک اوسمین مرجح بھی بیان کردیا ہے اور صاحب تبصرہ نے بھی شیخ جی کو اس سے جاہل جانکر اونکے جواب مین وہ عبارات نقل کردی ہین پھر بھی شیخ جی یہی گائے جاتے ہین کہ اس اختلاف پر تنبیہ کیون نہین کی اللہم اعذ المسلمین من ہذا الجہل المرکب **قولہ** بئس ما فعل المراجع المنازع الخ **اقول** تاریخ ابن کثیر کے اختلاف مین جو شیخ جی نے صاحب اتحاف وابجد پر اعتراض کیا تھا

اوسکا جواب تبصرہ مین یہ دیا گیا کہ یہ نقل مطابق اصل ہے یعنی کشف مین اسیطور ہے
جیسا ناقل نے نقل کیا اب شیخ جی اسکے جواب مین بعد تحریف عبارت تبصرہ کی یہ فرماتے
ہین کہ کشف کا دیکہنے والا بھی بُرا ہی اور اوس سی لینے والا بھی بد ہی اور یہ طریقہ
مفسدین کا اور شریعت مہلکین کی ہی فقط **قولہ** ولیس ہذا وامثالہ نقلاً اصطلاحیاً
الخ **اقول** تبصرہ مین ملخص سیرۃ مغلطائی کی اختلاف وفات کا جواب دیا گیا تھا
کہ یہ نقل مطابق منقول عنہ کے ہی اور ناقل غیر ملتزم صحۃ پہ کچھ اعتراض نہین ہوسکتا
اسکے جواب مین شیخ جی نے بعد حذف وتحریف عبارت تبصرہ کی مؤلف ابجد وتبصرہ
کی مذمت مین ایک صفحہ سے زیادہ سیاہ کیا ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ تو لی بڑی خطا
کی ہی اور یہ طریقہ سونے اونگہنے والونکا ہے اس ناصر قاصر کی تجکو ارباب قدر ومنزلت
سے نکالدینے پہ کمر باندھی ہی انتہی مختصراً بعد اسکے اختلاف وفات علاؤالدین علی
قاردینی کے جواب مین جو صاحب تبصرہ نے کہا ہی کہ ابجد مین مطابق کشف کے
لکہا گیا ہی اور اتحاف مین سہو ناسخ ہی اسکے جواب مین بھی شیخ جی نے ہذیان سے
ایک صفحہ سیاہ کیا ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ تجکو ایسے ناسخ کا معزول کرنا واجب ہے
تاکہ لوگ تیری کتابونکو نجاستون سے بھری ہوئی نہ سمجھین اور اس ناسخ سے
کہہ ہی ای زنیم رجیم لئیم تو نے بڑا گناہ کیا تو میرے عذاب سے نہین ڈرا مجکو تو
ہلاک مت کر میری چوریکی تصانیف کو مت بگاڑ مین اسکے باعث مشہور رہا ہون
کثرت تالیف مین سیوطی کی مشابہ ہوگیا ہون الی آخر الخرافات پھر اسکے بعد جو صاحب
تبصرہ نے اعتراض اختلاف سنہ وفات حافظ ابو نعیم کا جواب دیا ہی کہ یہ کشف مطبوع
مصر سے منقول ہی اسکے جواب مین بھی شیخ جی نے ایک صفحہ کامل تک ہزل بکا ہی جسکا حاصل
یہ ہی کہ تیری ناصر نے اثبات پر قسم کھائی ہے کہ بار بار تجکو جہال کی صفات سے موصوف
کرے اور ایسا ناصر بکریون کے چرانے والے سے زیادہ تر جاہل ہی اور ایسا مولف

کبھی اچھا بہتر ذکی نہوگا اور اوسکے جن وانسان ہونے مین تمسک کیا جاویگا اور اوسکی
کلام کی کچھہ سند نہوگی اسکے بعد تاریخ وفات خطابی کا جواب دیا ہے کہ یہ نقل ابجد مین
مطابق دونون نسخون کشف کی ہے یہان شیخ جی نے ڈیڑہ صفحہ تک صاحب ابجد کی مذمت
وغیبت کی ہے دو تین باتین اوسمین کی یہ ہین کہ یہ حوالہ کشف کا جہالت سے بھرا ہوا
ہے اور جس شخص کو خلاف واقع ومطابق واقع کے تمیز نہو وہ شیخ نا بالغ ہے اور لتیجر
کیطرح زبان چاٹتا ہے اور ایسے لوگونکو پیشاب وعطر مین تمیز نہین اور علماء مقلدین
کے مقابلہ مین ایسے ہین جیسے چڑیا مقابلہ مین انسان کے الخ اور یہانپر جو شیخ جی
نے صاحب اتحاف کی عبارت مین تحریف کی ہے اوسکے جواب سے بالکل کان دبا گئے
ہین **قولہ** فی ابراز الغی الثامن الخ **اقول** شفاء العی مین لکھا گیا تھا کہ اصول
دین کے دو ہی ہین اور جن لوگون نے اجماع وقیاس کو بھی حجت کہا ہے اوسپر
کوئی دلیل نہین ہے امام احمد حنبل نے اجماع اصطلاحی کا انکار کیا ہے اور داؤد ظاہری
نے قیاس کے حجت ہونے سے اعراض کیا ہے اور انہین کے قول کے مطابق ایک جماعت عظیم
اہل اسلام کی اگلے پچھلون سے ابتک قائل ہوتے آئے ہین اور اجماع قیاس مین کوئی ایسی
چیز نہین جو متمسک بہ ہو خصوصًا وقت تعارض کے ساتھ نصوص کتاب وادلہ سنت کے
انتہی اسکا جواب شیخ جی نے یہ فرمایا تھا کہ منشا اس قول کا ابن تیمیہ اور اون کی
تلامذہ اور ظاہریہ کی تقلید ہے اور یہ کلام کتنے مغالطونکو شامل ہے اگر مراد اصل سے
جو منحصر کتاب وسنت مین ہے مثبت حکم نفس الامری ہے تو وہ یہ کتاب وسنت نہین
کلام نفسی قدیم ہے اور جو مراد مثبت حکم بحسب علمنا ہے تو اجماع وقیاس پر بھی صادق
ہوگا اگر علم کو عام لیا جاوے اور جو خاص قطعی مراد ہو تو اجماع اسمین داخل رہیگا
قیاس نہین اور اگر مراد اس سے مایرجع الیہ ہے تو منحصر صرف کتاب ہی مین ہوگا پھر اگر
اوسمین رسول کی اطاعت کا حکم نہوتا تو ہمپر اتباع سنت من حیث السنۃ واجب ہوتا

اور اس بحث سے مین کلام مبرور وسعی مشکور مین فارغ ہوچکا ہون انتہی صاحب تبصرہ نے شیخ جی کو اسکا جواب یون دیا کہ اس تقریر مین کئی وجہ سے کلام ہے اول یہ کہ یہی اعتراض بعینہ اونپر بھی وارد ہوتا ہے جو اصول دین کے چار چیزونمین انحصار کے قائل ہین بر تقدیر مراد اول مثبت الحکم لنفس الامری ہے اور وہ فقط کلام نفسی ہے اور بر تقدیر ثانی شرائع من قبلنا اور تعامل اور صحابی اور معقول اور سیرۃ شیخین و سنت خلفاء وتحری اور عمل بالظاہر اور اخذ بالاعتبار اور قرعہ اور قافہ کو بھی اصل شامل ہوگی اور بر تقدیر مراد ثالث انحصار اصل کا صرف کتاب ہی مین ہوگا دوسرے یہ کہ مراد اصل سے دلیل ہے اور دلیل مثبت حکم کی بحسب علم ہوتی ہے نہ بحسب نفس الامر اس سے پہلا احتمال تو ساقط ہوگیا اور ایسے ہی کلام نفسی قدیم کا دلیل ہونا باطل ہے پھر اسکے اثبات واستشہاد مین صاحب تبصرہ نے آدھی صفحہ تک توضیح وتلویح کی عبارت نقل کی ہے جسکی نقل مین شیخ جی نے سرقہ کیا ہے اور اوسکے جواب سے بھی گریز کر گئے ہین تیسرے یہ کہ ہم شق ثالث کو اختیار کرتے ہین یعنی مثبت حکم بحسب علمنا کو اور اوسکا صدق اجماع وقیاس پر بر تقدیر عموم علم اور اجماع پہ بر تقدیر خصوص بالقطع ممنوع ہے اسلئے کہ یہی تو عین متنازع فیہ ہے کیونکہ جو لوگ ان دونون کی حجیت کے قائل ہین وہ مثبت حکم بحسب علمنا کہتے ہین اور منکرین اسکو نہین مانتے پس اس دعوے پر دلیل لانا ضرور چاہیے تھی یہ کہنا معترض کا کہ اگر ہمکو کتاب مین اطاعت رسول کا حکم نہوتا تو وجوب اتباع سنت من حیث السنۃ نہوتا دعوی بلا دلیل ہے انتہی ما فی التبصرۃ مختصرا شیخ جی نے اسکے جواب مین اول تو قریب پندرہ جگہہ کی نقل عبارت تبصرہ مین سرقہ حذف وتحریف تصحیف کی ہے پھر صاحب تبصرہ کی ایک ورق مین خوب ہی مذمت وغیبت کی ہے جسکا شروع یہ ہے کہ مینے اس ناصر چار پائے کے نیچے چھپے ہوئے کو بیشک جان لیا یہ وہی ہے جسنے پہلے حج کیا اور تبیغمیہ

صلعم کی زیارت نہین کی اور مین نے اسکی بحث مین اوسکو خوب ہرایا ہی یہان تو
شیخ جی نے صاحب تبصرہ کو یقیناً جان لینے کا دعوی کیا ہی اور آگے چند سطر کے بعد اپنی
حماقت وجہالت ثابت کرنے کو شک کر کے فرماتے ہین اگر یہ ناصر وہی ہی تو اوسکو میرا
سلام پہنچا کر یہ کہو کہ تو پردہ والیون مین کسلئے چھپا ہی اپنا نام ظاہر کرنے سے کیون
شرماتا ہی سامنے آکر کیون نہین مباحثہ کیا برملا کیون نہین پکارا کہ مین زیارت کا
منکر امیر کی مدد کو اوٹھا ہون اور اس کام پر اوسکا نوکر ہوا ہون اوسکے دشمنونکو گالیان
دونگا - اس قسم کا ہذیان دور تک بک کر صاحب خط کو مخاطب کر کے کہتے ہین اس ناصر
مختفی کے کلام مین فتور ہے اور یہ جانی جافی طاغی غوی ہے اور داب مناظرہ
سے بعید ہی کہ جو شخص علم وفضل مین اپنے سے کم ہو یا جہالت مین بڑھکر ہو اوس سے
مناظرہ کیا جاوے اسلئے ہر مین تمکو جواب دیتا ہون جواب اول تو یہ ہی کہ انحصار اصول دین کا چار
چیز و نمین اسلئے نہین ہی کہ ما عدا اونکا دلیل سے خارج ہو بلکہ وہ بھی انمین سے
کسی ایک کی ساتھ ملحق ہوگا فقط اس جواب کا ضعف سخافت ہر شخص انحصار کے معنے
اور تعریف جاننے والا جان سکتا ہی دوسرا جواب یہ فرمایا ہی کہ جب مراد اصل سے دلیل
مثبت حکم بحسب علم ہی تو اجماع اور قیاس کے اوس کے اندر داخل ہونے مین کیا شک ہی
جیسا کہ اہل اصول نے اسکی تفصیل کی ہی اس کے بعد شیخ جی فرماتے ہین الحمد للہ مین اپنے اوقات
نفیسہ کو قال مین ضائع نہین کرتا اور طالب دلیل پر واجب ہی کہ علما سے کتب
اصول کے پڑھے فقط یہان اہل انصاف شیخ جی کی غایت جہالت وسفاہت کو غور فرماوین
کہ ویسے تو آپ صاحب اتحاف وصاحب تبصرہ کی نسبت کتنے ہی صفحہ کے صفحہ ورق کے
ورق جز کے جز و نمین گالیان لکھتے چلے جاتے ہین اور اونکی اور دیگر اکابر آئمہ کی
غیبت اور مذمت وغیرہ ہذیان سراسر طغیان سے اپنے اعمالنامہ کیطرح کاغذ کے
دستہ کو دستہ سیاہ کر کے حجم کتاب کا بڑھایا ہی اسمین تو اون کے اوقات نفیسہ کی تضییع نہوئی

اور اجماع وقیاس کے مثبت حکم ہونے کی دلیل بیان کرنے مین آپ کی تضیع اوقات
ہی شیخ جی شرم وحیا کو تو تمنی جواب دے ہی دیا ہی مگر یہ کہو کہ کتابون کے حیلہ حوالہ سے
تمہارا پیچھا کیونکر چھوٹ سکتا ہی جب کتابو نمین سب کچھ لکھا ہی تو تمنے اپنی تالیفات واہیات
اور ایک ایک ادنی مسئلہ کی اثبات بے ثبات مین بڑی بڑی لنبی چوڑی رسائل لکھنی مین
کیون بیہودہ قیل وقال تضیع اوقات نفیسہ فرمائی ہی اگر کچھ غیرت مذہبی تھی تو دو
چار ہی ورق اجماع وقیاس کے مثبت حکم ہونے کے دلائل مین لکھی ہوتے اسجگہہ تو
تمہاری مذہب ہی کی جڑ کٹی جاتی ہے کیونکہ سارے مذہب حنفی کی بنا قیاس پر ہی
ہے اور صدہا ہزارہا اکاذیب وخرافات مسائل وحیل اجماع کے نام سے گھڑ کر مشہور
کر رکھی ہین صرف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے اصول ماننے سے سارا اصول
مذہب تباہ برباد ہوا جاتا ہے اور تمام فقہ جعلی ردی بنا جاتا ہی ایسے مقام مین دلیل
سے گریز کرنا تو اپنے مذہب والیانکو صاف جواب دینا ہے اسجگہہ صاحب تبصرہ نے
شیخ جی سے دو دلیلین طلب کین تھی ایک تو حجیت اجماع وقیاس کی اوس کے
بیان مین تو شیخ جی نے تضیع اوقات کا عذر کیا اور دوسری دلیل موقوفیت حجیت
سنت کی اوپر کتاب کے اسکو سعی مشکور کے حوالہ پر ٹالا حیث قال وقد اقمت علی
ذلک دلیلا واضحا فی السعی المشکور من شاء الاطلاع علیہ فالیرجع الیہ الخ حالانکہ
وہان بھی آپکا یہ دعوی ہی دعوی ہی دلیل ندارد ہی سفہا کے دھوکھا دینے کو یہ چال
چلی ہی اور طرفہ یہ ہی کہ تبصرہ مین خود اسکا جواب موجود ہی حیث قال واما ادعاءک فی
صفحہ ۱۳۳ من السعی المشکور ان علماء الامۃ کلہم قالوا فی تصانیفہم ان حجیۃ
السنۃ موقوفۃ علی کتاب اللہ فہو دعواک فان ہذا المدعی لو طولب بالبرہان
علی ذلک لعجز عنہ وللہ العجب کیف ادعی ہذا الباغض الحاسد ذلک مطلقا ولم یتیسر لہ
مطالعۃ کتب علماء الامۃ کلہا حتی یعرف ان کلہم قالوا فی تصانیفہم ذلک ولو ثبت

ہذا لم یثبت منہ الاجماع الشرعی المصطلح الذی ہو الحجۃ عند قائلیہ الخ اسیطور شیخ جی نے صدہا جگہہ اس تذکرہ مین وہی پرانی باتین اپنی جنکا جواب تبصرہ مین موجود ہے فریب دہی عوام کو مکرر ذکر کردیئے ہین بلکہ جو کوئی منصف تبصرہ کو بغور دیکھیگا تو سوا شیخ جی کی گالیون وغیرہ ہذیان سارے تذکرہ کا جواب اس سے معلوم کرلیگا اور جان جائیگا کہ یہ تبصرہ جیسا ابراز کا جواب ہے ویسا ہی تذکرہ کا بھی ہان گالیون اور ہذیان اور اپنی مدح و اکابر کی مذمت و غیبت سے اسکا حجم بہت بڑہا یا ہے اور کوئی بات قابل جواب کے نئی نہین لکھی ہے عوام جہال کے نزدیک البتہ یہ بڑی جدید کتاب ہے یہان شیخ جی سے دونون دلیلون مذکورہ سابق کا مطالبہ باقی ہے بغیر دلیل بیان کیئے کسی حیلہ حوالہ سے پیچھا نچھڑا سکین گے اور ہمکو یقین کامل ہے کہ شیخ جی تو بیچارہ کیا تمام دنیا کے حنفی مُلّا بمصداق ولوکان بعضہم لبعض ظہیرا کے اکٹھے ہوکر اثبات پر آمادہ ہون تو بھی ہرگز اجماع وقیاس کی حجیت بمعنی مثبت الحکم بحسب العلم بیان نہ کرسکین گے اور ویسے بے شرمی سے جو چاہین کہہ ڈالین لکھ ڈالین کیونکہ اسکی نقیض پر صدہا دلائل عقلی و نقلی موجود ہین اور جس مسئلہ کا جواب آپکو نہ آئے اوسمین معترض علیہ کو ابن تیمیہ و ظاہریہ کا مقلد کہدینا اور منکر تقلید کو تقلید کی تہمت کرنا اہل عقل کے نزدیک دلیل کمال جہل و ضلالت کی ہے **قولہ** السنۃ عبارۃ عن الوحی غیر المتلو مردود **اقول** یہان شیخ جی فرط عداوت صاحب تبصرہ سے بالکل اندھے بنکر اپنے ہی مذہب پر اعتراض کر بیٹھے ہین کیونکہ وحی غیر متلو کے سنت ہونیکا صاحب تبصرہ ہی قائل نہین ہے اصول فقہ والونکا بھی یہی قول ہے تلویح مین ہے الدلیل الشرعی اما وحی او غیرہ والوحی ان کان متلوا فالکتاب والا فالسنۃ الخ ہکذا فی سائر کتب الاصول اور یہ کہنا شیخ جی کا کہ فعل نبی صلعم کا یا سکوت آپکا کسیکے قول یا فعل کو دیکھکر یا کہین اپنی رای سے فتوی دینا کیا سنت مین معدود

نہین ہی لغو ہی کیونکہ وحی غیر متلو کے سنت قرار دینے سے ان امور کے سنت مین
معدود نہونیکی کیا وجہ ہی جب تمنے اصول دین کو ادلہ اربعہ مین منحصر کر کے شرائع من
قبلنا و تعامل و قول صحابی و معقول و سیرۃ شیخین و سنت خلفاء و تحری و عمل
بالظاہر و آخذ بالاحتیاط وغیرہ کو باوجود ایک نوع کی بعد کے احدالادلہ کے ساتھ ملحق
کیا ہی تو نزدیک قائل انحصار اصول مذکورہ کے صرف کتاب و سنت مین امور مذکورہ
کو سنت کے ساتھ ملحق ہونے مین کون مانع ہی علاوہ اسکے کہ یہ امور تو سنت مین
گنے بھی جاتے ہین اور تعریف سنت کی انپر صادق بھی آتی ہے اب یہان شیخ جی کا
یہ کہنا کہ وحی غیر متلو کو سنت وہ کہیگا جسکو ممارست کتب اصول و معقول و منقول
نہین ہے کذب و لغو ٹھہرا بلکہ خود شیخ جی کتب مذکورہ اور نیز اپنے مذہب سے جاہل نکلے مین
الزام اونکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا اب اسکے بعد مین شیخ جی نے قریب ایک صفحہ تک
جواز اجتہاد پیغمبر مین جسکا تمام تبصرہ کے اندر کچھ ذکر نہین ہی بیفائدہ بحث کی ہی
اور اوسکے مانع کو کتنی ہی گالیان دے ڈالی ہین ہم حیران ہین کہ شیخ جی کو یہ کیا خبط
ہی کہ جن امور کو بحث کتاب سے کچھ علاقہ ہی نہین اونمین تو اپنی خرافات سے
کاغذ سیاہ کرتے چلے جاتے ہین اور جو اصل مسئلہ مبحوث عنہا ہی اوسکی دلیل پوچھو تو
فرماتے ہین مین اس قیل و قال مین تضییع اوقات نہین کرتا ایسی باتین انسان
عاقل ذی ہوش تو ہرگز نہین کر سکتا ہی دیوانہ خبطی سے تعجب نہین پھر صاحب تبصرہ
نے یہ جو لکھا ہی کہ جب پیغمبر کی نبوت اور اونکے معجزات اور تمام نبوت کے لوازمات ہی
عقلاً ثابت ہوئی تو ہمپر اونکا اتباع بھی اون امور مین جنکو اللہ کیطرف سے وہ ظاہر
کرتے ہین عقلاً واجب ہوگا برابر ہی یہ کہین کہ یہ کلام جبرئیل میرے پاس اللہ کی طرف سے
لائے ہین یا نہ کہین اور یہ اظہار خواہ قول سے ہو یا فعل وغیرہ سے کیونکہ مقصود تو بعثت
انبیا سے عباد کا پیروی کرانا ہی اللہ کے حکم کی جو انبیا لیکر آئے ہین فقط اسکا جواب

عبدالغنی خان

شیخ جی فرماتے ہین کہ یہ کلام الحادی اور گنوارون جنگلیون کیسی بات ہے یہ کہکر ایک ورق کامل مین بڑی لنبی چوڑی تحریر نہایت بے ربط وبے ضبط بطور تکبندی کے لکھی ہے جسکا مطلب اسقدر ہے کہ آمر حقیقی اللہ ہے اوسنے رسول اسلیئے بھیجے ہین کہ اونکی ہدایت سے بندے میری عبادت کرین پس بعد تسلیم نبوت نبی کے اوسکے معجزات سے اورا قرار حقیت یا تبلیغ عن ربہٖ من احکامہ و آیاتہ کے کسی مسلمان پر اوسکے اقوال وافعال واجتہاد مین جسکا اللہ نے حکم نہین کیا واجب نہین یہان قطع نظر خبط عبارت کے لایجب کا فاعل بھی ندارد ہے معلوم نہین کیا واجب نہین پھر اس تمام طول فضول کا شیخ نے نتیجہ یہ نکالا ہے فثبت ان حجیۃ السنۃ متوقفۃ علی الکتاب لا ان حجیۃ الکتاب موقوفۃ علی السنۃ - مین کہتا ہون شیخ جی تمکو تو اپنے تخلل دماغ کا علاج کرانا واجب ہے تقریر کچھ کرتے ہو اور اوس سے ثابت کچھ کرتے ہو جو تمھاری تقریر ہے بعینہ وہی تو صاحب تبصرہ کا مدعا ہے بلکہ جس امر کی تمنے نتیجہ کلام مین نفی کی ہے اور صاحب تبصرہ نے ابتک اوسکا دعوی صراحۃً نہین کیا تھا یعنے موقوفیت حجیت کتاب کا اوپر سنت کے وہ بھی تمھارے کلام بے نظام سے ثابت ہوگیا کیونکہ حاصل تقریر تمھارا یہ ہے کہ نبی جو اللہ کے آیات واحکام ہمکو پہنچائے اوسکا اتباع تو واجب ہے اور جو اوسکی رائے واجتہاد سے ہو اوسکا نہین اس سے تو صریح موقوفیت حجیت کتاب کی اوپر سنت کے ظاہر ہوئی کیونکہ اللہ کی آیات واحکام اور نیز رسول کی اپنی رائے واجتہاد کے کام بغیر اونکے بیان کیے ہرگز نہین معلوم ہوسکتی اور جب تک رسول ہی کی زبان سے اوسکا اظہار نہو ہرگز کوئی اونمین فرق نہین کرسکتا جب یون ہوا تو جسکے نتیجہ مین تمنے نفی کی ہے وہی یہان ثابت ہوگیا اب خود تمہین کو اولٹا اپنے نفس پہ رونا چاہیئے ہم خوب جانتے ہین کہ شیخ جی کو یہ خیال تو کبھی نہ آئیگا کہ مین کیا لکھتا ہون اور اسکا مطلب کیا ہوگا صرف اپنے خرافات وخرخرفات سے کاغذ سیاہ کرنا حجم کتاب کا بڑہانا اس غرض سے ہے کہ اونکے معتقدین سفہا یہ کہین کہ شیخ جی

اہل حق کا ذرا سی بات کا کیسا لنبا چوڑا جواب لکھا ہے چنانچہ مسئلہ نقض وضو بقہقہہ و حکم
شرب دخان وغیرہ مسائل مین کئی کئی جز کے بڑے بڑے رسالے واہی تباہی لکھ ڈالی ہین اور
حاصل اونکا کچھ بھی نہین اور یہ کوئی نہین جان سکتا کہ نفس طول تحریر ہی دلیل کمال حماقت
کی ہے اور چہ جائیکہ اوسکی عبارت سب غلط و بے ربط محض تکبندی ہو اور تمام سب و
شتم و طعن و افترا و غیبت و مذمت اکابر وغیرہ کلمات مرذولہ و الفاظ بیہودہ سے گانٹھا ہو
ایسے شخص کو تو اہل ہوش زمرۂ انسان سے ہرگز نہین جانین گے بلکہ خناس یا نسناس
سمجھین گے ؎ لکل داء دواء یستطب بہ ؛ الا الحماقۃ اعیت من یداویہا ؛ **قولہ**
قال ناصر المختفی قد فرغ العلماء القائلون بعدم حجیۃ الاجماع والقیاس عن جواب کلہا
کالقاضی الشوکانی فی ارشاد الفحول و صاحب الابجد وغیرہما اقول من ہما و ما مقدارہما
بجنب العلماء المحققین الخ **اقول** حاصل جواب شیخ کا یہ ہے کہ دونون شخصون کی کیا
حقیقت ہے صاحب ابجد کی تحقیق کا کچھ اعتبار نہین وہ اپنے اوستاد کا سخت مقلد ہے اور
شوکانی تو بڑے کانٹون والا ہے اوسکی عقل و فہم ناقص ہے کچھ اوسکی تنقیح کا اعتبار نہین
جو اوسکا مقلد ہوگا وہی اوسکی تنقیحات باطلہ اور تحقیقات عاطلہ پر فخر کریگا اللہ ہمکو اور
ساری خلق کو اس گمراہی سے بچاوے فقط مین کہتا ہون شیخ جی یہ تو کچھ جواب
نہین ہوا آپکو چونکہ تقلید کا مرض سخت ہے اور تمام رگ و ریشہ مین اوسکی تاثیر مثل کلب
کلب کے دوڑی ہوئی ہے تو تمکو سب مقلد ہی نظر آتے ہین اور امام علامہ شوکانی مجتہد
یمانی کی جو تم مذمت و غیبت و توہین و تحقیر کرتے ہو اسکا انجام تمہارے حق مین اچھا نہین
عنقریب اسکی حقیقت جان لوگے فتربصوا انی معکم من المتربصین صاحب ابجد و شوکانی کا
مقدار و مرتبہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے تمہارے نزدیک اگر اونکے جواب ٹھیک نہین ہین تو
دلائل سے اونکو توڑو اور اجماع و قیاس کی حجیت کتاب و سنت سے ثابت کرو ورنہ یہ
کون حماقت ہے کہ ایک شخص تمسے دلیل مسئلہ کی طلب کرے تم اوسکی شیوخ و اکابر کی برائی

کرڈالا اور اوسپر تقلید کی تہمت رکھکر جواب سے گریز کر جاؤ ؎ بدگفتن من شد ہنر حاسد و مسکر + صد شکر کہ عیبم ہنر بے ہنران شد + **قولہ** قال ناصر المختفی انکار الامام احمد ذکرہ الشوکانی الخ **اقول** اسکا جواب شیخ جی نے یہ دیا ہی کہ ان سطرون پر ہنسی آتی ہی تجھکو اجماع کی حجیت مین شک ہی تو کسی عالم اہل سنت سی بقدر کفایت اصول کی کتابین پڑھ لی تا کہ شوکانی کا جھوٹ ثابت ہو جاوے اور معلوم ہو کہ اوسکی باتین سب خیالی ہین اور جو اوسنے نقل کیا ہی وہ دائرہ ایمانی سے خارج ہی اسکے بعد ابن حاجب اور عضد کا یہ قول نقل کیا ہی کہ اجماع حجت ہی سب کے نزدیک اور نظام اور بعض خوارج اور شیعہ کا اعتبار نہین اور امام احمد کا قول مَن ادعی الاجماع فهو کاذب بعید ہی بسبب وجود اجماع کی انتہی مین کہتا ہون شیخ جی ابجد کو تو تمنی تقلید شوکانی کی تہمت کی تھی یہان ابن حاجب کی تمنی کیون تقلید کی ہی تمسے تو مطالبہ دلیل حجیت اجماع اور قیاس کا کتاب و سنت سی ہی ابن حاجب کا قول تو کتاب و سنت نہین ہی کتب اصول سے تو تم خود جاہل ہو تمکو کسی عالم سے اونکا پڑھنا سمجھنا چاہئے پہلے سی کسی نے ایک بات بے دلیل کہدی اوسکی تقلید سے تمہاری طرح اصول والے بھی وہی گاتے چلے آئے ہین اگر تمہاری زعم کی موافق کسی اصول کی کتاب مین حجیت اجماع و قیاس کی نصوص کتاب وادلہ سنت سی ثابت ہی تو اون نصوص وادلہ کو پیش کرو اور اوس کے جواب جو محققین نے دئے ہین اونکو دلیل سے توڑو صرف ابن حاجب کی تقلید اور کتب اصول کے حیلہ حوالہ سے خصم کے مطالبہ دلیل سے پیچھا نہین چھڑا سکتے یون تو ادھر سے بھی کوئی کہہ سکتا ہی کہ ابن حاجب وغیرہ مدعیین حجیت اجماع و قیاس کے امام احمد و دیگر آئمہ محققین کے مقابلہ مین کیا حقیقت و مقدار رہے لیکن اس سے کب کام چل سکتا ہی اگر اہل حق دلیل سے بحث نکرتے تو تمام امت بعد قرون مشہود لہا بالخیر کے تم جیسے حق سے اندھی گونگی بہری نرہی جاتے تمام امور دین کا مدار تو دلائل پر ہے لیہلک من ہلک عن بیّنة ویحیی مَن حیّ عن بیّنة یہان بھی

بعد نقل عبارت ابن حاجب وغیرہ کے شیخ جی نے امام احمد کے قول کی بتاویل باطل
تکذیب کر کے قریب ایک ورق تک علامہ شوکانی اور راون کے علم وفہم کی از حد مذمت
کی ہے اور نیز اون کے کتب سے استفادہ کرنیوالی کی اور صاحب تبصرہ کی نہایت توہین
وتجہیل جسکا مختصر حاصل یہ ہے کہ جو شخص امام احمد کیطرف انکار اجماع کی نسبت کرے وہ اپنی
جان کو روئے شوکانی ہو یا اور کوئی شوکانی کی نظر وفہم قاصر ہے جسنے اوسکی کتابونکو
دیکھا ہے وہ اوس کی چوری وخیانت کی باتین قبول کریگا اور راوسکے قول کو اوسکے
جھٹلانے والی کے قول پر مقدم رکھیگا اور یہ سمجھیگا کہ یہ بات مشکل ہے اور موجب وزر و وبال
ہے اور صاحب تبصرہ کی جہالت اس مرتبہ کو پہنچی ہوئی ہے کہ قابل خطاب اہل فضل کے
نہین رہا اور جو اوسنے نقل کیا ہے سب شوکانی کی گھڑی ہوئی باتین ہین شوکانی
لوگون کے مطلب کو نہین سمجھا ہے جو اوس کی بات پر ایمان لاوے وہ باکرہ عورتون
جاہنے والیون جنے والیون سے محروم ہے انتہی ہذیانہ مختصراً پھر اسکے بعد شیخ جی نے
جواب مین صاحب تبصرہ کے تصحیح نقل تاریخ ولادت ناصر مطرزی مین مدینۃ العلوم سے
اور تاریخ وفات عمر نسفی کی مین کشف سے صاحب ابجد کی مذمت وغیبت مین دور دور تک
وہی ہذیان سرائی کی ہے جسکا کچھ حاصل بطور نمونہ از خروار پہلے بیان ہو چکا ہے۔

قولہ لا یذہب علیک انہم اختلفوا فی شان ابن عربی فرقتین الخ **اقول** شیخ
جی نے ابراز مین صاحب ابجد پر اعتراض کیا تھا اوسنے ذکر علماء الانشاء والادب مین
ابن عربی کے ترجمہ مین ایسے کلمات ذکر کئے ہین جو علماء متدینین سے بعید ہے اور
ایسے اکابر پر طعن کرنے سے سکوت واجب ہے یہان شیخ جی نے علماء محاضرہ کی جگہہ علماء
الانشاء والادب غلطی سے لکھا تھا اب اوسکی اصلاح فرمادی ہے اسکا جواب الزامی تو مین
شیخ جی کو یہ دیتا ہون کہ جب تمہارے نزدیک بھی اکابر کے حق مین کوئی بری بات لکھنا
برا ہے اور اونپر طعن کرنے سے سکوت واجب ہے تو پھر شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرانی

اور علامہ سید محمد بن اسمعیل امیر یمانی اور امام شوکانی وغیرہ اکابر پر جنکی نام تبصرہ مین مذکور

ہین تمنے کیون ناحق طعن وافترا کیا ہے اور بحد وحساب اونکی توہین وتحقیر کر ڈالی ہے

اگر یہ کہو کہ اون اکابر کی بعض تحقیقات میری رای ومذہب کے خلاف ہین اسوجہ سے مین نے

اونکی مذمت وتوہین کی ہے تو ہم کہتے ہین ابن عربی کا تو بہت کلام صریح قرآن وحدیث و

جمیع مسلمین کے عقائد ومذہب کے خلاف کما لایخفی علی من طالع الفصوص و تفسیرہ

وغیر ذلک من تالیفہ ہے اگر اسوجہ سے کسی عالم نے بطور طریق محدثین کے اونپر جرح بھی کردی

تو کیا برا کیا تمھاری طرح تو ناحق سب وشتم طعن وافترا نہین کیا مگر یہ کہہ سکتے ہین کہ

شیخ جی نے اسمین علماء متدینین کی قید لگائی ہے کہ اون کی شان سے یہ امر بعید ہے اور

شیخ جی علماء متدینین سے بمراحل دور ہین بلکہ اون کے دشمن وحاسد ہین۔ اور

صاحب تبصرہ نے شیخ جی کو یہ جواب دیا تھا کہ علماء متدینین ہی نے شیخ ابن عربی وغیرہ

وجودیون کے حقمین اس سے بڑھکر کلمات لکھے ہین اور اوسپر بہت اعتراض کئے ہین

پھر اوسکے بعد ایکسو چونتیس ١٣٤ علماء معترضین کا ذکر کرکے کہا ہے کہ یہ سب کیا تمھارے

نزدیک علماء متدینین نہ تھے شیخ جی نے اسکے جواب مین اپنے باپ میانجی عبد الحلیم کے

رسالے کی تھوڑی سی عبارت نقل کی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ ابن عربی کی ایک جماعت

نے تکفیر وتضلیل کی ہے اور اوسکو ملحد کہا ہے اسلئے کہ اوسکے تصانیف مین بعض کلمات

اچھے نہین ہین اور ایک جماعت نے اوس کے کلمات کی تاویل کرکے اوسکی ولایت کا

اقرار کیا ہے اونمین سے شیخ مجد الدین فیروزآبادی اور عبد الوہاب شعرانی اور حافظ

سیوطی اور عبد الغنی نابلسی اور مولوی عبد العلی لکھنوی ہین انتہی اسکے بعد مین

شیخ جی نے تیس چالیس آدمیونکا نام لیکر فرمایا ہے کہ مجکو خوف طوالت کا نہوتا تو ان سبکے

اقوال بھی ذکر کردیتا اسکا جواب ہم یہ دیتے ہین کہ شیخ جی نے جو اعتراض صاحب ابجد پر

کیا ہے وہ ہی اون کے باپ میانجی عبد الحلیم پر بھی وارد ہوتا کیونکہ صاحب ابجد نے

اگر کوئی جرح ابن عربی کے حقمین نقل کی ہے تو میانجی مذکور نے بھی تو ایک جماعت سے
اونکی تکفیر و تضلیل و الحاد نقل کیا ہے پس شیخ جی کے اعتراض کا جواب دندان شکن
میانجی کا رسالہ کافی ہے اگر شیخ جی یون کہین کہ صاحب ابجد کی عبارت سے اونکا بد
اعتقاد ہونا ابن عربی سے ثابت ہوتا ہی کیونکہ انھون نے اوسپر جرح نقل کرکے رد نہین
کیا تو ہم یہ کہین گے کہ میانجی مذکور بھی اوس سے بد اعتقاد ہی کیونکہ اوسنے بھی تکفیر
و تضلیل و الحاد ابن عربی کا نقل کرکے اوسکا رد نہین کیا پھر اگر شیخ جی اسکا رد یا میانجی کا
بد اعتقاد ہونا اوس کے کسی اور کلام سے ثابت کرین گے تو ہم بھی اوسوقت صاحب ابجد کے
کتنے ہی کلام سے اونکی تالیفات سے بھی ثابت کر دکھائین گے اس جواب کے بعد شیخ جی نے
پانچ چھہ سطرین صاحب تبصرہ کی مذمت و غیبت کرکے دو ورق مین ذہبی اور سوکانی
اور یافعی وغیرہم کی عبارت نقل کی ہی اور ایک صفحہ سی زیادہ مین اپنی طرف سے اوسی
مضمون کی عبارت گھڑی ہی جس سکا خلاصہ یہ ہی کہ مسلمانونکی غیبت اور حقارت
کرنا حرام ہی کسیکو برا کہنا نہین چاہیئے فقط مین کہتا ہون اگر شیخ جی کو کچھ بھی عقل
یا شرم و غیرت ہوتی تو یہ بات ہرگز نہ لکھتے اور جو لکھتے تو پہلے آپ اکابر کی غیبت
و حقارت سے توبہ کر لیتے پھر لکھتے افسوس ہی اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم
و انتم تتلون الکتاب افلا تعقلون یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند
اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون پھر اسکے بعد شیخ جی نے جواب مین تصحیح نقل صاحب
تبصرہ کی نسبت اعتراض سنہ ولادت ابن کثیر اور سنہ وفات ابن حجر بعد حذف
و تحریف عبارت تبصرہ کے اور اصلاح اغلاط اپنی ابراز غی کی وہی سب و شتم و ذم و ملام
صاحب ابجد کے سابق کے طور پر کی ہی اور چند مثالین اوسی مضمون کی گھڑ کر فرمایا ہی
کہ صاحب ابجد کیسا کام کوئی لڑکا بھی نہین کرتا بالغ عورتون و مردونکا تو کیا ذکر
ہی اور اس اعتراض کے بعد جو شیخ جی نے صاحب ابجد پر جھوٹ بولا تھا کہ اونھون نے

ابوحنیفہ کا ذکر علماء اصول فقہ مین کیا ہے حیث قال الرابع عشر ذکر من علماء اصول
الفقہ الامام اباحنیفۃ الخ اسپر صاحب تبصرہ نے مواخذہ کیا تو آپ نے ابراز مطبوع ثانی
مین اوسکی اصلاح کی ہے اور یہان تذکرہ مین یون عبارت بدلدی ہے الرابع عشر
وہو المتوفی للمائۃ ذکر الامام اباحنیفۃ الخ اس بد ذاتی کا کیا ٹھکانا ہی اپنی غلطی کا اقرار
کر کے اوسکی اصلاح کی ہوتی یا کچھہ جواب دیا ہوتا چورسیی عبارت بدلکر دہوکھا دینا
کیا تھا **قولہ** لا اثر لہذہ العبارۃ فی بعض النسخ المصححۃ الخ **اقول** صاحب تبصرہ نے ابوحنیفہ کا
اصحاب الرای سے ہونا ذہبی اور ابو الحجاج مزی اور خطیب بغدادی اور سمعانی وغیرہم
کے قول سے نقل کیا تھا اوسکے جواب مین شیخ جی نے نہایت غیظ وغضب مین
آکر عوام کے دہوکھا دینے کو فرمایا ہی کہ ذہبی کی عبارت کا اثر بعض نسخہ صحیحہ مین نہین ہے
پھر کہا ہی کہ جو کوئی ان کلمات وخرافات کے رد پر مطلع ہونا چاہے وہ نصرۃ المجتہدین
تالیف فاضل اکمل کامل ارشد مولوی حکیم وکیل احمد کی دیکھے مین کہتا ہون یہ نصرۃ المجتہدین
خود شیخ جی ہی کی خرافات ہی وکیل کے نام کی پردہ مین مختفی ہوکر لکھی ہی اوسمین بھی
شیخ جی نے صاحب اتحاف اور مولانا مکرم سید محمد نذیر حسین مدظلہما کی غیبت ومذمت و
اہل حق پر طعن وافترا سے کاغذ سیاہ کیا ہی سوا ہذیان کے اسمین کسی باتکا جواب نہین ہے،
کاتب الحروف نے اول اوسکا جواب لکھا ہی بعد مین اور دو تین جواب اوسکے ہوچکے ہین مردود
رسالہ کا حوالہ دینا دغا بازی وجعلسازی سی خالی نہین، شیخ جی کو جب کلام آئمہ کا جواب
نہ آیا تو اوس خرافات مردودہ کی حیلہ حوالہ سے ٹالگئی ذہبی کی عبارت اگر شیخ جی کو
بعض نسخہ میزان مین نسوجھی تو دوسرے اکثر نسخ مین اوسکو دیکھ لین نہین تو کتاب الضعفا
نسائی کا جس سی ذہبی ناقل ہی مطالعہ کرین خطیب بغدادی اور مزی اور سمعانی وغیرہم
کی عبارت تو موجود ہی اوس سے تو ابوحنیفہ کا اصحاب الرائی ہونا بخوبی ثابت ہے
شیخ جی نے حق وباطل مین جب ابوحنیفہ کی امداد کا ٹھیکہ لیا ہی تو ان آئمہ کا مقابلہ کیسے

صاحب ابجد و صاحب تبصرہ پر سب و شتم کرنے سے کیا فائدہ اور اس سے کیونکر اونکی
امداد ہوسکتی ہے غیظ و غضب کا یہان کام نہین آدمیت و انصاف درکار ہی۔ **قولہ**
وحکمک علی التقدیر الثانی لعدم الاعتداد بہ الخ **اقول** شیخ جی نے ابوحنیفہ کی صاحب
رای لکھنے پر یہ اعتراض کیا تھا کہ اگر مراد اس سے قیاس کرنا ہی تو قیاس تو ہر مجتہد کرتا ہی
اور جو یہ مراد ہے کہ وہ قیاس کو کتاب و سنت پر مقدم رکھتے تھے تو یہ فریہ بلا مریہ ہی
صاحب تبصرہ نے اسکے جواب مین کہا کہ اس تشقیق کی سند اگر کلام سلف سے ہی تو اوسکو
نقل کرنا چاہئے اور جو شیخ جی کے مخترعات سے ہی تو بے اعتبار ہی اور یہ کلیہ کہ ہر مجتہد نے
قیاس کیا ہی منظور فیہ ہے دو وجہ سے اول یہ کہ ابوحنیفہ کے اور تمام مجتہدین کے
قیاس مین فرق ہی کیونکہ ابوحنیفہ کی طبیعت و مسائل مین قیاس غالب ہی بہ نسبت
باقی مجتہدین کے بسبب قلت وقوف کے اوپر احادیث کے اور اسیواسطے اونکو صاحب
رای کہا جاتا ہی اور اسمین کچھ اونکی منقصت نہین کیونکہ قیاس مین تبحر و اصابت اونکے
نزدیک جائز ہی جو اوسکی حجیت کا قائل ہی اور یہ بات دوسری ہی کہ احادیث پر زیادہ مطلع
ہونا اور مسائل مین تھوڑا قیاس کرنا بڑے مرتبہ کی بات ہے دوسرے یہ کہ دعوی قیاس کا
ہر مجتہد کیواسطے کلیۃً منع ہی کتنے ہی مجتہدین نے قیاس سے انکار کیا ہی جیسے داؤد
ظاہری و ابن حزم و حمیدی وغیرہم نے اور قیاس کچھ عین اجتہاد یا اوسکا لازم
نہین ہی کہ اوسکی نفی مستلزم نفی اجتہاد کو ہوا انتہی شیخ جی اسکے جواب مین صاحب
تبصرہ کو سب و شتم دیکر منافق کہکر فرماتے ہین میرے کلام کا اعتبار کیون نہین ہی اور جو
شخص قیاس کا منکر ہی وہ سفہائے ناس سے ہی اوسکے قول کا کچھ اعتبار نہین یہان
شیخ جی ابوحنیفہ اور اونکے قیاس کے امداد مین اتنا بڑھے ہین کہ اپنے کو تو معتبر بتایا
ہی اور آئمہ مجتہدین منکرین قیاس کو سفہا اور غیر معتبر کہا ہی اور واقع مین جبس سفیہ کے
ایمان و مذہب کی بنا محض رای اور قیاس پر ہوگی اوسکو تو منکرین قیاس و رای

غیر معتبر ہی دکھائی دین گے گو وہ تمام امت کے نزدیک بڑے درجہ کے عقلا اور مجتہد
ہون پھر شیخ جی نے دراسات کی عبارت متضمن انکار قیاس بعض مجتہدین وعدم
اعتبار اوسکے کی نقل کرکے فرمایا ہی کہ کثرت قیاس مین ابو حنیفہ کی کچھ منقصت نہین
ہی یہ بوجہ ضرورت تھا پھر اسپر عبارت شعرانی کی نقل کی ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ اگر ابو حنیفہ
احادیث کے جمع ہونے تک زندہ رہتے تو حدیث ہی کو لیتے اور کل قیاس کو جو اونہون نے
کیا ہی چھوڑ دیتے یہ کثرت قیاس اونسے بوجہ عدم وجود نص کی تھی فقط مین کہتا ہون
اسمین تو صاحب تبصرہ کی ایک بات کا بھی جواب نہین ہوا تشقیق قیاس کی سند اونسے
کلام سلف سے پوچھی تھی اوسکا کچھ جواب نہین دیا یہی کہکر رہگئے کہ میرے کلام کا اعتبار
کیون نہوگا اور اپنے کلیہ کا اثبات بھی نہین کیا وہان مجتہدین کو سفہاء ناس کہکر
خاموش ہوگئے اور صاحب تبصرہ نے ابو حنیفہ کے طبع ومسائل مین کثرت قیاس کا
دعوی کیا تھا اوسکو آپنے عبارت شعرانی سے ثابت کردیا اوسنے کثرت قیاس سے
ابو حنیفہ کی منقصت کی نفی کی ہی یہی شیخ جی نے بھی کہا جواب کسی بات کا بھی نہین
دیا شیخ جی کے جوابات اس تذکرہ مین علاوہ اونکی گالیون وغیرہ خرافات کی دو
طرح پر ہین ایک تو یہ کہ صاحب تبصرہ نے جو کچھ لکھا ہی بوجہ نافہمی اوسکے کلام کے اوسکو
آپ بھی ثابت کرتے ہین اور دوسرے یہ کہ جس اعتراض کا صاحب تبصرہ نے جواب دیا ہی
اوسکے رد مین آپ وہی پرانا اعتراض نقل کردیتے ہین اور یہی اکثر ہی اور جو کہین
شاذ ونادر اپنے زعم مین کوئی نئی بات سمجھکر لکھتے ہین تو اوسکا جواب خود تبصرہ مین موجود
ہوتا ہے چنانچہ ابو حنیفہ کے صاحب رائے ہونے کی جواب مین اور اونکی تابعیت کی
اثبات مین جتنا کاغذ سیاہ کیا ہی سب کا جواب اس مقام پر تبصرہ مین موجود ہی
اور یہ ہٹ دھرمی شیخ جی کی سب سے بڑھکر ہے کہ جس بات کو آپنے پہلے غلطی سے
لکھا ہی مسئلہ کی غلطی ہی یا کوئی لفظ کی باوجود تنبیہ صاحب تبصرہ کے اتبک اوسی پر

اڑیہ ہوئے ہین اور صاحب اتحاف پر جو غلطی کی تہمتین کین تھی اوسمین کہین کہین
چوری سے اپنی عبارت کو بدل بھی ڈالا ہے چنانچہ باب سوم مین اسکا ذکر آتا ہے کُل
جواب کی حقیقت اسیقدر ہے باقی سب پوٹ کی پوٹ مین صاحب ابجد اور اون کے
اساتذہ وغیر اکابر کی غیبت ومذمت وحقارت بھری ہوئی ہے اور جو کہین کہین
آپنے کوئی شعر یا مصرع صاحب ابجد کی تالیفات سے دیکھکر بے موقع ومحل نقل کیا ہے
تو اوسکے صحت وزن وتقطیع کا تو کیا ذکر ہے ایسا بگاڑا ہے کہ نثر عبارت سے بھی بدتر
ہوگیا ہے نہ وہ نثر معلوم ہوتا ہے نہ نظم شیخ جی برای خدا تم اشعار مین تو دخل ندو
شعرا کے کلام کو ہرگز نہ بگاڑو جس فن سے تمکو اطلاع نہین اوسمین خوامخواہ شیخی بگھارنے
سے بجز اپنے اظہار حمق وسفاہت کے کچھ فائدہ نہین لکل فنّ رجال مشہور ہے ؎ تو فن
شعر سے جاہل ہے نادان ؛ نہ اسمین دخل دیکر ہو پشیمان **قوله** مطالبة الدليل على قطعية
معاصرة ابى حنيفة للصحابة يشبه مطالبة الدليل على قطعية وجود مكة والمدينة الخ **اقول**
صاحب تبصرہ نے شیخ جی سے دعوی قطعیت معاصرت ابحنیفہ کے صحابہ کے ساتھ دلیل
طلب کی تھی اسکے جواب مین شیخ جی نے فرمایا کہ اوسکی دلیل طلب کرنا تو ایسا ہے جیسا کوئی قطعیت وجود مکہ
اور مدینہ کی دلیل طلب کرے اور ایک اعتراض صاحب تبصرہ پر یہ کیا ہے کہ اوسنے عدم
قول مفہوم مخالف کے مطلقاً طرف حنفیہ کے نسبت کی ہے اور یہ فریہ بلامریہ ہے شیخ جی کے
جواب کا جواب تو یہ ہے کہ جیسی قطعیت مکہ اور مدینہ کی آیات واحادیث وکرو ڑہا مخلوق
کے مشاہدہ سے ثابت ایسی قطعیت بلکہ اوسکے عشر عشیر ابوحنیفہ کے وجود کی بھی نہین ہے
معاصرت صحابہ کا تو کیا ذکر ہے جسکا ایک جماعت محدثین نے انکار کیا ہے اور پھر ثبوت قطعیت
بھی تو آخر دلیل ہی سے ہوتا ہے شیخ جی اون اخبار احادی کو بیان کرین جنسے افادہ
قطعیت معاصرت ابحنیفہ کا صحابہ کے ساتھ ثابت ہوا ہے اور وجہ قطعی ہونے اون
اخبار کی کیا ہے اور عدم قول مفہوم مخالف کا مطلقاً تمام حنفیہ کے کلام سے ثابت ہے

اصول و فقہ حنفی مین جہان اسکی بحث ہی علی الاطلاق مفہوم مخالف کی نفی کر دی ہی
اخبارات وغیرہ کا کچھ استثنا نہین کیا باوجودیکہ وہی موقع اوسکے بیان کا تھا علاوہ
اسکے اعاظم حنفیہ سی جنکی تالیفات مشہور و معتبر ہین اور حنفیون کے نزدیک بمنزلہ قرآن
کے ہین اونمین کہین اسکا پتا بھی نہین ہی اور جامع الرموز وغیرہ جنکا بے اعتبار ہونا
شیخ جی مکرر سہ کرر اپنی تالیفات مین لکھ چکے ہین یا جو کتاب مستند مشہور نہین ہی اور
حنفیہ کا دار و مدار مذہب و افتا وغیرہ کا اونپر نہین ہی اونسی یہ مسئلہ ثابت کرنا اپنے اکابر
کے مذہب کو رد کرنا ہی اگر یون کہو کہ اصول فقہ وغیرہما مین جہان مطلقاً مفہوم مخالف
کی نفی کی گئی ہی اوسجگہہ خطابات شرعیہ ہی مراد ہین اخبارات وغیرہ نہین تو اسجگہہ ہم وہی
بحث کرینگے جو شیخ جی صاحب ابجد و صاحب تبصرہ کے کلام مین دربارہ نفی مراد انکلم
یا دعوی عدم حذف و طلب قرینہ مقالیہ و حالیہ وغیرہ مین مطلب سے گریز کرکے بحث
کر رہے ہین پس جو جواب شیخ جی اپنے مذہب والون کی طرف سے دینگے وہی جواب
صاحب ابجد و صاحب تبصرہ کے کلام سے اپنے اعتراضونکا سمجھہ لین اور یہ جو شیخ جی کہتے ہین
کہ صاحب ابجد کے اس قول مین انہ لم یر احداً من الصحابۃ باتفاق اہل الحدیث
لفظ جماعت محذوف نہین مراد لے سکتے یعنی باتفاق جماعۃ من اہل الحدیث نہین کہہ سکتے
کیونکہ حذف کیواسطے قرینہ ضرور ہونا چاہئے اور یہ کہ مراد اتفاق سے قول اکثر کا لینا
خلاف ظاہر ہے تراجم اکابر مین یہ جائز نہین ہم کہتے ہین کہ جب تمہارے نزدیک بھی
ابو حنیفہ کا بعض صحابہ کو دیکھنا جماعت محدثین سے ثابت و مشہور ہی بلکہ اس
امر کو متفق علیہ جمہور ملت حنفیہ کے ہونے کے مدعی ہو پھر اسکو کیون نہین قرینہ حذف
لفظ جماعت کا مانتے اور یہ کہنا کہ مراد اتفاق سے قول اکثر کا لینا خلاف ظاہر ہی بالکل
خلاف ہی ہر زبان مین اسکا استعمال ہی اتفاق کا لفظ بولتی ہین اور مراد اوس سے
قول اکثر کا ہوتا ہے یہان چونکہ ابو حنیفہ کے ترجمہ مین یہ آیا ہی اسوجہ سے شیخ جی

اتنا بگڑے ہین اور تراجم اکابر مین اس لفظ کے لانے کی نفی کرتے ہین صاحب ابجد
اور کتنے ہی اکابر کے ترجمہ مین یہ لفظ وعبارت لائے ہین وہان شیخ کو انکار کا خیال
نہین گذرا اگر ابو حنیفہ کے ترجمہ مین یہ نہوتا تو شیخ جی کو کبھی کچھ اعتراض وانکار نتھا
اور ہم بشرط اقرار ندامت شیخ جی کو اونکی تالیفات سے دکھا سکتے ہین کہ انھون نے
اکابر ترجمہ مین ایسے کلمات لکھے ہین کہ ظاہر اون سے اتفاق اور جمعیت معلوم ہوتی
ہین لیکن مراد وہان اکثر ہین اور یہ جو شیخ جی نے کہا ہے کہ اگر مراد اتفاق سے قول
اکثر محدثین کا ہو تو بعض محدثین کے نزدیک خود معاصرت ابو حنیفہ کی ثابت ہوتی ہے
پھر اسمین تقیید معاصرت کی رای حنفیہ کے ساتھ کرنا صحیح نہوگا یہ اعتراض اگرچہ
بظاہر ٹھیک ہے کیونکہ شیخ جی نے بھی حنفیہ کو محدثین سے خارج سمجھا ہے لیکن جبکہ بقول
شیخ جی یہ ثابت ہوا کہ تخصیص شی اخبارات وغیرہ مین نفی ماعدا پر دلالت نہین کرتی
کما اثبتہ بعبارۃ شاہان وغیرہ تو یہ اعتراض شیخ جی کا انھین کے قول سے باطل ومہمل ہو
ٹھہرا اور یہ کہنا شیخ جی کا کہ اگر یہ احتمال کافی ہو تو جو شخص کسی مسئلہ مین اجماع کا
مدعی ہوگا چاہیئے اوسپر اعتراض وملامت ہی نہو کیونکہ اوسکی مراد اجماع سے شاید
قول اکثر ہو لغو ہے کیونکہ اول تو اثبات اجماع ہی مین اہل حق کو کلام ہے دوسرے
دعوی اجماع کا قول اکثر یا قول واحد یا قول بے اصل مین سوا ایسے شخص کے
کہ جسکے مذہب کی بنا اجماع کے نام اور لوگون کی رائے پر ہو کوئی نہین کر سکتا حنفیون
نے ہزارہا مسائل بے اصل اجماع کے نام سے گھڑ رکھے ہین اسیواسطے شیخ جی کو
اجماع وقیاس کی حجیت کے انکار سے بڑا انکار وغیظ وغضب ہے اور یہان شیخ جی
نے انکار ایک جماعت محدثین کا ابو حنیفہ کے تابعی ہونے سے تسلیم کر لیا ہے اور اوسکو
صحیح بھی کہا ہے مگر انکار اکثر یا جمہور کیسے انکار کر کے فرمایا ہے کہ جو شخص اسکا مدعی ہو وہ
برہان نقلی لاوے اور میرے نزدیک یہ بات ناصر ومنصور کی قدرت سے خارج ہے کبھی

نہ لاسکین گے پھر اسکے بعد عبارات آئمہ منقولہ صاحب تبصرہ عدم رویت ولقامین نقل
کرکے انمین کتنی ہی احتمالات واہیات بیان کرکے اس بحث کو سعی مشکور اور نصرۃ المجتہدین
ہر دو رسالہ مردودہ کے حوالہ پہ ٹالدیا ہی حالانکہ اونمین بھی ابو حنیفہ کے اثبات تابعیت
مین نزدیک اکثر محدثین کے کچھ شیخ جی سے نصرت نہین ہوسکی ہی صرف دہوکھا دہی ہے،
اور پھر جب وہ رسالہ مردود ہوچکے ہین تو اونکا حوالہ ہی کیا ہی اور شیخ جی عبارات
جامع الاصول اور وفیات اور تذکرہ فتنی اور یافعی سے اتنا نہ سمجھ سکے کہ جملہ لم یلق
احداً منہم ولا اخذ عنہم اور ولم یثبت ذلک عند اہل النقل کا ایک ہی مضمون ہی
اور شیخ جی کی سمجھ کی موافق دونون جملونمین تناقض واقع ہوتا ہی کیونکہ جب جملہ اولی
مین نفی اخذ ولقا کی ہر ایک صحابی سے بالکلیہ کی گئی اور دوسرے مین اثبات دونون امر کا
بعض صحابہ سے سمجھا گیا تو اخیر جملہ منافی اول کے ہوا اور کلام لغو ٹھہرا اور مشار الیہ ذلک کا
اخیر جملہ مین وہی اخذ ولقا مطلق ہی جو جملہ اولی مین مذکور ہی نہ اخذ ولقا مقید بجماعت
اگر شیخ جی یون کہین کہ جملہ اولی مین بھی اخذ ولقا مقید ہی عندی وہان محذوف ہی
یعنی نفی اخذ ولقا کی مطلقاً تو صاحب عبارت کے نزدیک ہی اور نفی مقید یعنی اخذ و
لقا عن جماعۃ کی اہل نقل کے نزدیک تو اسمین قطع نظر کتنی قباحتون کے اول تو حذف کا
قرینہ بیان کرین پھر اور قباحتونکو ہمسے پوچھکر اوسکا جواب دین باقی رہا ثبوت رویت
بعض کے نزدیک تو اوسمین اور عدم حصول اخذ ولقا مین بقول شیخ جی کہ لقاء اخص ہے
رویت سے کچھ منافات نہین پس جو لوگ مجرد رویت سے تابعیت کے قائل ہین اونکے
نزدیک ابو حنیفہ تابعی ہین اور جنھون نے لقا اور طول صحبت کی شرط کی ہی جیسے خطیب
وغیرہ اون کے نزدیک تابعی نہین بہر صورت ابو حنیفہ کی فضیلت یا منقصت کو
مجرد ثبوت تابعیت یا اوسکی نفی مین کچھ دخل نہین اور اونکا تابعی ہونا دلیل جواز
تقلید یا ترجیح اون کے قول کی اقوال مجتہدین پر ہرگز نہین ہوسکتا اسمین

شیخ جی ناحق اتنے ہاتھ پانون مار رہے ہین معیار الحق اور اوسکے جواب الجواب وغیرہ
اور دو رسائل مین اہل حق نے یہ بحث بتفصیل لکھڈالی ہے جسکے دیکھنے سے منصف کو کچھ
شبہ باقی نہین رہ سکتا خدا یتعالی شیخ جی کو انصاف مزاجی ہدایت کرے اور اون کے
دلسے مرض تقلید وتعصب مذہبی وحسد وبغض اہل حق کا دفع کرے ؎ طبع دون از رہ
تقلید بنیکان نرسد ✤ پا اگر خواب کند چشم نخواند ورا ✤ **قوله** فانظر فی ہذہ العبارۃ
ہل تجد فیہا ترددا من العراقی فی التابعیۃ او الروایۃ الخ **اقول** شیخ جی نے اپنی
فہم ناقص مین عبارت شیخ ولی الدین عراقی اور فتوی حافظ ابن حجر منقولہ سیوطی سے
دونون صاحبونکو مدعی تابعیت ابحنیفہ سمجھا تھا اسکا جواب تبصرہ مین دندان شکن موجود
ہے لیکن شیخ جی نے اوس سے اعراض کرکے پہلی بات پر ہی ہٹ دہرمی کی اور عوام کے
مغالطہ دینے کو پھر اوسی جھوٹے دعوی کی اونکو تہمت کی حاصل عبارت عراقی یہ ہے کہ ابوحنیفہ
کو رویت کسی صحابی سے نہین صرف انس بن مالک کو دیکھا ہے پس جو شخص مجرد رویت
پر کفایت کرتا ہے وہ ابوحنیفہ کو تابعی ٹھہراتا ہے انتہی اس عبارت سے جزم کرنا عراقی کا
ابوحنیفہ کی تابعیت پر اور اوسکا مدعی ہونا ہرگز نہین ثابت ہوتا صرف یہ ثابت ہوتا
ہے کہ جسکے نزدیک تابعیت کیواسطے مجرد رویت کافی ہے وہ ابوحنیفہ کو تابعی کہتا ہے
اور عراقی کے نزدیک اوسکا کافی ہونا یا نہونا ہرگز نہین معلوم ہوتا اور خلاصہ
عبارت فتوی ابن حجر یہ ہے کہ ابوحنیفہ نے ایک جماعت صحابہ کو پایا اور بعض کو دیکھا
پس وہ اس اعتبار سے تابعین سے ہین فقط اس سے حافظ کے نزدیک بھی جزم اور دعوے
تابعیت کا موافق دعوی شیخ جی کے ثابت نہین ہوسکتا ورنہ بہذا الاعتبار کہنے کی
کیا ضرورت تھی فہو من التابعین کہدینا کافی تھا اور جب عبارت مذکورہ مین تابعیت کا
جزم کرنا حافظ سے ثابت نہوا تو عبارت تقریب مین اور اسمین کچھ معارضہ بھی نرہا اور
شیخ جی کا یہ کہنا کہ فما الذی جعل کلامہ فی التقریب مرجحا وکلامہ الآخر غیر مرضی باطل ٹھہرا

اور صاحب تبصرہ نے بتسلیم تعارض وجہ ترجیح تقریب کی تین بیان کین تھی اول یہ کہ
تقریب کا تالیف ابن حجر ہونا بتواتر ثابت ہے اور فتوی کا ثبوت احاد سے ہے دوسری
حافظ نے دیباچہ تقریب مین تصریح کردی ہے کہ وہ ہر شخص کی نسبت صحیح تر بات کا حکم کریگا
تیسرے یہ کہ عبارت فتوی سے جزم تابعیت کا نہین ثابت ہوتا بلکہ اوسمین تردد کی طرف اشارہ
ہے اسکا جواب شیخ جی نے یہ دیا ہے کہ یہ تینون وجوہ عقلا کے نزدیک باطل ہین
اور وجہ باطل ہونے کی یہ بیان کی ہے کہ ابن حجر کے فتوی کی موافقت ایک جماعت ارباب
کمال نے کی ہے کہ ابو حنیفہ نے انس کو دیکھا اور تابعی ہو گئے اسکے بعد علی قاری اور ذہبی
اور مزی اور قسطلانی اور خطیب اور عراقی اور ابن جوزی اور دارقطنی اور ابن حجر مکی
اور شامی کی عبارت نقل کی ہے جس سے صرف رویت ابو حنیفہ کی انس کو ثابت ہوتی
ہے اور سوائے ملا علی قاری اور قسطلانی اور ابن حجر مکی کے کسی عبارت مین تصریح
تابعیت کی نہین ہے مین کہتا ہون یہ تینون اگرچہ اہل نقل سے نہین ہین لیکن جو
بعض اہل نقل بجہت رویت سے تابعیت کے قائل ہین اونکی تقلید سے اونھون نے بھی
ابو حنیفہ کو تابعی کہا ہے باقی رہے عراقی تو وہ رویت کے قائل ہین اور اس سے تابعی ہونا
اونکے نزدیک ثابت نہین ہوتا اور دارقطنی تو رویت ہی کے بالکل منکر ہین شیخ جی
نے یہان کتاب کی عبارت تحریف کرکے اونسے اقرار رویت ثابت کیا ہے اور فرمایا ہے
کہ میرے نسخہ مین ایسا ہی لکھا تھا ہم جب تک اوس نسخہ کو خود نہ دیکھین اور چند نسخ
صحیحہ سے اوسکا مقابلہ نہ کرلین ہرگز اعتبار نہ کرین کیونکہ شیخ جی کی تحریف ہمکو صدہا
جگہہ اکابر کی عبارات مین اونکی تالیفات سے ثابت ہو چکی ہے اور بالفرض اقرار رویت
اوس سے دارقطنی کے نزدیک اثبات تابعیت کا شیخ جی کا ذمہ ہے اور خطیب اگرچہ رویت
کے ناقل ہین لیکن اقرار تابعیت کی شیخ جی نے اونپر تہمت کی ہے اون کے نزدیک
تابعیت کے واسطے صحبت اور ملازمت بھی ضرور ہے چنانچہ تبصرہ مین اسکو خوب ثابت بھی کر دیا ہے

حیث قال نقلا عن التدریب قال الخطیب ہو من صحب صحابیا ولا یکتفی فیہ بمجرد اللقاء بخلاف
الصحابی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لشرف منزلۃ النبی صلعم فالاجتماع بہ یوثر من النور
القلبی اضعاف ما یوثرہ الاجتماع الطویل بالصحابی وغیرہ من الاخیار انتہی۔ یہان شیخ
جی نے یا تو تبصرہ کو دیکھا ہی نہین ہی یا ویسیہی مغالطہ دینے کو ہٹ دھرمی کر گئے ہین۔
حافظ ابن کثیر نے باعث حثیث مین لکھا ہے قال الخطیب التابعی من صحب الصحابی وفی
کلام الحاکم ما یقتضی اطلاق التابعی علی من لقی الصحابی وروی عنہ وان لم یصحبہ قلت لم یکتفوا
بمجرد رویۃ الصحابی کما اکتفوا فی اطلاق الصحابی علی من راہ علیہ السلام والفرق عظمۃ
شرف رویۃ علیہ السلام انتہی علی ہذا القیاس۔ ذہبی اور مزی اور ابن جوزی کے
کلام سے بھی سوا رویت کے اور کچھ ثابت نہین شیخ جی کو اگر اسکا دعوی ہے کہ اونکے نزدیک
بھی نفس رویت سے تابعیت ثابت ہوتی ہے تو اسکو اون کے کلام سے ثابت کرین یہ کیا
ضرور ہے کہ جو شخص ناقل رویت کا ہو وہ تابعیت کا بھی قائل ہو اور مجرد رویت سے تابعیت
کے قائل بھی بعض اہل نقل اور مقلدین حنفیہ ہین اور اکابر کا یہ قول نہین کما لا یخفی علی من لہ
نظر فی اصول المحدثین اور حافظ ابن حجر کے فتوی سے رویت ثابت ہے اور تقریب مین
طبقہ سادسہ سے لقاء صحابی کی نفی کی ہے حیث قال ای الذین عاصروا الخامسۃ ولم
یثبت لہم لقاء احد من الصحابۃ انتہی اور جب شیخ جی کے نزدیک بھی لقا اخص ہے رویت
سے تو دونون عبارتونمین کچھ تعارض نہین اور اگر بالفرض عبارت فتوی سے خلاف
ظاہر مجرد رویت سے تابعیت مان لیجاوے تو بھی عبارت تقریب اوسکے معارض
نہین ہوسکتی کیونکہ اوسمین تابعیت کی نفی نہین ہے لقاء کی نفی ہے اور بقول شیخ جی
لقاء رویت سے اخص ہے اور نفی خاص مستلزم نفی عام نہین پس یہان جو شیخ جی نے
دونون عبارتونمین تعارض سمجھکر جتنے وجوہ ترجیح عبارت فتوی کی اوپر تقریب کے
بیان کین تھی سب لغو ہوگئین شیخ جی بیچارہ اپنی عادت سے مجبور ہین بے سمجھی بوجھی

ہر جگہہ اعتراض کر بیٹھتے ہین اگرچہ کتنی بار اسمین مُنہہ کی کھائی ہے لیکن پھر بھی بیحیائی سے
باز نہین آتے **قولہ** فہل تری فیہ اثراً حماتنکرہ الخ **اقول** صاحب مدینہ نے جابر صحابی کا
نام ذکر کرکے کہا ہے غالب ظن یہ ہے کہ امام نے اونکی ملاقات کی ہوگی اسیکا انکار ہے **قولہ**
یسب اباک وابا رہ واجدادک واجدادہ وامہاتک وامہاتہ الخ **اقول** لوگون کی
باپ دادا کو گالیان تم دیتے ہو دوسرون پر ٹالتے ہو علیٰ ہذا القیاس تمھارے مان اور باپ دادا
وغیرہم حنفی ہین تو جہان کے مان باپ کو بھی حنفی سمجھتے ہو بہر صورت جواب سے اعراض غرض
ہے اسی بہانہ سے سہی **قولہ** ہذہ المسئلہ وان وقع فیہا الخلاف بین العلماء لکن الاعتبار
انما ہو لما رجحہ الکملاء الخ **اقول** شیخ جی نے جو عبارت تنقیح وغیرہ کی کچھ حذف و
تحریف کرکے نقل کی ہے حاصل سب کا یہ ہے کہ مثبت و منفی بعضون کے نزدیک تو معارض ہین
اور اورون کے نزدیک اگر منفی بالدلیل ہو یا محتمل ہو تو وہ مقدم ہوگی اور جو مثبت
ایسا ہوگا تو اوسکو ترجیح ہے فقط یہی مضمون صاحب تبصرہ کی کلام سے ثابت ہے شیخ جی کی
غرض ان نقول سے کچھ نہین معلوم ہوئی آور یہ دعوی کہ ابو حنیفہ کے ثبوت تابعیت
کے دلائل قوی ہین باطل ہے دلائل تو اونکے بھی قوی نہین ہین جو بمجرد روےت کے
تابعیت کے قائل ہین اور ابن سعد و ذہبی محض روےت کے راوی ہین تابعیت کے
قائل نہین اگر انھون نے روےت کی سند کو لاباس بہ یا صحیح بھی کہدیا تو اوس سے قوت
دلیل ثبوت تابعیت کی کیونکر ثابت ہوئی بحث تو یہان روےت سے ہے شیخ جی اوس سے
تابعیت علی الاطلاق ثابت کرلیتے ہین اور پھر صاحب تبصرہ کے کلام کو خرافات کہکر فرماتے
ہین جو شخص اس تنقیح و توضیح کا اقرار نہ کرے وہ اپنے نفس پر روئے مین کہتا ہون یہان
شیخ جی کو صاحب تبصرہ کے کلام مین غور کرکے اپنے ہی جان کو رونا چاہیے اتنا تو سمجھین
کہ وہ کس بات کا انکار کرتا ہے اور آپ کیا ثابت کرتے ہین ؎ سخن شناس نئی دلبرا
خطا اینجاست ⁂ آور یہ کہنا شیخ جی کا کہ یہ قاعدہ کلیہ ہے صورت مذکورہ مین اور

مانحن فیہ اسمین مندرج ہی ٹھیک نہین کیونکہ صورت مذکورہ سے شیخ جی کا مدعا ثابت
نہین ہوتا بلکہ اوسکا خلاف ثابت ہوتا ہے پس مانحن فیہ اوسمین مندرج کیونکر ہوسکتا ہے
قولہ فیہ شناعۃ عظمی وجنایۃ کبری حیث تحتار قولاً باطلاً الخ **اقول** تضعیف ابوحنیفہ
کی حدیث مین مطلقاً ہرگز باطل نہین صاحب ابجد نے بھی اسیقدر نقل کیا ہے وقد ضعف
المحدثون اباحنیفۃ فی الحدیث ضعف کی تفسیر کچھ نہین کی اور جبکہ جرح مبہم کے تم خود
ہی قائل ہو اور اسکا غیر مقبول ہونا جانتے ہو پھر آئمہ جارحین جرح مبہم کو کیون مجروح
ومردود بک ڈالا اور صاحب ابجد پر ناحق اتنی زبان درازی کی جرح مفسر سے
اگر کسی نے فسق وبدعت وغیرہ کو رد بھی کیا ہے تو وہم واختلاط وغیرہ اسباب عدم
قبول روایت کو تو رد نہین کیا اور کسی کی توثیق کرنے سے یہ کیونکر ثابت ہوگا کہ
رؤس محدثین وآئمہ متقنین مثل دیگر مجتہدین کے ابوحنیفہ سے اخذ روایت کیا ہے
اونکے نزدیک تو بہرصورت وہ متروک وغیر مقبول الروایۃ ہی ہین نفس توثیق
مستلزم قبول روایت کے نہین رؤس محدثین کے نزدیک متروک ہونا بھی دوسرے درجہ کی
جرح مین ہے اور پھر ابوحنیفہ کا حدیث سے ناواقف ہونا ہر شخص فقہ حنفی کو دیکھکر معلوم
کرسکتا ہے کہ کیا کچھ خرافات وہفوات اوسمین خلاف حدیث کے بھری ہوئی ہے اور خود انہین کے
مذہب والون نے مثل طحاوی وغیرہ کے جنکو کچھ بھی حق وناحق پر وقوف ہوگیا ہے اون کے
اقوال کو مردود وباطل کہدیا ہے اور اونکے خلاف پر فتوی دیا ہے صاحبین ہی لیجا اون
کے بڑے شاگرد رشید ہین قریب دوثلث کے مسائل مین خلاف کیا ہے ابوحنیفہ کی
اگر لاکھ کوئی توثیق کرے مگر اون کی اس خرافات کو کیونکر کتاب وسنت سے مطابق کرسکتا ہے
علاوہ اسکے جارحین اونکے کثیر ومقدم ہین یہانتک کہ وہ معاصرین بھی جنکی مقبولیت
واخذ روایت پر رؤس محدثین کا اتفاق ہے جو حال آدمی کا اوس کے معاصرین وقرب زمانہ
والونکو معلوم ہوسکتا ہے وہ پچھلونکو نہین معلوم ہوتا موثقین پہلے ہین حسن ظن سے توثیق

بھی کردی ہی اور یہ جو شیخ جی نے قصیدہ مدحیہ ابیحنیفہ کو تقلید صاحب درمختار عبد اللہ
بن مبارک کے نام سے مشہور کہا ہی وہ اونکا ہرگز نہین ہی خود اوسکے الفاظ و مضمون اس نسبت
کی تکذیب کر رہے ہین محدثین تو بڑے رتبہ کے لوگ ہین ادنی دیندار بھی اس قسم کی
جھوٹی تعریف کسیکی نہ کریگا صاحب درمختار نے جیسیا اور خرافات مثل سند کتاب خدا تعالی
تک پہنچانا اور حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا حنفی ہونا اور ابو حنیفہ کا سراج امت و مثل
صدیق اکبر ہونا اور اونکے مذہب والون کی تاقیامت مغفرت کی خبر دینا اور اونکا مذہب
وعقیدہ حق ہونا دوسرے آئمہ کا باطل پر ہونا وغیرہ ہفوات دیباچہ مین گھڑکر لکھی ہی ایسی
ہی اس قصیدہ کو ابن مبارک کیطرف بکذب منسوب کیا ہی اگر شیخ جی ہمسے اس قصیدہ کی
بنانے والیکو پوچھین گے تو ہم اوسکا نام پتا سب بتادین گے اور اسمین شعر اخیر فلعنۃ
ربنا اعداد رمل الخ جو امام شافعی کے نام سے گھڑا ہی اگر بالفرض اونکا مانا بھی جاوے
تو پہلے تو شافعی ہی خود اوسکے مضمون کی مطابق لعنت کے مصداق بنتے ہین کیونکہ وہ
ابو حنیفہ کے مذہب ہی کی جڑ اوکھاڑ چکے ہین اور پھر صاحبین جنھونے دو ثلث اقوال
ابی حنیفہ کا خلاف کیا ہی پھر سارے پہلے حنفی بقول شیخ جی مردود و ملعون و مطرود
و مطعون ٹھہرتے ہین اور اسی خرابی کے باعث شامی و طحطاوی وغیرہمانے اور
اونکی تقلید سے شیخ جی نے اوسکے معنے کی یہ تاویل کی ہی کہ جو بطور تحقیر و توہین کے
رد کرے یہ معنے اول تو شاعر کے فرشتون کے خیال مین بھی نگذرے ہون گے محض
توجیہ القول بما لا یرضی بہ القائل ہی دوسرے ہم شیخ جی سے یہ کہتے ہین کہ قول باطل
خلاف حدیث تو بطور تحقیر و توہین ہی رد کیا جاتا ہی اگر وہ محقر و مطرود نہو تو اوسکو
رد کرنا کیا ضرور ہی اوس سے کچھ قائل کی اہانت لازم نہین آتی اور اگر بالفرض قول باطل
کے رد کرنے سے قائل کی حقارت بھی سمجھی جاوے تو رد کرنیوالا مصداق مردود و
ملعون کا کہ القاب کفار ہین کس دلیل سے ہو سکتا ہی اور جو ہوتا ہی تو پھر جو شخص اون

آئمہ اکابر کی تحقیر و توہین کرے کہ جو ابو حنیفہ سے علم و فضل و اتباع کتاب و سنت
و نشر دین و اجتہاد و اصابت وغیرہ کمالات دینی مین بڑھکر ہو اور اون کے اقوال حقہ کو
رد کرے اور اون کے نام کو بگاڑے تو وہ تو بلاشبہ کافر و مرتد ہو جائیگا یہان شیخ جی بھی دائرہ
اسلام سے خارج ہو کر کفار مین داخل ہوئے جاتے ہین کیونکہ شیخ جی نے آئمہ اکابر
مثل شیخ الاسلام ابن تیمیہ و علامہ محمد بن اسمعیل امیر یمانی و حضرت شوکانی وغیرہم کے
بہت ہی مذمت و غیبت و تحقیر و توہین کی ہے اور اون کی عداوت سے اون کے مسائل
و دلائل کو رد نکر سکے ہین تو صدہا واہی اعتراضات ہی اونپر کئے ہین ان کاملین کی
مزیت علم و کمال ابو حنیفہ پر جو شخص معلوم کرنا چاہے وہ اونکی تالیفات و فقہ ابی حنیفہ
کو کتاب و سنت سے مطابق کر کے دیکھے دونو مین زمین و آسمان کا فرق پائیگا اور ابو حنیفہ
کے علم و فضل کی تمام قلعی اوسپر کماحقہ کھل جائیگی اگر تمام حنفی مردہ اور زندہ قیامت تک
جمع ہو کر ابو حنیفہ کی توثیق گھڑا کرین تو اس جرح کو اونپر سے کسیطور سے نہین اوٹھا سکتے
ہین اور یہ جو شیخ جی نے کہا ہے کہ بہت لوگون نے ابن تیمیہ حرانی و محمد بن عبد الوہاب
نجدی کی تحمیق و تضلیل و تذمیم و تقبیح کی ہے اور اونکو طائفہ اہل سنت و جماعت سے
خارج کر کے زمرۂ اہل بدعت مین داخل کیا ہے اگر ان کے حق مین کوئی جارحین کا قول
معتبر رکھے تو کیا برا ہے۔ اس سے شیخ جی کی کمال عداوت اشاعت حق و تائید کتاب
و سنت سے ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اوتھون نے کچھ ابو حنیفہ ہی کے اقوال کا رد و ابطال صرف نہین کیا
تمام عالم کے فرق باطلہ سے مقابلہ کیا ہے ورنہ صاحبین کا نام اگر شیخ جی یہان لیتے تو
بہتر تھا کیونکہ وہ تو ابو حنیفہ ہی کے پیچھے پڑے ہین اور اونکی تمام عمر کی محنت ضائع
کر ڈالی ہے اور اکابر محدثین نے اونکی کمال درجہ کی تضعیف و تذمیم و تضلیل و تسفیہ
بھی کی ہے بخلاف شیخین مذکورین کے کہ اونپر جمیع اکثر مقلدین مبتدعین نے کی ہے اور
پھر اوسکا رفع بھی اکثر حنفیہ ہی نے کیا ہے خصوصاً عینی ہے کہ حنفیون کا بڑا معتقدا ہے وہ

شیخ ابن تیمیہ کا ایسا معتقد ہی کہ کوئی بھی نہوگا اونپر جرح کرنے والے کو باپ دادا تک کو اوسنی برا کہہ ڈالا ہی پس یہان حنفیوں کی نسبت قول جارحین کا نہین لیسکتا اگر شیخ جی یہ کہین کہ صاحب ابجد کو ابن تیمیہ وغیرہ سے بہت محبت و موافقت ہی اور انہین کے تحقیقات سے اکثر نقل کرتے ہین اور صاحب ابجد میرا محسود و مبغوض ہی اور دشمن کا دوست بھی دشمن ہوتا ہے اسوجہ سے مین اونکی مذمت و حقارت کرتا ہون اور اون کے حقمین جارحین کا قول اختیار کرتا ہون جواب اسکا یہ ہی کہ یہ اعتراض جب ٹھیک ہوسکتا تھا کہ اون لوگون نے اپنی تالیفات مین ابو حنیفہ کی تضلیل و تحمیق و تذمیم و تقبیح وغیرہ کی ہوتی اور انکو اہل سنت و جماعت سے نکالکر زمرۂ اہل بدعت و ضلالت مین داخل کردیا ہوتا اور صاحب ابجد اسکو اعتبار کرکے اپنی تالیف مین نقل کرتے اور جبکہ صاحب ابجد نے صرف تضعیف مطلق جو متفق علیہ محدثین ہے نقل کی ہی اور وہ بھی شیخین مذکورین سے نہین دوسرے اکابر سے پھر اون کے حقمین جارحین کا قول لینا بلا وجہ ہی علاوہ اسکے شیخ جی جو ابو حنیفہ کی طرف سے جواب دیتے ہین کہ اون کے موثقین بھی تو ہین اونکا قول کیون نہین اختیار کیا ادھر سے بھی تو خصم یہ کہہ سکتا ہی کہ ابن تیمیہ وغیرہ کے موثقین بھی تو بڑے بڑے اکابر ہین اونکا قول منی کیون نہین لیا فما ہو جوابکم عن ہذا فہو جوابنا اور ضعف ابیحنیفہ کا حدیث مین تو شیخ جی اگر تمام عمر ہاتھ پانون پیٹتے پیٹتے مرجائین ہرگز نہ اوٹھا سکین گے ویسی گو صاحب ابجد کی عداوت سے محدثین کو برا بھلا کہکر اپنا ایمان کھووین **قولہ** ہذا الذی بنی علیہ الاعتذار عن ابیحنیفۃ الخ

اقول ابو حنیفہ کی قلت مہارت عربیت سے جو ابن خلکان مین عذر نقل کیا ہے صاحب تبصرہ نے اوسپر پانچ ایراد ثابت کئے تھے اوسکے جواب مین شیخ جی نے تصریح شرح توضیح کی وہی عبارت نقل کی ہی جسکا جواب خود صاحب تبصرہ نے ایراد ثالث مین بتصریح دیدیا ہی اور ایسے ہی اون ایرادات کی دفع مین مہمل باتین بنائی ہین

دفع اول یون مردود ہی کہ مدار صحت اعتذار کا اگر لفظ اب کے ہی دو لغتین ہونے پر ہوتا تو معتذر کلمات ستہ کے معرب بالالف ہونیکا احوال ثلثہ مین مدعی نہوتا ورنہ درصورت تصدیق تاویل شیخ جی معتذر کی تکذیب لازم آتی ہے اور دفع ثانی بھی ایسی ہی باطل ہی کیونکہ کلمات غیر فصیحہ کے ساتھہ تکلم کرنا بلاشبہ مستلزم عدم فصاحت متکلم کو ہی کما لا یخفی علی من لہ مہارۃ فی فن المعانی والبیان اور دفع ثالث اسلئے مدفوع ہی کہ کلمہ غیر فصیحہ بعض شخص کے تکلم کرنے سے مستعمل نہین کہا جا سکتا ہی اور نیز نثر مین کوئی قاعدہ جارئ بنانے کی واسطے جیسے استدلال کسی مصرع یا شعر سے جائز نہین ایسی ہی ایسی تمثیل لانا بھی اوس سے علی الاطلاق جائز نہین کیونکہ کتنی ہی باتین نظم مین بوجہ ضرورت کے جائز ہو سکتی ہین اور نثر مین اونکی ضرورت نہین ہوتی اور دفع رابع یون لغو ہی کہ جب تک دونون روایتین کوفیون سے ثابت نہو جاوین محض امکان احتمال یا اختلاف کے حیلہ پر ٹالنا موجب اسکات خصم نہین ہو سکتا اور دفع خامس مین شیخ جی کے صاحب تبصرہ کو جمال پر بہتان کرنے کی تصدیق جب تک شیخ جی یہ ثابت نہ کر دین کہ مراد جمال سے تبصرہ مین جمال بن نصیر محشی فوائد ضیایہ ہی ہم نہین کر سکتے ہین کیونکہ عبارت تبصرہ کی یہ ہی الخامس ان الجمال قد صرح بان المذہب الذی بنی علیہ الاعتذار ضعیف ۔ پس جمال یہان مطلق ہی نہ اوسمین قید ابن نصیر کی ہے جو محشی فوائد ضیایہ کی پس محتمل ہی کہ یہ جمال دوسرا ہو ثبوت بہتان کیلئے نفی اس احتمال کی ضروری ہی پس یہ پانچون دفع شیخ جی کی مہمل و باطل ہین اور یہ جو شیخ جی نے دعوی کیا ہی کہ جس مذہب پر ابو حنیفہ کی جانب سے اعتذار کی بنا ہی اوسکی ایک جماعت نحاۃ نے تصریح کی ہی اور اس دعوے کی اثبات کیلئے تین عبارات نقل کی ہین اول عبارت البہجۃ المرضیہ دوم عبارت شرح الفیہ ابن ہشام سوم عبارت حواشی احمد سجاعی عبارت اول و دوم مین تو ذکر مذہب مذکور کا البتہ ہی لیکن عبارت سوم مین اوسکا

ذکر غیر مسلم ہی ومن یدعی فعلیہ البیان شیخ جی صاحب ذرا عبارت سیوم سی مذہب مذکور
ثابت تو کیجئے پھر اوسکا مزہ آپکو چکھایا جائیگا اس قول مین کہ حواشی احمد سجاعی مین مذہب
مذکور کی تصریح ہی بہتان کبیر ہی احمد سجاعی پر کیونکہ احمد سجاعی نے عبارت منقولہ مین کہین
ذکر اوس مذہب کا نہین کیا ہے جسپر اعتذار مذکور کی بنا ہی پس جو جواب آپ اس
بہتان کا دینگے وہی صاحب تبصرہ کی جانب سی بھی تصور فرمالیجئے اور یہ جو شیخ جی نے کہا ہی
کہ اس قسم کے طعن کرنیسی اکابر کے حقمین سکوت واجب ہی جواب اسکا یہ ہی کہ اول تو
واقعی حال کسیکا اوسکے ترجمہ مین نقل کرنا طعن ہی نہین ہی شیخ جیکا اعتراض ہی اسپر
لغو ہی دوسرے اگر طعن بھی ہے تو پھر شیخ جی خود کیون اکابر پر بڑے بڑے طعن کرتے
ہین اگر اپنے نزدیک خلاف مذہب پر طعن جائز رکھتے ہین تو دوسرے نے بھی جو اسطور
کیا تو کیا برا کیا ہان اگر یون کہین کہ مین مقلد حنفی اور روافض کا ہم صحبت و جلیس ہون
اور ایسے مقلد کو تمام اکابر اہل حق و محدثین پر طعن و تبرا کرنا جائز ہے تو اوسکو اپنے
کسی معتبر مذہبی کتاب سے ثابت کر دین **قولہ** قلت فی ابراز الغی الخ **اقول**
شوکانی کے سنہ وفات کے اختلاف مین شیخ جی نے اس کتاب مین مکرر سہ کرر وہی
اعتراض کیا ہی جواب اسکا ماسبق مین گذر چکا **قولہ** فاذا اکثر وقوعہا الی قولہ
لا الصفح عنہ بل الطعن علیہ **اقول** اول تو یہ اکثریت کا دعوی باطل ہی اور اگر
کسی سے تحریر سنہ ولادت یا وفات مین چار پانچ برس کی تقدیم و تاخیر کی غلطی
اکثر بھی واقع ہو جیسے اکثر محققین فن سے بھی ہو چکی ہی تو یہ ایسی کونسی بڑی خطا ہی
کہ اوس سے عفو و درگذر کبھی نہ کیجاوے اور باوجود اقرار سہو کے مخطی اور اوس کے تمام
اساتذہ و اکابر پر طعن و تبرا بولا جاوے اور اوسکی غیبت و حقارت و مذمت کی کتابین
بناکر سفہا مین شائع کیجاوین اور یہ جو شیخ جی جابجا صاحب ابجد کو دعوی مجددیت
کی تہمت کرتے ہین جب تک اونکی تالیف سے اس دعوے کو ثابت نہ کرینگے ہم شیخ جی کو

اس کذب پر لعنت کا مصداق سمجھین گے اگر شیخ جی کو اپنے ملعون ہتھ سے کچھ غیرت و عار ہے تو اسکو ثابت کرین ورنہ اس بہتان سے توبہ کرین اس مجددیت کے دعوی کے تو فرنگی محل ہی مین ابتدائے صدی حال سے کتنے ہی برس پہلے سے شہرت ہے **قولہ** قال ناصر کی بعد تسلیم کلیۃ ہذا القول الخ **اقول** حافظ ابن حجر و سیوطی و عراقی وغیرہم کے کلام سے اگرچہ قول صحابی مما لا یعقل بالرای کا مطلقاً مرفوع حکمی ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اخذ نکرنا ابن عباس کا اسرائیلیات سے جو اصل دعوا شیخ جی کا ہے کلام مذکور سے کہین ثابت نہین ابراز مین جو آپنے اسکو صحیح بخاری کے حوالہ پر بغیر نقل عبارت کے ٹالدیا تھا صاحب تبصرہ نے وہ عبارت بھی بخاری کی نقل کر دی اور اوس سے شیخ جی کا مدعا ثابت نہونا بھی جتادیا اور نیز ممنوع ہونا سوال و تحدیث کا بنی اسرائیل سے قبل استقرار احکام اسلام اور پھر اجازت اوسکی بعد استقرار کے فتح الباری سے ثابت کر دی اسکے جواب مین یہان شیخ جی بالکل دم دبا گئے اور سوال و اخذ کے درمیان مین عدم فرق کا صرف دعوی کر کے دلیل بیان نہ کر سکے اور یہ ایک اور طریقہ شیخ جی نے اختیار کیا ہے کہ جب کسی بات کے جواب سے بالکل عاجز آتے ہین تو دھوکھا دینے کو اپنے مہمل رسائل و تالیفات واہیات کو دیکھلیے کا حوالہ دیکر حلد دیتے ہین تا کہ سفہا سمجھین کہ شیخ جی نے وہان بڑی تحقیق سے لکھا ہوگا اور جو اوسکو کھولکر دیکھا جاوے تو پھر ع

بس قامت خوش کہ زیر چادر باشد ٭ چون باز کنی مادر مادر باشد ٭ کا مضمون ظاہر ہوتا ہے اور نیز شیخ جی اہل حق کی دیکھا دیکھی مارے شیخی کے بے اصل یا توہمین جھٹ پٹ صحیح بخاری و دیگر کتب احادیث و اصول کا حوالہ دیدیتے ہین جیسے مسئلہ مبحوث عنہا مین تا کہ عوام جانین کہ شیخ جی بھی اہل حق کیطرح یہ کتابین پڑھے ہوئے ہین حالانکہ میان اوس مقام تک کو کتب مذکورہ سے نہین نکال سکتے مدعا کا ثابت کرنا تو اوس سے کجا افسوس ہے کہ علمی دلائل و دینی مسائل مین شیخ جی جیسے شخص سے مقابلہ پڑا ہے

لیت ذات سوالطمتنی ے الی بلیت باہل الجہل فی زمن ÷ قاموا بہ ورجال العلم قعود واہ
یہان شیخ جی صاحب تبصرہ کو تو کتب حدیث واصول کے پڑہنے کی ہدایت فرماتے ہین لیکن
اول شیخ جی پر واجب ہے کہ کسی شیخ سے کتب مذکورہ کی تحصیل کرین اور اُن فنون کے
قواعد و مسائل حسب استعداد خود ضبط کرلین تاکہ ادنی ادنی طلبہ سے ذرا ذرا سی بات
مین اپنی ہنسی نہ کرائین اور یہ لغویات مین کتب مذکورہ کا حوالہ نہ دین کیونکہ جب تک
آدمی کسی فن کی حقیقت کو خوب نہین پہنچتا اپنی جہل پر اوس سے کماحقہ مطلع نہین
ہوسکتا اور جس بات کو اہل حق سے اپنے خیالات منجمدہ کے خلاف سنتا ہے اوسکو
مثل شیخ جی کے خلاف سمجہتا ہے **قولہ** ہذا یدل علی انہ لم تیسر لک تحصیل تفسیر الجلالین الخ
اقول صاحب ابجد اسپر متنبہ ہوکر مدت ہوے اکسیر فی اصول التفسیر مین صاحب
کشف کا تخطیہ کر چکے ہین حیث قال و آین خطائیست از وی فاحش بلکہ جلد آخر
بالتفسیر سورہ فاتحہ از شیخ محلی ست وشش سال پس از وفات شان عبدالرحمن سیوطی
متوفی ۹۱۳ سنہ علی ما فی الجمل بہ تکمیل آن پرداختہ روز احد غرہ رمضان ۸۷۰ شروع
کردہ در مدت میعاد کلیم علیہ السلام یوم اربعا عاشر شوال فراغ یافتند چنانچہ از
خطبہ تفسیر وخاتمہ سورہ اسرائیل ہویداست انتہی پھر یہ اعتراض کرنا دلیل کمال
جہل و سفاہت کی ہے اگر پہلے شیخ جی کو اکسیر کے نہ دیکھنے کا عذر تھا تو بعد تنبیہ کرنے
اور اوس کی عبارت دکھادینے کی کیا وجہ اعتراض کی ہے صاحب تبصرہ نے بھی یہان یہ مواخذہ
کیا ہے اوس سے شیخ جی بالکل چشم پوشی کر گئے ہین **قولہ** ان الاستناد بشعر مرزا مظہر
وغیرہ من المشایخ غیر مجد نفعاً الخ **اقول** شیخ جی نے یہان مرزا مظہر جانجانان
وغیرہ اکابر کو اپنے زعم مین قبر پرست جانکر قبور انبیا و اولیا سے استمداد و استعانت
کی اونپر تہمت کی ہے اور صاحب نفح الطیب پر یہ اعتراض کیا ہے کہ وہ طریقہ شعرا کو
حجت جانتے ہین مین شیخ جی سے یہ پوچھتا ہون کہ تمنے صاحب نفح کی کونسے کلام سے

کس کتاب سے طریقہ شعرا کی حجیت اون کے نزدیک سمجھی ہی ہم تو اون کے تالیفات مین
اسکا خلاف پاتے ہین اور نہ صاحب تبصرہ کی کلام سے یہ بات ثابت ہی بطور تمثیل کے تو
اوسنے مرزا صاحبکا شعر نقل کیا ہی احتجاج کسی شاعر کے طریقہ سی نہین کیا اور یہ جو تمنے
کہا ہی کہ تکلم کرنا شاعر کا مثل ایسی شرک و بدعت کی کلمہ کے اگر جائز ہی تو کس دلیل سی اور جو
نہین تو پھر کیون اوس کے ساتھ تکلم کیا یہ اعتراض تمھاری طرف عائد ہوتا ہی کیونکہ صاحب
نفحہ نے تو لفظ استمداد سی مثل دیگر اکابر کے تکلم ہی کیا ہی بغیر فعل و اعتقاد کے اور تم تو
اس امر کے مرتکب و معتقد ہو چنانچہ بعض بزرگ کی قبر پر بیٹھ کر مراقبہ کرنا اور مسائل مشکل
معقولی کا اوس سے حل کرنا بطور فخر کے اپنی تالیفات مین لکھ چکے ہو اور نیز شاہ بالنسوی کی
قبر پر مع اپنی والدہ صاحبہ کے جاکر چادر چڑہانا بلکہ تمھاری والدہ صاحبہ کے اقرار سے
اوسی قبر پر چادر چڑہانے کی برکت سے تمھارا پیدا ہونا تمام نزدیک و دور مشہور ہے
اس سی معلوم ہوتا ہے کہ قبر پرستی تمھارے آبا اجداد کی رسم قدیم ہی پس یہ اعتراض تمھین
پر زیادہ تر چسپان ہی اگر اس شرک و بدعت کے جواز کے قائل ہو تو کس دلیل سی اور جو
ناجائز جانتے ہو تو پھر کیون مع والدہ صاحبہ کے اس امر شنیع کے مرتکب ہوئے علیٰ ہذا القیاس
یہ کہنا بھی کہ تکلم ساتھ امر ناجائز کی مختص قضائی قاضی اور افتای مفتی کی ساتھ نہین ہی
بلکہ عام ہی خود شیخ جی کی طرف عموم مین فعل مذکور کے نسبت عائد ہوتا ہی فما ہو جوابہ
عن ہذا فہو جوابنا پھر اسکے بعد جو شیخ جی نے اشعار مذمومہ کی برائی مین زمخشری اور
غزالی اور صاحب شفا وغیرہم کا کلام نقل کر کے کہا ہی کہ اگر یہ عذر کافی ہو مثل ایسی اشعار
سے تو اللہ کا حکم اوسکی کتاب مین ساتھ قبح شاعر کے بسبب قبح شعر کے صحیح نہوگا جواب اسکا
یہ ہی کہ حکم خدا تعالی کا کفار و منافقین شعرا کی حقمین بلاشبہہ صحیح ہی ایماندار شاعرون کو
خود خدا تعالی نے استثنا فرمادیا ہی اور احادیث مین مذمت اونہین شاعرون کی جو مضامین
کفریہ و کاذبہ مین شب و روز توغل رکھتے ہین اور ایمانداروں ابرار کے اشعار مین

سوائے ذکر توحید واتباع سنت یا حمد ونعت یا مسائل شرعیہ یا نصائح کے کوئی مضمون خلاف شرع نہین ہوتا اور اگر اتفاقاً کسی حالت مین اونسے کوئی ایسا لفظ نکل بھی گیا تو اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ اونکا عقیدہ کفر وشرک کا ٹھہرایا جاوے اور وہ مستحق لعن وطعن کے ہون بلکہ بنظر اون کے ایماندار و اہل علم ہونیکے اون الفاظ کا کوئی محمل صحیح تلاش کرکے اوسکی طرف تاویل کیجاویگی تاکہ اونپر کچھ عیب واعتراض نہ آسکے ورنہ اسجگہہ اونسے خطا قرار دیجاویگی کیا مولوی رومی اور ملا جامی اور شیخ فریدالدین عطار اور ابن فارض اور ابن سبعین اور ابن عربی وغیرہم کے کلام مین صدہا باتین بظاہر خلاف قرآن واحادیث نہین ہین بلکہ بعض کلام سے اونکا تو کفر ظاہر ہے لیکن علمانے بوجہ اون کے ایماندار ہونیکے اونکو ایسے کلام کی تاویلین کی ہین اور اونکی تکفیر وتضلیل کرنیوالونکو جہانتک ہوسکا ہے ذب ودفع کیا ہے کما لایخفی علی من طالع کتبہم خود شیخ جی ہی سابق مین ابن عربی کی نسبت کیسے بگڑے ہین اور فرمایا ہے کہ علما اونکی طرف سے ذب کر چکے ہین اصطلاحات صوفیہ کے اکثر الفاظ ایسے ہین جنکا اطلاق اون کے مصداق پر شرعاً بظاہر صحیح نہین ہوسکتا اور وہان معنے حقیقی اُن الفاظ کے ہرگز مراد نہین ہوتے ماہرین اصطلاحات صوفیہ اسکو خوب جانتے ہین پس جو جواب اونکی طرف سے شیخ جی سمجھے ہین وہی صاحب نفحہ کے مصرعہ معترض فیہ کی نسبت سمجھ لین کیونکہ شیخ جی کے زعم مین خلاف شرع ہونے مین دونون برابر ہین اور قطع نظر اسکے جب شیخ جی خود ہی اعمال شرکیہ وبدعیہ مین مبتلا ہین تو یہ اعتراض درحقیقت انھون نے اپنے اوپر کیا ہے صاحب نفحہ پر ہرگز نہین ہے اہل عقل کے نزدیک بڑی بیحیائی کی بات ہے کہ جس فعل بد مین خود مبتلا ہو اوسکا اعتراض دوسرے پر کرے **قولہ** ہذا لایفید شیئاً **اقول** ابراز الغی مین شیخ جی نے صاحب فرع نامی پر بیان اسامی نسب مین وقوع اختلاف کا اعتراض کیا تھا اور کچھ اختلاف کا بیان نہین کیا

جواب اوسکا صاحب تبصرہ نے صـــ ۲۲۶ وصـــ ۲۲۷ مین بتحقیق وتفصیل لکھا ہے شیخ جی یہان
اوسکے رد سے عاجز آکر فرماتے ہین کہ اس سے ہمکو کچھ فائدہ نہین واہ شیخ جی ایسے ردسے تو
سفہاء عوام بھی دہوکہا نہین کھانے کی اگرچہ اونکو یقین ہے کہ تم ہر باتکا جواب لکھدیتے ہو
لیکن ایسے جواب سے تو اونپر تمھارے سب جوابون کی قلعی کھلی جاتی ہے **قولہ** فان لم تفہم
ولن تفہم الخ **اقول** صاحب تبصرہ نے شیخ جی سے حسب اونکے دعوے انقسام تقلید
کے اوسکے اقسام کا کشف چاہا تھا اہل انصاف یہان شیخ جی کے جواب کو ملاخطہ کرین کہ
صاحب تبصرہ کو مخاطب کرکے فرماتے ہین تو اگر نہ سمجھے اور کبھی نہ سمجھیگا تو کسی حنفی سے بقدر
ضرورت وکفایت حدیث واصول ومنقول ومعقول پڑھ لے تاکہ مراتب طفولیت و
خرافت سے مرتبہ رجال کو پہونچ جاوے اور تقلید تعصبی کی مثال ایسی ہے جیسے تیرا منصور
شوکانی اور ابن تیمیہ کی تقلید کرتا ہے اور انصافی وغیر تعصبی کی مثال جیسے میری
اور ابوحنیفہ کے سب مقلدونکی تقلید فقط مین کہتا ہون شیخ جی اگر اپنے تمام دنیا کے
مذہبی بھائیون مردہ اور زندہ سے تا مرگ مدد چاہین تو تقلید کی کوئی قسم انصافی
وغیر تعصبی ہرگز بیان نہ کرسکینگے عقلا کے نزدیک تو مطلق تقلید تمام بدعت وضلالت
کی جڑ ہے اور اوسکے جتنے اقسام وافراد شیخ جی کے زعم باطل مین ہین سب موجب
ضلالت ومستلزم عداوت کتاب وسنت ہین ہمتو شیخ جی کو جب مرد مسلمان جانتے
کہ جن کتابون کے پڑھنے کی صاحب تبصرہ کو کسی حنفی سے ہدایت فرماتے ہین اون سے
نفس تقلید یا اوسکے کسی قسم کا انصافی ہونا سلف سے یا خود ابوحنیفہ اور اون کے
تلامذہ سے جنکی تقلید پر آپکو بڑا ناز وفخر ہے ثابت کردیتے ورنہ یہ کذب اونکا مسیلمۃ الکذاب
کے کذب سے کچھ کمتر نہین ہے اور صاحب ابکد کو جو متاخرین کی تقلید کی تہمت کی ہے اسکا
جواب مکرر سہ کرر اوپر گذر چکا شیخ جی جو اپنی تقلید کو انصافی وغیر تعصبی بتلاتے ہین
مین کہتا ہون اس سے بدتر تو کوئی تقلید تعصبی دنیا مین نہوگی اور ایسی تقلید تو کسی کافر نے

بھی نہین کی یعنی کفار اپنے آباواجداد وشیاطین کی تقلید سے مسلمانون پر دبزات
تبرا نہین کرتے بخلاف شیخ جی کے کہ بدولت اس تقلید انصافی کی آئمہ محدثین واکابر
مجتہدین پر صدہا طرح کے طعن وافترا و تبرا کر رہے ہین اور اونکی غیبت وحقارت
ومذمت واہانت مین کاغذ کے دفتر سیاہ کیئے جاتے ہین اور اون مرحومین
کی عداوت سے تمام غیظ وغضب اپنا معاصرین اہل قرآن وحدیث پر اوتار رہے ہین اور
اپنے علم وفضل کے غرور مین خود کو فرعون سے کم نہین سمجھتے اور اپنی اور اپنے باپ کی تعریف
مین وہ غلو اور تعلی ہے کہ دنیا مین کسی مکار کذاب نے بھی اپنی ایسی تعریف نہ کی ہوگی
جب آپ کی تقلید انصافی وغیر تعصبی کا یہ حال ہے تو خدانخواستہ جب تقلید غیر انصافی
وتعصبی آپ اختیار کرین تو ابلیس پر بھی کتنی ہی درجہ سبقت لیجائینگے اس تقلید شوم
کی بدولت جو خرابیان امت محمدیہ مین واقع ہوئی ہین تحریر مین نہین آسکتین
دین مین رای وقیاس کا داخل ہونا جماعت اسلام مین تفرقہ پڑنا کعبہ مین چار مصلی نکلنا جدا
جدا مذہب مقرر ہونا نماز وروزہ حج وزکوۃ وغیرہ عبادات ومعاملات مین جواز
وعدم جواز کی ہزارہا خرافات مسائل گھڑے جانا آپسمین ایک دوسرے مذہب والیکی تضلیل
وتکفیر کرنا وغیرہ تمام بدعات وضلالات کا شایع ہونا اسی تقلید کی بدولت ظہور مین آیا
اگر دلیل جواز تقلید کی شیخ جی کے بطن مین ہے اور اونکو اور اون کے تمام مذہبی بھائیونکو
مثل دلیل استحسان کے اوسکے بیان کی قدرت نہین تو ہم اسپر اون سے مباہلہ کرنیکو موجود ہین
غیرت مذہبی اگر کچھ ہے تو یون نہین مطالبہ دلیل سے خصم سے پیچھا چھوڑائین اور اوسکی حقیقت
بھی سب حنفیہ پر جلد بخوبی کھلجاوے ؎ واہرب عن التقلید فانہ ضلالۃ ✤ ان المقلد
فی سبیل الہالک ✤ شیخ جی نے جب یہان بیان تعریف اقسام تقلید مین صاحب
تبصرہ سے عدم فہمی کا عذر کیا ہے تو مثال اوسکی کس کے سمجھانیکو بیان کی ہے اگر اور ناظرین کی
واسطے ہے تو اونکو تعریف کے سمجھانے مین کیا مصیبت شیخ جی پر آجاتی جو اسمین نہ بول سکے

اللہم الا ان یقال اسصورت مین مثال سے شیخ جی کا کذب اونکے معتقدین پر کھل جاتا اور دھوکے کی ٹٹی ٹوٹ جاتی کیونکہ جیسا صاحب ابجد کا تقلید سے انکار کرنا اور اوسکو حرام وگناہ سمجہنا اونکی تالیفات سے تمام مشرق ومغرب مین آفتاب کی طرح ظاہر ہے ایسا ہی شیخ جی کا مقلد متعصب ہونا اور اوسپر جمود واصرار کرنا اہل حدیث وقرآن پر تبرا کرنا لکھنا زبان زد ہر خاص وعام ہے یہان اگر شیخ جی تعریف تقلید کی مطابق اہل اصول کے لکھتے تو گویا اپنی جہالت وضلالت کے آپ مقر ہوتے ؎ یقولون قولا ولا یعرفونہا وان قیل ہاتوا حققوا لم یحققوا ❊ **قولہ** والمنتحل لہذا المثل یکفی بالی الجہل الی آخر قولہ یشبہ کلام الرافضۃ **اقول** تراویح کے بارہ مین قول حضرت عمر رض نعم البدعۃ ہذہ مین صاحب انتقاد نے لفظ بدعت کا معنی شرعی اصطلاحی پر محمول ہونا صاحب سبل سے نقل کیا ہے شیخ جی اسپر اعتراضا حضرت عمر کی بے ادبی اور کتب شیعہ سے نقل کرنیکے مدعی ہوئے تھے صاحب تبصرہ نے اسکا جواب تحقیقی والزامی ص۲۲۸ و ص۲۲۹ اور ص۲۳۰ مین بتفصیل لکھا ہے یہان شیخ جی نے اوسکے جواب مین ناقل کو ابو جہل کہا اور اپنے رسائل خرافات دفاتر ہفوات کے دیکھ لینے کا حوالہ دیکر صاحب سبل کے کلام کو روافض کے کلام سے مشابہ کہا ہے اور پھر سب وشتم بھی کیا ہے مَین کہتا ہون شیخ جی نے بے ادبی حضرت عمر کی اور نقل اس معنی کی کتب شیعہ سے حسب اپنے دعوے کے ثابت نہ کی اور نہ اس معنی کا حضرت عمر کے فہم کے خلاف ہونا بیان کیا اگر بالفرض کوئی شخص کسی مسئلہ مین دلیل کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فہم وعمل کا خلاف بھی کرے تو اس سے کچھ بھی حضرت عمر کی بے ادبی لازم نہین آتی اور نہ وہ شخص متہم بہ تشیع اور ناقل کتب شیعہ سے اہل سنت کے نزدیک ٹھہرایا جاویگا ورنہ یون تو کتب حنفیہ مین ہزارہا مسائل مخترعہ حضرت عمر ودیگر خلفاء راشدین کے خلاف موجود ومفتی بہا ہین کیا ہدایہ شرح وقایہ کنز نور الانوار توضیح وغیرہ مین قطع نظر مخالفت ظاہر آیات واحادیث صحیحہ کے مسئلہ عدم اطلاق خمر

علی یا خاطر العقل اور عدم زیادت تعزیب عام علی تجلید البکر بالبکر مین اور نفی معنی لمس بالید از لامستم آیۂ تیمم مین اور مسئلہ عدم قبول شہادت محدود لقذف و تقیید استثنا بہ ضمیر فاسقون مین و مسئلہ جواز سنن فجر بعد تکبیر فرض وغیر یا صدہا مسائل مین صریح حضرت عمر کا خلاف نہین کیا ہی چاہیئے مصنفین کتب مذکورہ حسب قول شیخ جی بڑے اولی بڑے بے ادب ہون اور بباعث اس خلاف کے شیعی یا ناقل عن کتب شیعہ ٹھہرائی جاوین اور جو ان کتب سے اعتقاد رکھی یا مسئلہ نقل کرے شیخ جی ہون خواہ اور کوئی حنفی وہ بالضرور ابو جہل ہو مگر ہم تو یہ بات اون کے حق مین نہ کہین گے البتہ جو شخص مقلد متعصب ہو روافض کا مداح و ہم مسکن ہو اور اون کی صحبت سے آئمہ مجدثین و اتباع سنن سید المرسلین پر تبرا کرے اور ابطال حق و اثبات باطل مین زخرفات لکھکر شایع کرے اہل حق کے جواب مین گالیان لکھے اُنپر تہمت و افترا کرے وہ بلا شبہہ ہمارے نزدیک ملقب بابو جہل بلکہ ابوجہل سے بھی بدتر ہے اور اوس کے رافضی ہونے مین کچھ کلام نہین گو وہ اپنے آپکو بڑا پارسا یا امام رازی وقت جانتا ہو ؎ بزرگش نخوانند اہل خرد * کہ نام بزرگان بزشتی برد

قولہ ہذا کلہ مما ذکرہ ناصر ک الی آخر قولہ و علیک ان تحضر مجالس حذاق اللسان الفاسیۃ

اقول صحۃ استعمال کاتب سریع السیر کے بطور مبالغہ کے عقلاً و نقلاً صاحب تبصرہ نے مدلل بیان کردی ہے اور ایسیہی صحت استعمال ناتوان بین کے معنی مین ضعیف نگاہ کے بشہادت اشعار اُستادان فرس بخوبی ثابت کر چکا ہی پھر بھی شیخ جی اسکو تم بے دلیل کہو اور پیر اپنے اعتراض پر اصرار کرکے وہی مرغی کی ایک ٹانگ گائے جاؤ تو اس ہٹ دھرمی اور جہل کا کیا ٹھکانا ہی ناتوان بین کے معنی صاحب اتحاف کے کلام مین اگر حاسد کے بھی لئے جاوین تو بھی صحیح ہین صاحب تبصرہ نے اسکی بھی توجیہ و توضیح بیان کردی ہی اور لفظ سریع السیر کے عرف فارس کے موافق یا عدم موافق ہونے مین تو تمھارا اعتراض نتھا اعتراض صرف یہ تھا کہ منشی اور کاتب اس لفظ کے ساتھ موصوف

نہین ہوتے سواسکا جواب مدلل ہو چکا اوسکی تسلیم کا اقرار کر دیا اوسپر جرح کر کے پھر دوسری شاخ اعتراض مین پیدا کر کے اوسکا جواب طلب کرنا اور لسان فارسی اور اوسکے اصطلاحات مین تو آپکی مہارت و استعداد ہمکو معلوم ہی ہی تمام عمر مین جو آپنے تین چار قطعہ خط عبارت فارسی مین لکھی ہین اونمین جو فصاحت و بلاغت و زباندانی و محاورات فارسی خرچ کیے ہین وہ کسی زباندان پر پوشیدہ نہین ہی ہمارے نزدیک تو ایسی شخص سے بڑھکر کوئی جاہل و احمق نہین کہ جسکو فارسی کے الفاظ تک صحیح نہ آوین ایک فقرہ بھی اوسکا درست نہ لکھ سکے محاورات و اصطلاحات کا نام تک نجانے وہ ایسی شخص پر اعتراض کرے جسکا اوستاد فن ہونا تمام اہل لسان کے نزدیک مسلم ہو اور اوس سے صدہا کتب کبیر الضخامت اوس زبان مین لکھ ڈالین ہون آپکو فارسی دانی اور اوسکی اصطلاحات کی شناخت کا دعوی تھا تو قبل اعتراض کے اوسمین کوئی رسالہ دو چار ورق کا یا فتواہی لکھا ہوتا تاکہ آپ کی فارسی دانی کا حال تو مثل عربیت کے اپنے معتقدین پر کھلتا اب تک تو وہ بیچارہ آپ کے اس کمال سے جاہل ہی ہین صرف اصطلاح کا لفظ لکھدینے سے تو آپ کی فارسی دانی نہین ثابت ہو سکتی ؎ نتوان بقیل وقال ز ارباب حال شد ٭ شعرم نمیشود بکسی از گفتگوی گنج ٭ **جواب رد اقوال متفرقہ صاحب تبصرہ**

قولہ فمنہا وہو الثانی عشر لبعد الائمۃ الخ **اقول** ابن ہمام کا غیر متعصب اور جدلی ہونا اسجگہہ شیخ جی دلیل سے ثابت نہ کر سکے اور اپنے کلام مین تعارض واقع ہونیکا کچھ جواب ندیا بلکہ جب جواب سے عاجز آئے تو اوسمین تشکیکات بے ثبات اور رکاکات واہیات بطوالت بیان کر کے بفحوای اذا یئس الانسان طال لسانہ کے صاحب تبصرہ پر سب وشتم سے زبان درازی خوب کی ہی اور یہ جو کہا ہی کہ ابو حنیفہ اور اون کے تلامذہ کا کوئی قول بالکلیہ حدیث کے مخالف نہین اور جو اقوال کسی حدیث صحیح کے مخالف بھی ہین تو دوسرے حدیث صحیح کے موافق ہین اسکا جواب یہ ہی کہ ابو حنیفہ اور اون کے تلامذہ کے

صدہا بلکہ ہزارہا اقوال مخالفہ آیات صریحہ و احادیث صحیحہ ایسے ہین کہ واقفان فن حدیث کے
نزدیک اون کی موافقت دوسری صحیح حدیث سے تو کیا حسن سے بلکہ ضعیف سے بلکہ موضوع سے
بھی نہین پائی جاتی شیخ جی اگر اس سے جاہل ہین تو خود اپنے ارباب ابن ہمام و عینی کے
کلام کو کہ جنکی حمایت مین آئمہ محدثین پر تبرا کرتے ہین شروح ہدایہ مین مطالعہ کرین کہ
جابجا اون کے اقوال کا حدیث کے مخالف ہونا ثابت کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمنے کوئی حدیث
اسکے موافق یا اسکو موافق حدیث کے نہین پایا اور طحاوی حنفی تو صاف ابوحنیفہ کے قولکو
باطل ہی لکھتا ہے ابن ابی شیبہ مین کتاب الرد علی ابیحنیفہ مین قریب دوسو بلکہ زیادہ کے
احادیث خلاف قول و فتوی ابیحنیفہ کے بیان کی ہین علی ہذا القیاس اور تمام محدثین نے
بھی - شیخ جی کو اگر ایسی ہی مذہبی غیرت و ابوحنیفہ کی حمایت ہے تو اون اقوال مخالفہ
کی موافق حدیثین تلاش کر کے اون لوگونکا جواب لکھا ہوتا اہل حدیث کی نزدیک
تو تمام کتب فقہ حنفی ایسی ہی خلافیات مخترعات سے مملو ہین جس شخص نے بلوغ المرام و مشکوۃ
تک بھی حدیث مین پڑہا ہوگا وہ بھی صدہا اقوال ابوحنیفہ کی مخالفت احادیث صحیحہ سے
جان سکتا ہے اور موافقت تو اونکی کسی حدیث صحیح یا حسن یا ضعیف سے جسکے تمام کتب صحاح
وغیرہ مسانید و معاجم پر بھی نظر ہوگی نہ پا سکیگا چونکہ اکثر ایسے مسائل و اقوال متقدمین پہلے سے
چھانٹ چکے ہین اور نیز آجکل بھی بعض اہل حدیث نے اونکو مع آیات و احادیث مخالفہ
اونکے کی جمع کر کے رسائل لکھکر شایع کر دیے ہین اور ہر اعلی و ادنی کے پاس بلاد ہند
مین موجود ہین اسوجہ سے یہان اونکو لکھکر رسالہ ہذا کو طول دینے کی حاجت نہین
اور شیخ جی کی تو جب خدا تعالی نے بصارت و بصیرت دونون لے لی ہون اور مصداق -
فاصمہم و اعمی ابصارہم کے ہون نہ کوئی رسالہ دیکھین نہ کسیکی سنین تو اوسکا علاج ہی کیا
صم بکم عمی فہم لا یرجعون ہان اگر توفیق الہی آپ کی دستگیری کرے اور اقوال مذکورہ
سے اپنی لاعلمی کا اقرار کر کے ہمسے مستدعی ہون اور اوس کے جواب مین سب و شتم و غیبت

ومذمت اہل حق سے باز رہین تو از سر نو انہین کتب فقہ مروجہ معتبرہ سے بشمار اقوال
مخالف حدیث وآیات لبقدر فرصت لکھکر شیخ جی کے پاس بھیج سکتے ہین ؎ خاطرت کی رقم
فیض پذیرد ہیہات ٭ مگر از نقش پراگندہ ورق سادہ کنی ٭ **قولہ** ولا تظنن کما ظن الجہلاء
ان فن التاریخ فن مہمل الخ **اقول** معترض علیہ کے نزدیک اگر یہ فن مہمل وغیر نافع
ہوتا تو اسکی تالیف مین چندی اوقات عزیز کیون صرف فرماتے مہمل اوسکو نظر آتا ہے
جسکو اس فن مین کچھ دخل واستعداد نہین اور قدماء مورخین کے اختلافات ومسامحات
سے بغیر واقف ہونے کے اوپر اعتراض کر بیٹھتا ہے اور اوسکے جواب مین گالیان دینے
لگتا ہے ایسے مہمل کے نزدیک البتہ فن تاریخ مہمل ہے **قولہ** من ذا الذی اناظر معہ
فی امہات المسائل الخ **اقول** آپ کی علم وفضل کی حقیقت تو ہر ادنی واعلی کو
معلوم ہے اور اجتہاد بین بین وتجدید عراسم رین وشین سب پر بخوبی ثابت جب آپکو
یہ فرعونی دعوی ہے تو امور تاریخی مین حسب دعوے خود کیون مناظر ہوئے امہات
مسائل مین جو آپ کی تحریر وتقریر ہے وہ ایک مذہب جدید وتجدید ناسدید سب
مذاہب سے علحدہ ہے اوسمین واقع مین کون آپسے مباحث ہو کر تضیع اوقات اپنی کریگا
یہان اتفاقاً خود آپ ہی کی زبان سے بحکم الکذوب قد یصدق کے سچ نکل گیا جو شخص اہل
حق سے آپ کے مذہب بین بین سے واقف ہوگا وہ امہات مسائل مین آپسے مباحثہ کا
نام بھی نہ لیگا ؎ با مخالف مشربان یکجا نشستن خوب نیست ٭ این غلط مجموعہ را شیرازہ
بستن خوب نیست ٭ **قولہ** ان ہذہ الدقیقۃ التی استخرجہا ناصر کمن القریحۃ الجریحۃ لا شبہۃ
فی انہا من قبیل النکات بعد وقوع الواقعۃ والمدافعۃ بعد الابتلاء بالبلیۃ الخ **اقول**
اس قسم کے نکات بعد وقوع واقعہ اور مدافعات بعد ابتلاء بالبلیۃ تمنی بھی اپنے
اعتراضات مین بعد اون کے جوابات کے بہت پیدا کئے ہین علاوہ برین سب وشتم مجتنب
کیا کچھ نہین کیا ہم تمسے بھی قسم دیکر پوچھتے ہین کہ جو تشکیکات ونکات واہیات تمنے

بحث ناتوان ہین وکاتب سریع السیر وغیرہ بحث جدلیت وتعصبیت ابن ہمام ہین پیدا کیجئین
اگر مسلمان ہو تو سچ کہدو کہ وقت اعتراض کے یہ خیالات تمکو سوجھی تھی یا اُسوقت اسے
جاہل تھے ورنہ جیسے تم قسم کھاکر جوابات صاحب تبصرہ سے اتحاف کا جہل ثابت کرتی ہو
ہم بھی قسم کھاکر اعتراض کیوقت نکات مذکورہ سے تمھاری جہالت ثابت کرسکتے ہین لیکن
یہ کوئی جواب دہی کا طریقہ نہین ہے اہل جہل کا مجادلہ ہے ؎ وگر در ہر دو جانب جاہلانند
اگر زنجیر باشد بگسلانند ﴾ اسجگہہ بحث زیارت مین بھی خلاف مقصد ومدعا صاحب تبصرہ کے
چار پانچ ورق تک بیفائدہ تحریر کو طول فضول دیا ہے جس بات کا جواب نہ آیا اوسکو
جواب کو اپنے رسائل مردودہ کلام مبرم وکلام مبرور وسعی مشکور وشفاء الاسقام سبکی
کے حیلہ حوالہ پہ ٹالدیا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی تحقیر وتوہین خوب کی ہے رسائل
مذکورہ کے جوابات مشہور عام ہین شیخ جی ناحق مسئلہ وجوب سفر زیارت مین سمع خراشی
خلق کرتے ہین جب دلیل اپنے دعوے کی پاس نہین ہے تو اتنا کاغذ سیاہ کرنا کیا ضرور ابتداء
بحث سے مسئلہ مذکورہ مین کتنے قول تو بدل چکے ہین اور باوجود سب کے جواب ہوجانے کے
ابھی تک آپکو اوسمین شکوک وترددات پیدا ہوتے جاتے ہین مطالعہ صارم منکی وجواب
سعی مشکور ان سب شکوک کے رفع کو کافی ہے اور یہ مبتلائے مرض مستحدث بدعات قبور کو
شافی اصل مسئلہ مین شیخ جی کا مولوی محمد بشیر سے عاجز آنا اور بحث کا ختم ہوجانا تمام
علماء وطلبہ ہند کے نزدیک ثابت وظاہر ہے اور یہ موافق ومخالف جانبین کی رسائل
دیکھنے والے پہ اونکا حق پر ہونا مخفی نہین زیادہ تحریرات بیہودہ شیخ جی کی سب کے
نزدیک بیہودہ ہین اپنی زبان سے اونکو جو چاہین کہا کرین **قوله** هذا كله انما يكفي
لاثبات امكان التلمذ لا لتحققه الخ **اقول** اول شیخ جی کا یہ قول تھا کہ عمر سیوطی
کی وقت وفات حافظ ابن حجر قریب ساڑھے تین سال کے تھی اور اس سن مین
تمیز وسماع واخذ بلاشبہہ مستبعد ہے لیکن جب اس امر کا اثبات تبصرہ مین بتحقیق وتفصیل

کیا گیا اور خود شیخ جی کے کلام سے اس عمر مین تمیز و سماع کا متحقق ہونا نقل کیا گیا تو اب بعوض عجز و ندامت کے بیحیائی سے جرأت فرما کر یہ کہا کہ یہ عمر اثبات تلمذ کو کافی ہی لیکن سیوطی کا اس عمر مین ممیز ہونا ثابت نہین حالانکہ تبصرہ مین خود سیوطی کے قول سے اونکی تذکرۃ الحفاظ سے اپنا ممیز ہونا اور اوسوقت کی یادداشت کا بیان کرنا نقل کیا ہی حیث قال ولا استبعد ان یکون لی منہ اجازۃ خاصۃ فان والدی کان یتردد الیہ وینوب فی الحکم عنہ انتہی ہمکو ہبات سے کمال تعجب آتا ہے کہ جو شخص خصم کی تحریر بغور نہین دیکھتا اوسکو سمجھتا نہین وہ اوس کے جواب مین کیونکر اتنی جرأت کرتا ہے واقع مین ایسے جاہل بے شرم کو کون ساکت کرسکتا ہے لاکھ دلائل اوس کے سامنے بیان کرے تو وہ نہین ماننے کا ایسے شخص سے امہات مسائل مین کون مناظر ہوگا ؎ آنکس کہ بقرآن وخبر زو نرہی * اینست جوابش کہ جوابش ندہی * **قولہ** لو صح ہذا لزم ان لا یرد علی من تفوہ بان مکۃ والمدینۃ وبیت المقدس واقعۃ فی البلاد الہندیۃ الی آخر الامثلۃ المخترعۃ الردیۃ **اقول** ناظرین اس مقام کو ملاحظہ کرین کہ شیخ جی نے بمقابلہ جواب الجواب صاحب تبصرہ دربارہ اعتراض سابق نسبت قوشجی بطرف موضع قوشج بقول ولی اللہ فرخ آبادی صاحب اتحاف کے حقمین کسقدر زبان درازی وافترا پردازی ولغو ہزل سے اوراق سیاہ کئے ہین جسکے دیکھنے سے توبہ توبہ منہہ سے نکلتی ہے اور سید عالم محدث کی شانمین ایسی بے ادبی اور گستاخی سنکر ہر ایماندار کی روح کانپتی ہے یزید شقی نے تو اہلبیت رسول اللہ پر جو کچھ ظلم و جبر کیا وہ سب پر ظاہر ہے یہ اوسکے اتباع وانصار طیبین مطہرین کی بغض وعداوت وضد ولغاوت مین اوس شقی ازلی سے صدہا درجہ بڑہگئے ہم حیران ہین کہ یہ اشقیا اپنے کو مسلمان کس اعتبار سے خیال کرتے ہین خدا یتعالی نے اور پیغمبر نے اہلبیت کے موذی پر لعنت کی ہی کما رواہ البیہقی ورزین وغیرہما اور فرمایا یا ایہا الناس انی ترکت

فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اذکر
کم اللہ فی اہل بیتی کذا فی الصحاح وغیرہا کاش اگر شیخ جی دو چار ہی جگہہ ان سب و
شتم وطعن وتبرا سے اپنا اعمالنامہ سیاہ کرلیتے تو ہمکو چندان دقت اصل جواب
لکھنے مین نہوتی غضب تو یہ ہے کہ جہان سے کتاب کھولکر کسی سطر پر نظر ڈالو اسی خرافات
سے کاغذ سیاہ معلوم ہوتا ہے صاحب تبصرہ کا جو یہ قول ہے کہ ناقل ملتزم صحت نہین
اسپر جابجا صدہا مثالین خرافات بدیہی البطلان گھڑی ہین اور امور تاریخی کواوسپر
قیاس کرکے معترض علیہ پر تبرا گوئی کی ہے اور باوجودیکہ تبصرہ مین مکرر سہ کرر اسکا
جواب ہوچکا ہے اور مقیس مقیس علیہ مین کتنی جگہہ فرق بیان کیا گیا ہے لیکن پھر بھی
یہان ہٹ دھرمی کرکے ایک ورق تک یہی گیت گایا ہے اور آپنے جو دعوی التزام
صحت کا معترض علیہ پر کیا تھا اور تبصرہ مین جابجا اوسکی دلیل کا مطالبہ ہوا اسکو ہرگز
ثابت نہ کرسکے اور ہر جگہہ صم بکم بنکر اسکے جواب سے بیخبر رہے یہان جتنی تقریر لغو بانچ
چار ورق مین کی ہے خود تبصرہ ہی مین اوسی مقام مین اور نیز اوسکے ماقبل و مابعد مین
سکا جواب موجود ہے اور رسالہ ہذا مین بھی ہم اول دو تین جگہہ لکھہ آئے ہین فتذکر
فلا نعیدہ وہذا آخر ما اوردنا عن اجوبۃ الابواب الاربعۃ من التذکرۃ مختصراً معرضاً
عما فیہ من اللغو واللہو والہمزہ واللمز والسباب وتنابز الالقاب والشقاق والنفاق
والطعن والبہتان علی الائمۃ الاعیان واہل العلم والایقان واللہ خصیمہ عنہم وہو
عزیز ذوانتقام ؛ **باب دوم** جن باتونکا جواب شیخ جی نے اپنے نزدیک
لکھا ہے اہل انصاف کی نظر مین اگرچہ وہ درحقیقت جواب نہین ہے کیونکہ کسی بات کے
جواب مین تو معترض علیہ اور اوس سے زیادہ مجیب کو اور نیز کاتب و ناسخ کو
سب وشتم وغیبت ومذمت والقاب سوء سے یاد کیا ہے اور کہین اتنا ہی کہدیا ہے
کہ اس جواب سے ہمکو نفع نہین اور کہین فرمایا ہے الحمد للہ مین اسکے جواب مین

تضیع اوقات نہین کرتا اور کہین کہاہے کہ یہ جواب بیفائدہ اور کسیجگہہ شیخ علامہ شوکانی اور سید علامہ امیر یمانی کی مذمت وغیبت واہانت وحقارت کی ہے اور رفض وغیرہ ذمائم سے اونکو متہم کیاہے اور کسیجگہہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور امام محمد بن الہادی وغیرہ آئمہ پر طعن وتبرا لکھاہے اور کہین اپنی خرافات مضحکات سے صفحے کے صفحے سیاہ کرڈالی ہین اور کسیکے جواب مین پرانا اعتراض اپنا نقل کردیاہے اور کسی جواب کے تحت مین اپنے اعتراض کی تاویلین کرکے پیچھا چھڑایاہے اور کہین اپنے اعتراض مین نکات واہیات بیان کرکے جواب کوتسلیم نہین کیاہے کہین کہدیاہے اسکا جواب گذرچکا اور کسی مقام مین اور طرحکی تقریر بیہودہ مثل سوال از آسمان وجواب از ریسمان کے کی ہے علاوہ برین تمہیدا ون جوابات کی ایسی لنبی چوڑی کھینچی ہے جس سے آپکا کمال بیہودہ تکبندی اور بیمعنی فقرہ بندی وتسوید اوراق وتحریر شقاق ونفاق مین بخوبی معلوم ہوتاہے اور مقصود اس تکثیر سواد سے محض تشنیع مذمت متبعین اور تفریح طبیعت مبتدعین ہے لیکن سفہا کے خیال مین یہ پوٹ کی پوٹ چونکہ سب تبصرہ کا کامل جواب ہے اسلیئے اونکو تنبیہ کرنا اون امور پر جنکے جواب سے شیخ جی نے بالکل گریز کی ہے اور جھوٹ سچ برائے نام بھی جواب کچھ نہین لکھا ضرور تر ہوا فنقول جواب باب دوم تبصرہ کا جب شیخ جی سے نہوسکا تو اوسکو تو لغویات وباطل قرار دیکر صاحب تبصرہ کو سب وشتم وہمز ولمز کی تہمت کرکے باقرار خود اوس کے جواب سے اعراض کیاہے حیث قال فی ص ۳۴۷ - اعلم ان الباب الثانی من التبصرۃ مملو من مثل ہذہ اللغویات التی رددناہا ولیس فیہ شیٔ سوی السب والشتم والہمز واللمز وقد اعرضنا عنہا انتہی اور مقدمہ تبصرہ مین جو شیخ جی کے حاسد باغض ہونیکی وجہ ثابت کی ہے اوسپر تنابز القاب کا تو آپنے اعتراض کیاہے اور جواب سے بالکل فروگذاشت کی ہے حالانکہ وہی وجہ اوس اعتراض کا جواب ہے اور فاتحہ کے امر ثانی مین وجہ

ثبوت لبغض وحسد مین شیخ جی کی لعن وطعن ومذمت وشناعت مثل عادت منافقین کے
صاحب اتحاف کے حقمین ابراز الغی سے نقل کئے ہین اوسکا جواب بھی کچھ نہین دیا بلکہ
اوسجگہہ بعوض ندامت واقرار قصور کے اور اولٹا افترا وتبرا کیا ہے اور فاتحہ کی وجہ
سادس جو صاحب تبصرہ نے شیخ جی پر یہ اعتراض کیا ہی کہ صاحب اتحاف کے ایک
اختلاف کو وفیات مین کئی کتب سے نقل کر کے اوسکو متعدد زلات قرار دئے ہین اور
واقع مین آپنے بھی اکثر جگہہ کیا ہے اسکا جواب بھی کچھ نہین بن پڑا اور نیز فاتحہ
کے امر ثالث مین جو شیخ جی کے مسامحات فاحشہ اور اختلافات واہیہ تاریخی قریب
آٹھ دس کے بطور معارضہ کے اونکی تالیفات سے مع پتہ ونشان صفحہ کے نقل کئی ہین
نہ تو اونکا اقرار کیا ہے اور نہ کچھ جواب دیا بلکہ جواب کی جگہہ یہ فرمایا ہی کہ میرے مسامحات
اگر صاحب اتحاف کے مسامحات سے زائد ہون تو اپنی تمام تالیفات کو جلا دون
یا پھاڑ ڈالون اگر سہو ونسیا نکو اسکا جواب کہین تو صاحب اتحاف کی طرف سے شیخ جی کو
اسی سہو ونسیا نکو جواب سمجھنے کو کون مانع ہے اور نیز اوسکے امر رابع مین جو اثبات مباہلہ کا
آیات واحادیث واقوال صحابہ وکتب اصول وتفاسیر وشروح حدیث سے اور
وقوع اوسکا اکابر سے بیان کیا ہی اوسکو تو شیخ جی نے گویا مطالعہ ہی نہین کیا
ایسی ہی اوس کے بعد مین جو صاحب تبصرہ نے شیخ جی کے کلام مین وقوع تعارض
فاحش اور نقل خلاف اصل اور تحریف عبارات منقول عنہ اور ایذا دہی اساتذہ
وغیرہ امور شنیعہ کا اعتراض کیا ہی اوسکا نہ اقرار ہے نہ جواب بلکہ الٹی بری
منہا کہکر ٹال گئے ہین حالانکہ آپ کی ابراز غی اور یہ تذکرہ اس براءت کی خلاف کا
شاہد ہی علی ہذا القیاس اسکے بعد باب تک صاحب تبصرہ نے تالیفات صاحب اتحاف
مطبوعہ مصر واستنبول مین عدم تغیر ناسخین وقلت اغلاط کا حال اور نیز شیخ
جی کے رد کرنے کی اور فتوی نویسی حقیقت بیان کی ہی ان سب کے جواب بھی

قطع نظر فرماکر صاحبین مذکورین اوراون کے کلام کی نسبت جو سب وشتم ولعن وطعن
کئی صفحہ تک کیا ہی اوسکی نقل سے ہمارا قلم آبی ہے یہانتک تو تبصرہ کے مقدمہ مین
جن امور کے جواب سے شیخ جی نے فروگذاشت کی او۔کا ذکر ہوا چونکہ شیخ جی نے
جواب فرعونی تبصرہ کا اوسکے دیباچہ ومقدمہ سے شروع کیا ہی اسلیئے اوسکے مقامات
متروک الجواب پہلی ذکر کیئے گئے اب یہانسے ابواب کے مقامات مذکور ہوتے ہین **اول**
تبصرہ کے صـ۳۷ مین شیخ جی پر تعلیق ممجّد کے صـ۱۵۹ مین ہتمم دومیم سے لکھنے کا اعتراض
کیا ہی اسکا جواب کچھ نہین لکھا بلکہ اس غلطی فاحش پر ایسا اصرار کیا ہے کہ تمام تذکرہ
مین جابجا اسیطور لکھا ہے معلوم نہین یہان بھی شیخ جی کو سہو ونسیان کا غلبہ ہوا
یا اعلال واد غام کی بحث پنج گنج وزبدہ وغیرہ مین نہین پڑھی **دوم** صـ۷۲
مین کشف الظنون کی نقل پر شیخ جی کے اعتراض مین اونہین کے کلام سے کشف
کی تعریف اور اوسکا بے مثل ہونا اور اوسکے مصنف کی تعریف نقل کی ہی اسکا جواب تو
درگذرا اور اولٹی مذمت اور بے اعتباری کشف کی بیحد ونہایت لکھ ڈالی ہے اور
مصنف کو مجہول بتایا ہے **سوم** صـ۸۲ مین شیخ جی کے اس قول پر کہ سیوطی نے
بغیة الوعاة فی طبقات النحاة وغیرہما مین بقالی خوارزمی کی وفات ۵۷۶ھ نقل کی
ہے تغلیط وتحریف کا اعتراض کیا ہے اسکے جواب سے بھی شیخ جی دم بخود ہو رہے
چہارم صـ ایضاً مین شیخ جی کے کلام مین لفظ ثقات کا واحد اطلاق کرنے مین
اعتراض ہی جواب اسکا بھی ندارد ہی **پنجم** صـ۸۳ مین جو صاحب تبصرہ نے کہا ہی
وظنی ان صورة ثلاثین اسکا جواب بھی نہین ہی **ششم** صـ۸۴ قول صاحب
تبصرة واما مخالفته لما فی خلاصة الاثر الخ متروک الجواب ہے **ہفتم** صـ ایضاً مین
قول خصم فی نقل ہذہ العبارة حذف واصل عبارة الاتحاف ہکذا الخ کا جواب
نہین **ہشتم** صـ۸۵ مین وہہنا قد حرّف المعترض عبارة الحطة واصل عبارتہا ہکذا

الخ کا جواب معدوم ہے **نہم** صہ ان فی تسمیۃ الزیلعی ہذا اختلاف الی آخرہ
کے جواب سے شیخ جی عاجز رہے **دہم** صہ الیضاً مین وقد غلط المعترض فی ہذا المقام
فی نقل عبارۃ الاتحاف غلطاً فاحشا وحرف فیہ تحریفا بینا الخ کا کچھ جواب نہ دے سکے
یازدہم صہ قول صاحب تبصرۃ البعید کل البعید ما وقع من التعقب الخ کا جواب
نہ آیا **دوازدہم** صہ مین قول مجیب قال فی الکشف المطبوع بمصر الی قولہ
والعجب ان المتعقب الیضا یحتج بمثل ہذا الکلام الخ کا جواب نہوا **سیزدہم** ص۹۰
مین قول مجیب صاحب الاتحاف الیضا غیر غافل عن ہذا کما قال فی الاتحاف فی
حرف الہمزۃ الی آخر العبارۃ کے جواب سے شیخ جی ساکت رہے **چہاردہم** ص۹۱
قولہ فان صاحب الاتحاف لم یذکر اصلا ان برہان الدین ابراہیم بن محمد مات
سنۃ اربع وثمانین الخ کے جواب مین کچھ نہ بولے **پانزدہم** ص۹۵ قولہ وہناک
تحریف فان صاحب الاتحاف لم ینقل الخ معدوم الجواب ہے **شانزدہم** صہ الیضا
مین فلعل غرض المعترض انہ الخ کا جواب نہین **ہفدہم** ص۱۰۱ مین قولہ ہذا الاعتراض
قد تکرر **ہیجدہم** صہ الیضا مین ایضاً تکرر ان دونون تکرار اعتراض کا جواب نہین دیا
نوزدہم صہ الیضا مین قولہ ولیس بین ما ذکرہنا وبین ما نقل المعترض من السخاوی
الخ کے جواب سے خاموش رہے **بستم** ص۱۰۲ قولہ لانسلم ظہورہ ومن یدعی فعلیہ البیان
ابوحنیفہ کی نسبت ستر۱۷ہ حدیث پہنچنے کا جو ابن خلدون کا قول ہے شیخ جی نے
ابراز مین اس قول کے قائل سے نفی کی تھی اور فرمایا تھا ظاہر یہ ابن خلدون کا
قول نہین ہے اس ظہور نفی کے دعوے کو دلیل سے ثابت نکر سکے بلکہ اور واہی تباہی
تقریر کرکے ابن خلدون کی اور جو اوس سے ناقل ہو دونون کی مذمت و
اہانت کئی صفحہ مین کر ڈالی **بست ویکم** صہ الیضا مین قولہ الاول اثبات انہ
فی شرح الزرقانی کما نقل المصحح والثانی انہ فی نفس الامر کما قال الزرقانی **بست ودوم**

ص الضا مین ان نقل قول الباطل والسکوت علیہ قد صدر عن کثیر المحققین
ومن المعترض نفسہ الخ **بست وسوم** ص الضا مین ان قول ابن خلدون
لیس من اہانۃ الامام فی شیء فانہ قد بین علۃ قلۃ روایۃ الامام حیث قال الخ
بست وچہارم ص الضا مین لانسلم ہذہ الملازمۃ ومن یدعی فعلیہ البیان
ان چارون مقام مطلوب الجواب کا کچھ جواب شیخ جی سے نہ آسکا **بست وپنجم**
ص ۲۰۱ وصاحب الاتحاف والاکسیر غیر غافل عنہ قال صاحب الاتحاف فی کتاب
تقصار الجیود الی آخر العبارۃ شیخ جی نے اپنی جہالت سے صاحب اتحاف پر
اختلاف سنہ وفات شوکانی سے بیخبر ہونیکا مکرر سہ کرر اعتراض کیا تھا جب مجیب
نے اونکا اس سے خبردار ہونا اور اپنی تالیفات مین اختلاف مذکور پر تنبیہ کرنا
اور اصح کو ترجیح دینا کتاب تقصار وحظیرۃ القدس وغیرہما سے ثابت کیا تو
شیخ جی اسکے جواب مین مثل نمرود کے مبہوت ہو گئے **بست وششم** ص ۲۰۲
ذکر الحاسد الباغض ہذا الاعتراض فی ثلاثۃ مواضع الی آخر قولہ ما العلاقۃ
بین مقدم ہذہ الشرطیۃ وتالیہا **بست وہفتم** ص الضا مین ولیعلم انہ لیس
مقصود صاحب الکشف بقولہ الخ کے جواب سے بھی شیخ جی عاجز رہے **بست وہشتم**
ص ۲۰۳ قولہ ولا عزو فی ان یکتب تسعین الی آخر القول **بست ونہم** ص الضا
مین واما ما ذکرت فی المقدمۃ ان ہذا مخالف لما ارخ وفاتہ فی الحطۃ الی قولہ
فتحریف منک واضح وتصحیف منک فاضح دونون قول کا کچھ جواب نہین **سیم**
ص ۲۰۶ مین قولہ ولا یدری ما یقول ہذا القائل فی بنی لم یوت الکتاب الخ لاجواب ہے
سی ویکم ص ۲۱۲ لا یستقیم علی ہذا التقدیر لفظ سبعۃ وعشرین الخ اس مقام مین
ابراز کو مطالعہ کرنے سے عجب لطف آتا ہے شیخ جی نے تاریخ ابن حجر مین صاحب
ابجد کی عبارت مین لفظ ثمان کی جگہہ سبعۃ بدلکر اون کی حساب دانی پر عدم درستی

تقدیر حساب سنین عمر کا ابین تاریخ فوت و ولادت کے اعتراض فرمایا تھا شامت
تقدیر سے اس تغییر بے تدبیر نے اپنی ہی حساب دانی کی کیفیت کھولدی جب مجیب نے
اسپر مواخذہ کیا تو مبہوت ہوگئے جواب سے عاجز آکر پردہ تلبیس مین چور ہیے
ابراز مطبوع ثانی مین اسکی اصلاح کی اور سبعة کی جگہہ ثمانیہ لکھدیا **سی و دوم**
صہ الضا فان صاحب الابجد ذکر الامام فی علماء الفقہ یہان بھی شیخ جی نے جہالت
سے یا اعتراض کی غرض سے صاحب ابجد کو ابو حنیفہ کے علماء اصول فقہ مین ذکر کر
کرنے کی تہمت کی تھی جب اعتراض کیا گیا تو نہ نادم ہوئے نہ جواب لکھا بلکہ بیحیائی
سے ابراز ثانی مین اصول کا لفظ حذف کرکے علماء فقہ بنادیا اور تذکرہ مین اُس
عبارت کو بدلکر یون نقل کیا الرابع عشر وہو الموفی للمائة ذکر الامام ابا حنیفة **سی و**
سوم صہ ۲۱۳ والخامس ان وجہ کون الحنفیة ملقبین باصحاب الرای لعلہ ما ذکرہ
محب اللہ البہاری الخ اسکا جواب بھی نہین دیسکے **سی و چہارم** صہ ۲۱۸ ہذا
طعن علی سید مولانا محمد نذیر حسین صاحب المعیار بیجواب ہے **سی و پنجم** صہ الضا
مین واما قولک ودلت علیہ الادلة فاعلم انہ لیست ادلة الی قولہ فاطلاق صیغة الجمع
ہہنا کالیس فی محلہ متروک الجواب ہے **سی و ششم** صہ ۲۱۹ وما فصلہ الحاسد الباغض
لا یثبت منہ الا القاء النس مع ما فیہ من مطالبة توثیق رواة ما رواہ ابن سعد فی
الطبقات کا کچھ جواب نہین **سی و ہفتم** صہ الضاً قولہ ولو سلمنا ان الامام ابا حنیفة
لقی واحداً او احاداً من الصحابة وہو تابعی فما الحاصل من ذاک الخ کا جواب نہین
سب و شتم ہے **سی و ہشتم** صہ ۲۲۳ قال الحافظ فی الفتح ای لا یضیق علیکم فی الحدیث
عنہم لانہ کان تقدم منہ صلعم الزجر عن الاخذ عنہم الخ نہ تسلیم ہے نہ جواب
ہے **سی و نہم** صہ ۲۲۷ الکان المراد بہذا وقوع السید فی الحیرة فی ہلال العید الی آخرہ
نے شیخ جی کو لاجواب کردیا **چہلم** صہ ۲۲۸ اما تری ان صاحب الانتقاد قائل بسنیة

التراویح حیث قال الخ بھی نہ مقبول ہے نہ اسکا کچھ جواب ہے **جہل و یکم** ص۲۲۵ بل ہو
الظاہر من قول سیدنا عمر رض فان لفظ البدعۃ حقیقۃ شرعیۃ فی البدعۃ الشرعیۃ الخ
کے بھی جواب سے عاجز آئے **جہل و دوم** ص۲۱۹ ان ہذا الاعتراض وارد
بعینہ علی الحاسد الباغض حیث قال فی تحفۃ الاخیار ان اذان الصلوۃ سنۃ مؤکدۃ
الخ اس اعتراض کا جواب ندارد ہی **جہل و سوم** ص۱۱۷ مین این ادعی السید
التقلید فلیتفضل الخ **جہل و چہارم** ص۱۱۲ واما قول العاند الباغض بعد ہذا فقد وقفت
علی بعض تحریرات الی قولہ فلیات بہ العاند متروک الجواب ہی **جہل و پنجم** ص۱۰۹
ثم نسبۃ الافساد والاضلال الخ اسقدر مقامات متروک الجواب تبصرہ کے باب
اول اور کچھ باب ثانی مین ص۱۴۹ تک جسکا جواب شیخ جی نے چار بابو نمین ص۳۴۸
تک لکھا ہی بادی النظر مین معلوم ہوئے اور اوسکے باب ثانی مین جو شیخ جی کے قول قول کا
رد ابتدای ابراز سے کیا گیا ہے اور مقدمہ ابراز مین جو شیخ جی نے اپنی جہالت و
لاعلمی سے صاحب اتحاف کی تالیفات مین امور غیر منقحہ و شاذہ ہونیکا اعتراض
کیا تھا اسکا جواب اونہین کے کلام سے اوسی مقام سے بطور معارضہ و مناقضہ کے
یا اعتراض کے آور نیز جواب اتہام حکم تالیف رسالہ شفا کا معترض علیہ پر آور رد
افترا القلید ابن تیمیہ وغیرہ امور واہیہ کا شروع اس باب مین موجود ہی کسیکا جواب
شیخ جی سے نہین آیا خصوصاً جو اس باب مین مباحث جلیلہ ہین جنکا اثبات خلاف
زعم شیخ جی تفصیل و تحقیق کما ینبغی کیا گیا ہے جیسے بحث جرح و تعدیل معاصر و
غیر معاصر آور مقبول نہونا جرح کا اوس کے حقمین جسکی امامت ثابت ہو اور بحث
جوابات اعتراض افترا معترض علیہ کے اوپر امام مالک کے آور اثبات تکذیب
کرنے معترض کی قول امام مالک کو اور اشد مخالف ہونا اوسکا اونسے آور بحث
فضائل و مناقب امام محمد بن عبد الہادی صاحب صارم منکی اور جواب تحقیر و توہین

کرنے معترض کا اون کے اور اونکی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے آور رد تہمت کرنے
معترض کا خصم کو عدم ترجیح قضا کی اوپر تارک عامد کے اور اثبات اوسکا اون کے نزدیک
اونکی خلاف زعم معترض کے اور عدم اثبات نزدیک جمہور ظاہریہ اور بعض شافعیہ وغیرہم
کے آور رد تہمت متابعت ظاہریہ کی اوپر مسئلہ عدم وجوب قضا مین اور اثبات خلاف اوسکا
اور تمام بحث وجوب و عدم وجوب قضا کی آور نقل رد قول ابن عبد البر کی کتاب الصلوۃ
ابن قیم سے آور تفصیل تمام بحث وجوب و عدم وجوب زکوۃ کی مال تجارت مین اور
اعتراض خلاف کرنے جمہور کا معترض پر مسئلہ وجوب زیارت و مسئلہ عدم مشروعیت
مباہلہ و قول استحباب قرارت فاتحہ خلف الامام مین آور اثبات حیرت مین پڑنے
معترض کا وقت اختلاف اقوال فقہا کے آور تمیز نکرنے صحیح وغیر صحیح اور ترجیح پر
قادر نہونیکا اور استدلال معترض کا آثار موقوفہ سے مقابلہ مین منکرین حجیت اون
کی کا آور بحث ثبوت رقعہ لکھنے تقی سبکی کے طرف ذہبی کے اور بیان تلمذ تقی سبکی کا ذہبی سے اور بحث مخاصمت و تعصب
تقی سبکی کے اور ذکر تلمذ ابحنیفہ کا شافعی سے اور بحث موافقت کرنے جماعت محققین
کی ابن تیمیہ سے اور اثبات لقب شیخ الاسلام کا واسطے ابن تیمیہ کے آور بحث صاحب
تخریج نہونے ہدایہ والے کی آور بحث صاحب تخریج ہونے نہونے جرجانی کی آور
متناقض ہونا اسمین کلام معترض کا آور مطالبہ نقل مقامات ابن علان کا معترض سے
اور کذب ظاہر کرنا معترض کا حوالہ دینے مین سعی مشکور کے اُن امور کے جوابکا جو اسمین
نہین ہین جیسے حوالہ طبقات مالکیہ کا واسطے رفع جہالت ابی عمران کے وغیر ذلک ان
تمام امور کے جواب سے عاجز آکر شیخ جی نے مقابلہ خصم سے فرسنگون گریز کی ہی علاوہ
اسکے باب مذکور مین اور جن متفرقات مقامات کی جواب سے کنارہ کیا ہی اونکا ذکر
بہ نشان صفحہ لکہا گیا اور یہ اسلئے ہی کہ ہر موافق و مخالف کو شیخ جی کے اس طومار نویسی
کی حقیقت کھل جائے اور جان لین کہ جب اسقدر رہا تو نکا جواب اسمین نہین تو یہ اتنی

بڑی پوٹ کس خرافات سے بھری ہوئی ہے اور یہ تکثیر سواد اوراق کس غرض سے کی گئی ہے نسشان صفحہ کو دیکھکر ہر شخص اوس مقام کا جواب شیخ جی کے جواب نامہ مین جب نہ دیکھیگا تو اوس بوجھ کے بوجھ کو تبصرہ کے جواب سمجھنے کا دہوکھا نہین کھائیگا ❊

مقام متروک الجواب در بحث و تعصب ابن ہمام ❊

اول ص۱۵۱ ہذا صادق علی ابن الہمام بلا مریۃ فانک قد اعترفت الخ **دوم** ص۱۵۲ انک ادعیت ان ابن الہمام من المحققین یرد علی کثیر من المسائل الخ **سوم** ص ایضاً وبالجملۃ ماذا ارید بہ ان ارید انہ کان الخ **چہارم** ص۱۵۳ افعلی ہذا یلغوا قولک من المحققین الخ **پنجم** ص۱۵۴ فنقض ہذہ لیس بمجرد اتباع الحدیث الخ **ششم** ص ایضاً الجدل بمعنی المذکور انما ینافی المناظرۃ اذا اریدت بالمناظرۃ مایقابل المجادلۃ اما اذا ارید بہا علم آداب البحث الخ **ہفتم** ص۱۵۵ ہذا المراد لؤیدنا فان علم الجدل والخلاف الغرض منہ الزام الخصم الخ **ہشتم** ص۱۵۷ لما اعترفت ان المراد بالجدل فیما ہنالک علم الجدل والخلاف الخ **نہم** ص ایضاً لانسلم ان المراد فیما نحن فیہ ہو ہذا المعنی وقد اقررت الی قولہ وکلامک ہذا مناقض لکلامک المتقدم فتنبہ **دہم** ص۱۵۸ ہذا تاویل باطل فان ابن الہمام الخ **یازدہم** ص ایضاً وقد تابعنا علی ذلک الشیخ الدہلوی الحنفی فی مقدمۃ شرح سفر السعادۃ وانت ما اجبت عنہ اصلا فقولک ہذا من دون اجابۃ عما بنا خارج عن داب المناظرۃ

در بحث زیارۃ ❊

دوازدہم ص۱۵۸ فان المراد بمثل ذلک السلب الکلی السلب الکلی بحسب علم القائل الی آخر القول **سیزدہم** ص۱۶۹ وہذا لایوجب منقصۃ فی علمہ ودینہ وعقلہ وتقواہ وورعہ مع ان اکثر مانالوہ من ابن تیمیۃ ہو الحبس بخلاف مخالفیہ کالتاج السبکی فانہ ابتلی ببلاء شدید الخ **چہاردہم** ص۱۶۳ الثالث انہ یجوز ان یکون مراد شیخ الاسلام ان الزیارۃ ممتنعۃ بالغیر الخ **پانزدہم** ص ایضاً والثانی ان فی ہذا الکلام اعتراضا بالغیر الصحیح فی نفسہ لا الزام

الخصم الخ شانزدہم ص ۱۶۹ بقی ان قواعدہم تقتضی الجواز الفقیہ کلام من وجہین
الی قولہ حتی یردہا اوردہ الحاسد الباغض **دربحث تلمذ سیوطی ۔**
ہفدہم ص ۱۷۰ فیہ کلام من وجوہ الاول ان ہذا الاستبعاد ہل صرح بہ احد من
اہل العلم الی آخر الوجوہ والشقوق **ہجدہم** ص ۱۷۲ فیہ کلام من وجہین الاول ان
الحاسد الباغض الی آخر الوجہین **نوزدہم** ص ایضاً اذا ثبت ان اخذ السیوطی
عن الحافظ غیر مستحیل ولا مستبعد الخ ص ۱۷۲ فیہ کلام من وجہین الاول ان ہذا
مخالف صریح لما حققہ المحققون من ان الاجازۃ للطفل الذی لا یمیز صحیحۃ الی آخر
الوجہین **بستم** ص ۱۷۳ فیہ کلام من وجہین الاول ان الظاہر ان وقوف الحاسد
الباغض علی کلام السیوطی الخ **بست ویکم** ص ایضاً ما ادعیت ان ہذا وجہ مستقل بل المقصود
التائید فقط **بست ودوم** ص ایضاً فثبت ما قال صاحب الحجۃ الخ **بست وسوم**
ص ۱۷۴ فیہ کلام من وجہین الی آخر الوجہین **بست وچہارم** ص ۱۷۷ الیس فی دیباجۃ
الحطۃ ما یدل علی ان جلہا منقول من الزبر والرسائل بل فیہا الخ **بست وپنجم**
ص ایضاً ہکذا یجب علیک تصریح صحۃ ما نقلتہ وہو غیر صحیح فی نفس الامر **بست وششم**
ص ایضاً انت ایضاً قد نقلت ما ہو غیر صحیح وما صرحت بعدم صحتہ الخ **بست وہفتم**
ص ۱۷۸ ہذہ الجملۃ اول دلیل علی عناد المتعصب وحسدہ وبغضہ وتعصبہ الخ
بست وہشتم ص ۱۷۹ ولکن المظنون ان ذلک الاصلاح وقع بعد مطالعۃ شفاء العی
فحینئذ کان حقاً علیک الخ **بست ونہم** ص ایضاً قد اشتبہ علی حاسد الباغض
بل وعلی جماعۃ من المحققین اکثر من ہذا الخ **سی ام** ص ۱۹۵ جوابہ من وجوہ الاول
ان ہذا المثل قد وجدتہ منقلباً علیک بل یصدق علی زعمک علی غیر واحد من اہل العلم
الی آخر الوجہ السادس **سی ویکم** ص ۱۹۷ واما ذکرہ الحاسد الباغض من مخالفات
صاحب الاکسیر لصاحب الکشف وجعلہا احدی عشر الخ **سی ودوم** ص ایضاً

من اکاذیب الاقوال فقد ظہر فیما تقدم ان بعض المخالفات مما غلط الحاسد الباغض
فیہا غلطاً فاحشاً وحرف تحریفا واضحا الخ **سی و سوم** صـ ۱۹۸ فان لم یحمل مافیہ علی
ما تقدم یلزم محذور ان الاول الخ **سی و چہارم** صـ ایضاً فیہ کلام من وجوہ الاول
ان الاکثریۃ وان لم تدل علی ثبوت المحمول لکل فرد من افراد الموضوع الی آخر
الوجوہ **سی و پنجم** صـ ۲۰۰ ولا یخفاک ان ہذا لیس من المرجح فی شئی فان قول
القائل الخ **سی و ششم** صـ ایضاً فانک قد عرفت ان قول القائل ہذا
اسم لذاک من قبیل الاخبار فلا بد الخ **سی و ہفتم** صـ ۲۰۲ ما العلاقۃ بین مقدم
ہذہ الشرط و تالیہا لم لا یجوز ان یکون الخ **سی و ہشتم** صـ ایضاً ولیعلم انہ لیس
مقصود صاحب الکشف بقولہ **نشان مقامات متروکۃ الجواب**
باب ثالث تبصرہ **سی و نہم** صـ ۲۲۳ فان ایراد ما صدر منہ علیہ لا یحصل
والصواب ان یقال وقد کنت الخ صـ ایضا فانقیل ہذا سہو من الناسخ قطعاً
یقال انہ وان کان الخ **چہلم** صـ ایضاً والثانی ان الرد بمعنی التخطیۃ صلۃ بعلی
لا باللام الخ **چہل و یکم** صـ ۲۳۴ فان لفظ جسما بالجیم المعجمۃ غلط الخ **چہل و دوم** صـ
ایضا والرد بمعنی التخطیۃ لا یتعدی بنفسہ بل صلتہ علی فالصواب ان یقال بل جسما یرد
لبعض العلماء علی البعض **چہل و سوم** صـ ۲۳۵ علی ان صلۃ الوقوف بعلی لا
بالباء وقد الی المعترض بہا الخ **چہل و چہارم** صـ ایضا فان صلۃ قام فی مثل
ہذا المقام لا بد ان یکون بالباء لا بالی قال اللہ تعالی الخ **چہل و پنجم** صـ ایضا
فان التقلید یتعدی بنفسہ فلا معنی لزیادۃ اللام وحق العبارۃ ہذا الخ **چہل و ششم**
صـ ایضا فان لفظ الی متعد بنفسہ لا بعن الخ **چہل و ہفتم** صـ ایضا ان یذکر
وارایہ الا الردہ الصواب ہہناک للرد علیہ **چہل و ہشتم** صـ ایضا فان صلۃ الاحسان
بالباء او الی لا بعلی قال تعالی الخ **چہل و نہم** صـ ۲۳۶ ثم فی ہذہ العبارۃ تناقض ما

لان قوله السابق تقلید جامد الخ پنجاہم ص ایضاً اوارخ وفاتہ سنۃ اثنتین بعد
تسعمائۃ وہذا غلط والصواب ان یقال ارخ وفاتہ بسنۃ اثنین بعد تسعمائۃ الخ پنجاہ
ویکم ص وبالجملۃ لفظ سنۃ اثنین لاتخلوا اما ان تکون الخ پنجاہ و دوم ص
وہذا الایراد وان کان عین ما قبلہ ولکن لما کان موردہ غیر مورد الاول جعلتہ ایرادا
آخر کما فعل المتعقب حیث یورد الخ پنجاہ و سوم ص۲۳۷ و قد ارخ ہذا المؤلف
فی رسالۃ الحطۃ وفاتہ سنۃ عشرۃ والف وتقدیر الاعتراض ما ذکر پنجاہ و چہارم
ص ولعل العذر من ذلک ان امامہ الاعظم رحمۃ اللہ تعالی ایضاً کان قلیل المعرفۃ
بعلم النحو الخ پنجاہ و پنجم ص۲۴۰ وہذا الفیضی منہ العجب وہو غلط والصواب ہذا
یقضی منہ العجب بالقاف مبنیاً للمفعول پنجاہ و ششم ص۲۴۱ فیہ ان بلغ متعد بنفسہ
قال فی القاموس لبغ المکان بلوغاً الخ پنجاہ و ہفتم ص ایضاً وہذا امر یضحک علیہ
الطلبۃ فیہ ان صلۃ الضحک بالباء ومن لا بعلی قال فی الصحاح الخ پنجاہ و ہشتم
ص۲۴۲ فیہ ما تقدم وتحریف ارخ الی اخ بدون الراء پنجاہ و نہم ص ایضاً صلۃ
اشار فی مثل ہذا المقام بالی لا بالباء قال فی القاموس الخ شصتم ص۲۴۳
وص۲۴۴ المعروف فی مثل ہذا المثال فی کتاب اللہ والسنۃ المطہرۃ وکلام الفصحاء
لفظ فی موضع من الثانیۃ فلا بد من الاتیان بسند علی ذلک شصت و یکم ص۲۴۵
فیہ ان النداء لا یتعدی بعلی قال وناد یناہ ان یا ابراہیم وقال الخ شصت و دوم
ص ایضاً فیہ ان صلۃ فر بمن قال اللہ تعالی ففررت منکم و فرت من قسورہ وقال
النبی صلعم فر من المجذوم کما تفر من الاسد شصت و سوم ص صلۃ قام فی
مثل ہذا المقام بالی لا باللام فی الصحاح وقام بامر کذا شصت و چہارم ص وصنف
فی رد ابن الہادا قول الصواب فی رد علیہ شصت و پنجم ص ملا متعد الی
المفعول الثانی بنفسہ قال رسول اللہ صلعم الخ شصت و ششم ص قولہ ان یحبب

عن ردہا اقول الصواب عن الرد علیہا **شصت وہفتم** صہ الاتیان بمعنی الایتاء تعدیۃ بالباء قال اللہ تعالیٰ فاتوا بسورۃ من مثلہ فالصواب ان یقول الخ **شصت وہشتم** صہ قولہ ان ارد کتابہ ردا مستقلا اقول الصواب ان ارد علی کتابہ الخ **شصت ونہم** صہ قولہ وبلوغی الی بحث شد الرحال اقول بلوغ متعد بنفسہ لا بالی **ہفتادم** صہ وقد فرغت عن رد بعض فی الصارم اقول الصواب عن الرد علی بعض ما فی الصارم **ہفتاد ویکم** صہ ۲۴۷ قولہ من غیر تنبیہ لما قال اقول ہذا غلط والصواب عن غیر تنبیہ علی ما قال قال فی الصحاح الخ **ہفتاد ودوم** صہ ثم ما افصح تقابل النفع بالتخریب فی ہذا الموضع **ہفتاد وسوم** صہ لفظ برید بالباء الموحدۃ غلط والصواب یرید بالیاء التحتیۃ وہذا وان کان قطعا سہو الناسخ ولکن لما الخ۔ **ہفتاد وچہارم** صہ قولہ علی ان اردہ اقول الصواب ان ارد علیہ **ہفتاد وپنجم** صہ ۲۴۷ لفظ منی فی ہذا المقام غلط فاحش والصواب منہ **ہفتاد وششم** صہ ۲۴۸ اقول حق العبارۃ من التلمیذ الی الاوستاذ واختیار لفظ الجمع فی الموضعین بدل المفرد غلط واضح **ہفتاد وہفتم** صہ قولہ فان اہتمام عالم یقول تلمیذ او مثل یقول بالیاء التحتیۃ غلط والصواب بقول بالباء الموحدۃ والمواخذۃ بمثل ہذا من قبیل جزاء السیئۃ بالسیئۃ **ہفتاد وہشتم** فقد ردہ علی احسن وجہ ابن علان اقول الصواب فقد رد علیہ **ہفتاد ونہم** صہ قولہ وردت کثیرا من مواضعہ اقول ہذا غلط والحق وردت علی کثیر من مواضعہ **ہشتادم** صہ صلۃ الحوالۃ بعلی لا بالی قال فی الصحاح الخ **ہشتاد ویکم** صہ صلۃ المخالفۃ بالباء مع قطع النظر عن ثبوتہا مخالف لکلامہ الخ **ہشتاد ودوم** صہ فیہا ما تقدم من تعدیۃ الخ الی المفعول الثانی بنفسہ **ہشتاد وسوم** صہ قولہ بہجۃ الاعاریب اقول ہذا غلط بل اسمہ بہجۃ الاریب کذا فی الکشف علی انہ لیس للاسم الذی ذکرہ المتعقب معنی محصل **ہشتاد وچہارم** صہ ولو طولع کشف الظنون اقول ہذا غلط حیث کتب تو بالتاء

الفوقیة والصواب لو باللام ہشتاد و پنجم صـ قولہ کیف یکون دلیلاً لکون ما فی الاکسیر
اقول ہذا غلط والصواب یکون دلیلا علی کون ما فی الاکسیر ہشتاد و ششم صـ قولہ لاسیما
لمن یدعی الہدایة والاہتداء اقول ہذا غلط والصواب ممن یدعی الہدایة بالمیم بدل
اللام ہشتاد و ہفتم صـ ۲۴۹ قولہ الاقوال واحد اقول لفظ قوال غلط والصواب قول واحد
باسقاط الالف ہشتاد و ہشتم صـ فان قلت قد تنبہ المعترض علی ہذا الغلط حیث ذکرہ
الخ ہشتاد و نہم صـ قولہ ولما بلغ الکلام الی ہذا المقام اقول فیہ ان بلغ متعد بنفسہ لا یحتاج
الی زیادة لفظ الی نود م صـ قولہ وارخ وفاتہ سنة خمسة وخمسین اقول فیہ
ما تقدم من تعدیة التاریخ الی المفعول الثانی بنفسہ نود و یکم صـ والثانی
انہ علی تقدیر تسلیم صحة الافضاء لا بد من زیادة لفظة الی قبل العجب فان افضی
متعد الی المفعول الثانی بواسطة الی قال تعالی وقد افضی بعضکم الخ نود و دوم صـ ۲۵۰
قولہ بل لہ دلائل واضحة اقول الصواب علیہ دلائل واضحة نود و سوم صـ قولہ
فقد رد اعراضہ فی کتب الائمة اقول الصواب فقد رد علی اعراضہ الخ نود
و چہارم صـ وکثرة اتیان الراد بہذہ العبارة دال علی انہ اخذ ہذہ المحاورة
عن کتب المردود علیہ الخ نود و پنجم صـ قولہ ارخ وفاتہ سنة ثمان وثلاثین
اقول فیہ ما تقدم من تعدیة التاریخ الی المفعول الثانی بنفسہ نود و ششم صـ
قولہ کلمات تقشعر بالاطلاع علیہا جلود الذین یخشون ربہم اقول لیست صلة قشعر الالام
علی ما ینبغی بالباء وقد جاء فی القرآن فی صلتہ من قال اللہ تعالی تقشعر منہ جلود
الذین یخشون ربہم نود و ہفتم صـ ۲۵۱ قولہ وہذا مما یفضی العجب بالنسبة الی ما ذکرہ
اقول ہذا غلط واضح والصحیح وہذا مما یقضی منہ العجب نود و ہشتم صـ قولہ ولیست
المسئلة مما یحکم فیہا لاحد الطرفین بالکفر اقول صلة یحکم باللام فی ہذا المقام غلط والصحیح
بعلی قال فی القاموس نود و نہم صـ قولہ ادخلہ اللہ فی الدرجات العلیة

اقول فیه خلل من وجهین الاول ان ما بعد خلت اذا کان الخ صدم ص۲۵۲

قوله من فر عن مطلق التقلید وقع فی السحیرة اقول هذا غلط فاحش فان الاتیان بالفاء

فی جزاء من اذا کان ماضیا لفظاً ومعنًی واجب الخ صد ویکم ص قوله والمتکفل

لرده منهاج السنة اقول الصحیح للرد علیه صد و دوم ص۲۵۳ ویعلم کل من له احظ من العقل

والعدل ان فوت هذا القدر من السماع لا یوجب ان تکون مرتبة مؤطاه نازلة

من مرتبة مؤطا محمد بن الحسن مع ان الخ صد و سوم ص فقد تبین من ههنا

ان محمد بن الحسن قد فاته کثیر الخ صد و چهارم ص۲۵۵ وانا اذکر عدة عبارات

مؤطا محمد لیتبین لک صدق هذا المقال قال فی باب وقوت الصلوة الخ صد

و پنجم ص۲۵۷ فحرمثل من یرجح مؤطا محمد بن الحسن علی مؤطا یحیی مثل من رجح الخ

صد و ششم ص علی ان زیادات محمد اکثرها ضعیفة کما ستعرف والزیادات

الضعیفة لا توجب المزیة بل توجب نزول الرتبة الخ صد و هفتم ص۲۵۸ فنقول

هذا لا یصلح وجها للترجیح بالنسبة الی الحنفیة ایضا اما العامی فیظن الخ صد و هشتم

ص فنقول ذلک من وجوه الاول وهو یتعلق بنفس المؤطا ان مؤطا محمد بن الحسن

یشتمل علی الاحادیث الشاذة الی آخر الوجوه العشرة صد و نهم ص۲۶۸

فانه یعلم کل من له ادنی عقل ان المشتق لا یکون مذکورا فی ضمن المصدر اذ الذکر

الضمنی یستلزم ان یکون المذکور جزءا من المذکور فیه صرح به الشیخ الرضی الی آخر

هذا التحقیق فی ورقین صد و دهم ص۲۷۲ قلت الکتاب المذکور هو الذی کتب فیه

ما معربه ان الدجاجة المیتة التی تخرج من بطن الدجاجة بعد الذبح حلال الی آخر

الخرافات صد و یازدهم ص۲۷۳ والثانی ان کون الشیء متضمنا لآخر لا یستلزم الاتحاد

بینهما فی کل حکم ومن کل وجه یشهد له العقل والنقل اما العقل الخ صد و دوازدهم

والتائید ههنا بالحدیث الضعیف المتروک والخبر المنکر المعلول الذی رواه ابو شیبة الخ

صد و سیزدہم ص۲۷۴ ثم من اغرب الغرائب نقلہ قول الحافظ ابن الصلاح الخ
صد و چہاردہم ص۲۷۵ قلت لا ترتفع المخالفۃ بہذا البیان فان ما ردت عنہ صلعم الخ
صد و پانزدہم ص۲۷۶ الیس کل ما رغب الیہ صلعم سنۃ موکدۃ فکیف یصح
الاستدلال بہ ولفظ السنۃ یشتمل المستحب والمندوب الخ صد و شانزدہم
ص۲۷۷ واجمعت الامۃ ان قیام رمضان لیس بواجب بل ہو مندوب انتہی صد
و ہفدہم ص۲۷۷ ہذا التعریف غیر مطرد فان کثیرا من المحدثات قد ابدع فی عہد الصحابۃ
والتابعین من القول فی القدر والبدعۃ الخوارج الخ صد و ہجدہم
ص۲۷۹ ومنہا انہ اتی باسماء الشہور التی لا یجوز دخول الالف واللام علیہا بالاجماع
فی ذکر الموالید والوفیات معرفۃ باللام فی الفوائد البہیہ وتعلیقات السنیہ ونحن
نذکر منہا شوائد من غیر احصاء الخ صد و نوزدہم ص۲۸۱ ومنہا قولہ فی صفحہ ۲۰
ذیل ترجمۃ احمد بن محمد نقلا عن البغیہ ع فلولا رآہ الاشعری الخ صد و بستم
ص۳ ومنہا ما قال فی صفحہ ۵۰ قلت قد استخرجت لذلک اصلا آخر لطیفا
وہو ما اخرجہ البخاری الی آخرہ۔ ان تمام ایرادات متروک الجواب کے بعد صاحب
تبصرہ نے شیخ جی پر اون کے اغلاط معقول مین تین ورق تک بہ نشان و پتہ صفحہ کے
اعتراضات کئے ہین اور جس جگہہ آپنے اور آپ کے باپ میانجی عبد الحلیم نے علماء
فن کے رسائل و حواشی کو اپنے نام سے مشہور کر لیا ہے اور جسقدر ایرادات
بحر العلوم کو اونکی تحریرات سے سرقۃ اور خیانت کر کے اپنی طرف منسوب کیا ہے
یا جہان کہین کلام اہل فن مین بے سمجھے بوجھے اوسکے بطور مجاز فات لنسوانی اور مقالات
صبیانیکے کوئی اعتراض بنا کر اپنا جہل وحمق ظاہر کیا ہے یا جسجگہہ اوس تحریر مین
آپ کے کلام بے نظام مین مناقضات واقع ہوئے ہین سکو صاحب تبصرہ نے
بطور اعتراض کے نقل کیا ہے یہان شیخ جی کی اون سب کے جواب سے بالکل

زبان بند ہو گئی لیکن اتنا فرمایا کہ اس فن مین تو مین اوس شخص پر بھی غالب آچکا ہون
جسکا ید طولی فلسفہ اور منطق مین بہت مشہور ہی فقط مین کہتا ہون یہ اشارہ ہی طرف مولوی
عبد الحق صاحب خلف مولوی فضل حق مرحوم خیر آبادی کے جنکا فضل وکمال فنون مذکورہ
مین متفق علیہ علماء بلاد ہند وفارس ہی اور اس فن کے ماہرین علمائے معمرین وغیرہم مثل اساتذہ
راقم کے جواب تک موجود ہین حیاہم اللہ وبارک فی عمرہم اون کے شیخ وقت ہونے کے
قائل ہین بلکہ شیخ جی اس فن مین جنکی تقلید کرتے ہین اور اونکی تحریرات وعبارات مین
سرقہ اور خیانت کرکے اوسکو اپنی طرف منسوب کرتے ہین اونپر بھی ہمارے نزدیک اونکو
سبقت ہی شیخ جی بیچارہ کو تو اونکے ادنی تلمیذ سے کیا نسبت چونکہ آپنے مولوی صاحب
موصوف کے بعض حواشی پر اپنے زعم باطل کی موافق کچھ اعتراضات واہیات کئے تھے جب
اوس خرافات کے رد مین اودھر سے کسی نے قلم نہ اوٹھایا اور بحکم شعر مولوی روم
؂ پس خموشی بہ دہد آنرا ثبوت ٭ پس جواب جاہلان آمد سکوت ٭ کچھ التفات نفرمایا
پھر تو شیخ جی باد غرور سے پھولگئے اور ہمچو من دیگری نیست کا دعوی فرنگی محل کے
سفہا مین برملا کرنے لگے مولوی صاحب اور اون کے تلامذہ کا رتبہ اس سے اعلی ہے
کہ ہر کسی جاہل بے استعداد غلط فہم متکبر مغرور کو قابل خطاب سمجھین اونکی جس تحریر پر
آپ کو اعتراض ہین اوسکی صحت ومتانت اور بلاغت عبارت اور آپ کی کج تقریری اور
غلط تحریری اور فساد عبارت وبلادت طبیعت کے حقیقت سے ہر طالب علم واقف ہی اس
دعوی کی تصدیق فرنگی محل کے سفہا مین ہو تو ہو اور بلاد خدا مین تو کوئی سمجھدار عربی فہم
کبھی نہ کریگا نام لیتے ہوئے تو مولوی صاحب موصوف کا اتنک شیخ جی کانپتے ہین اور کئی
بار اونکے تلامذہ سے اس فن مین منہہ کی کھائی ہے ایسا نہو کہ اتفاقاً پھر کوئی وہان پہنچ
اور ساری شیخی جھاڑ آوے ہم تو اس فن مین شیخ جی کے اظہار اغلاط اور غلط فہمی اور
رفع اعتراضات مین اسلئے قلم نہین اوٹھاتے کہ عوام کے عقیدہ اور عمل مین اسکے اغلاط

وتحریفات سے کچھ خلل نہین خوانخواہ کی تضییع اوقات ہے علاوہ اس کے جس شخص نے
چند رسائل بھی اس فن کے پڑھے ہون گے وہ شیخ جی کی منطق دانی کی حقیقت سے خوب
آگاہ ہوگا بخلاف مسئلہ دینیہ کے کہ اومین مذہب بین بین کو آپنے ایسا دخل دیا ہے
کہ ہر ایک پڑھا بے پڑھا بھی دہوکھی مین آجاوے اسلیے صیانۃ للدین مجبوراً مذہب کی
کی حقیقت کھولی جاتی ہے ورنہ کسی اہل حق کی غیرت کب اسبات کو چاہتی ہے کہ کسی
مکابر معاند مفتری عدوے اہل قرآن وحدیث لعان وفحاش سے خطاب کیا جاوے اس سے
بڑھکر جہل مرکب کی اور دلیل کیا ہوگی کہ اہل علم واستعداد تو آپکو نااہل سمجھکر مخاطب نکرین
اور آپ اونکو جواب سے عاجز جانکر فرنگی محل مین ہمچو من دیگری نیست کی لاف مارین حضرت
آپکو جاہل ہی سمجھکر ابتک کسی نے منطق مین آپکی تحریر کا رد نہین کیا تھا یہی صاحب تبصرہ
نے بیس بائیس اعتراضات کئے ہین اگر اس فن مین ایسا ہی مہارت کا دعوی ہے تو
کسی ایک دو کا تو جواب لکھا ہوتا اس سے اور بھی آپ کی منطق دانی کی قلعی کھل گئی
ہے نعوذ باللہ من اناس ✤ تشیخوا قبل ان یشیخوا ✤ احدودبوا والخنوا ریاء ✤ فاحذرہم
انہم فخوخ ✤ علاوہ اس کے شیخ جی نے اور جو اپنی تالیفات واہیات مین علماء سلف
پر بغیر سمجھے بوجھے اون کے کلام کے اپنی فہم ناقص سے اعتراض کرنے مین جرءت کی ہے
اور اکابر فنون قریب چالیس پچاس شخص پر مثل بحر العلوم اور سید زاہد اور امام
رازی اور ملا محمود جونپوری اور مولوی عبد الحکیم لاہوری اور معین الدین میبذی
اور امام ابو حنیفہ اور صاحب درمختار اور عینی اور بزودی وغیرہم پر بطور طعن کے
اعتراض فرمائے ہین اور اونکی عبارات مین جہان کہین خیانت یا تحریف وتغییر کی
ہے اور اپنے جن اساتذہ وشیوخ کی بے ادبی کی ہے سب کو صاحب تبصرہ نے
نام بنام بہ نشان وصفحہ مقام بیان کرکے اوسپر اعتراض کیا ہے — اور ایک حماقت
آپ کی یہ بیان کی ہے کہ مخاطب کو اپنے اعتراض وتعقب کے رد کرنے مین ایسے الفاظ

کے ساتھ تنبیہ و تہدید فرماتے ہین جس سے لڑکون تک کو ہنسی آتی ہی اور وہ الفاظ بھی
تبصرہ مین نقل کردئے ہین - اور ایک یہ بہت بڑا اعتراض ہی آپ کے صنیع بیجا پر کیا ہی کہ
جن فنون مین آپکو کچھ بھی بصیرت و مناسبت نہین ہی جیسے فقہ معانی کتاب و سنت
مین اوسمین اپنے اجتہاد جدید و تجدید ناسدید سے بغیر تمسک کرنے طریقہ علمار کاملین و
ماہرین فن سے دخل دینا شروع کیا ہی اور صدہا جگہہ معروف کو منکر اور منکر کو معروف
اور ضعیف کو قوی اور قوی کو ضعیف اور صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح زعم کرکے استنباط
و استدلال محدثین پر اعتراض کیا ہی اور اونکی عبارات کے نقل کرنے مین تحریف
و تغییر بہت کی ہے اور جو بات اسمین اپنی راے ناسدید کے خلاف ہے اوسمین
سرقہ اور خیانت کی ہی جیسے عبارت نیل الاوطار مین مسئلہ قرأت فاتحہ خلف الامام
مین اور عبارت اتحاف وغیرہ مین کیا ہے - اور ایک اعتراض یہ ہی کہ اہل حق و
تحقیق کے مقابلہ مین اصل جواب کو چھوڑ کر آپ اور امور کیطرف بھاگتے ہین اس خیال
سے کہ یہ معترض پر وارد ہوتے ہین اور یہ چال اسلیئے اختیار کی ہی کہ کوئی جواب
دینے مین آپکو عاجز نہ جانے یہ اسلیئے کہ جہلاء کے نزدیک اتنا ثابت ہوجاوے کہ فلانے نے
فلانے کا جواب لکھہ دیا گو اہل تحقیق کے نزدیک درحقیقت وہ کسی بات کا جواب نہو جیسے
ابراز غی وغیرہ ہے - اور ایک اعتراض یہ ہی کہ آپکو باوجود شدت انکار کے اوپر اہل
حق و متبعین سنت کے اور تائید اہل تقلید و بدعت کی اور مخالفت طریق سلف صالح
کی اور ضعیف بنانی احادیث صحاح وحسان کی جو مخالف راے کے ہین اور صحیح بنانے
ضعاف و موضوعات کے جو موافق راے کے ہین اور تاویل و تحریف کرنے کتاب
و سنت صحیحہ کے مانند جاہلین و غالین کے تجدید فی الدین کا دعوی ہے اور اسکو
اپنے مولفات مین درج فرمایا ہے اور یہ امتیاز نہین کہ مجدد کی شان یہ ہے
کہ حق و ناحق و سنت و بدعت مین امتیاز کرے اور اہل علم و دین کی عزت

اہل تقلید و بدعت کی تضلیل کرے دین سے تحریف غالین و تاویل جاہلین و انتحال مبطلین کو دور کرے جب آپ مین یہ وصف نہین تو کیونکر مجدد بن سکتے ہین البتہ مجدد مذہب مین ہین اور مجتہد حراسم بدع و شین ہونا آپکا بسر و چشم ہمکو قبول ہے اور آپ کی تالیفات مین بیشمار اغلاط الفاظ و کلمات و فساد عبارات و تغییر و تحریف صلات و فقرات بمعنی و طوالت لاالعنی وغیرہ خرافات دیکھکر مجدد اغلاط و مجتہد افساد ترکیب عبارات کہا جاوے تو بلاشبہہ درست و صحیح ہے ان دو معنی کے اعتبار سے یہ دونون لقب آپکو حسب دعوے نہایت زیب دیتے ہین اور اسکا منکر واہی ہے ان تمام ایرادات و اعتراضات کے جواب سے جب شیخ جی عاجز آئے تو ناچار بحکم چو حجت نماند جفاجوی را ٭ بناچار در ہم کشد روے را ٭ کے نہایت غیظ و غضب مین آکر معترض پر زبان تبرے کی کھولی اور کامل چھ ورق مین صفحہ سے آخر صفحہ ۱۴۶ تک اوس بیچارہ کو از حد گالیان دے ڈالین انواع انواع کی تہمتین اور طرح طرح کے القاب بیہودہ اور صفات مرذولہ اوسکے حق مین تراشین اور زیر معترض علیہ کو بطور استغاثہ و فریاد کے پکار کر بہت چیخے چلائے مین اسجگہہ ناظرین انصاف گزین کو قسم دیکر کہتا ہون کہ ان چھ سات ورق کو بغور تمام ملاحظ فرماکر شیخ جی کی لعانی و فحاشی و زباندرازی و افتراپردازی کے کمال کو معلوم کرین اور انہین چند اوراق کو دیکھکر آپ کی تمام کتاب کی عبارات و فقرات بلکہ تمام تالیفات کی حقیقت دریافت کرلین جیسا آپکو زباندرازی مین دخل ہے ویسا ہی بلکہ اوس سے زائد عربی نویسی مین مہارت تمام ہے کہ صدہا ہزارہا بلکہ تمام کلمات غلط لکھے ہین لفظ مہتم تمام کتاب مین باوجود تنبیہ ہوجانیکے دو میم سے لکھا ہے اگر کسی لفظ کی صورت صحیح ہے تو اوسپر بیجا نقطہ لگا کر غلط بنا دیا ہے اور جو کہین مع نقطہ صحیح ہے تو اوسپر اعراب غلط لکھکر غلط کردیا ہے کسی عبارت کی ترکیب درست نہین فقرے سارے بے ربط معانی سراسر غلط خبرہ اور مثنیہ کا قافیہ حط اور ضلالہ کا غوایہ اور مختفی کا

غفولی اور منشیا پوری کا ماضی مقرر کیا ہے اگر کسی عبارت کے معنی صحیح بھی ہو گئے تو اوسکو
تغیر صلہ سے بگاڑ دیا ہی کوئی فقرہ درست بھی ہو جاتا تو اوسکو بے وزن قافیہ لگا کر خراب
کیا ہی محدثین و آئمہ کے نام کی صحت تک نہین معلوم ابن مردویہ کے ملے سکتہ پر تمام
کتاب مین دو نقطے لکھکر تے بنائی ہے فعل عذاب کا تعدیہ علی کے ساتھ سمجھا ہی لا اعذبہ
علی احد لکھا ہے قرآن مجید مین ہی فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدًا من العالمین اسقدر
قرآن مجید سے جہالت کسی قرآن کے دشمن کو بھی نہو ادنی طالب علم قرآن کے پڑھنے دیکھنے
سے تمام افعال کے صلات معلوم کر لیتا ہے اور ترکیب صحیح و غیر صحیح کو پہچان سکتا ہی
اس بیحیائی کی کچھ انتہی ہی نہین کہ باوجود صدہا جگہہ ان اغلاط پر تنبیہ کئے جانے
کی پھر اونکے مرتکب ہوتے ہین عربیت کا تو آپ کے یہ حال ہی پھر عربی لکھنے پہ مرتے ہین
مسائل دینیہ مین جو اغلاط و تغیرات کئے ہین اونکی کچھ انتہی نہین اور پھر آپکو بڑے
شد و مد سے مجدد ہونے کا دعویٰ ہے ایسے شخص کو تو مجدد بدعت و ضلالت و مجتہد
تحریف کتاب و سنت کہنا لائق ہے یا مجدد اغلاط الفاظ و عبارات و مجتہد افساد
و تغییر صلات کا لقب اوسپر صادق ہمکو اسوقت فرصت کم تر ہے اور تحریر رسالہ ہذا
سے صرف آپ کے جواب ناصواب کی حقیقت کھولنا منظور ہے کہ اس سے عوام الناس
دھوکھے مین آکر اہل حق کی عداوت سے اپنے اعمال و عقائد کو تباہ نکر ڈالین آئندہ
اگر خدا تعالیٰ نے فرصت و فراغت بخشی تو ہم شیخ جی کے تمام تالیفات سے جس جسجگہہ
آپنے کتاب و سنت مین تحریف کی ہے اور اپنی رائے ناصواب کے موافق ہونیسے
احادیث صحیح کو ضعیف بنا لیا ہے اور اوسکی موافقت سے ضعیف کو صحیح اور جہان
اس استنباط محدثین پر طعن کیا ہی اور اونکی تحقیق کو رد کیا ہی یا اون کی عبارات
مین سرقہ اور خیانت یا تحریف و تغییر کی ہے یا جہان بدعت و تقلید و مذہب
بین بین کی تائید و تقویت کی ہی یا جہان خلاف کیا ہی یا خلاف سلف کے فتوی دیا ہی

عبدالغنی خان

سب مع نقل عبارت وکشف حقیقت عربیت و بیان تمام اغلاط ترکیب و عبارات وفساد معانی و تغییر صلات وغیر آفات عبارات کے بطور رسالہ کے جمع کرکے ہدیہ ناظرین کرینگے انشاء اللہ تعالی۔ اب یہان سے شیخ جی نے جو صاحب تبصرہ کے بعض ایرادات کا جواب ناصواب لکھا ہے اوسکا رد کیا جاتا ہے +

باب سوم صاحب تبصرہ کی ایرادات کی جوابونکے رد مین

تبصرہ کے باب سوم مین جو شیخ جی نے کلمات و ترکیب عبارات وصلات کی غلطیون پر اور مؤطا محمد کی ترجیح وغیرہ سرقہ وخیانت عبارات کتب واسباب طفولیت پر اعتراض تھے اونمین سے جنکا جواب شیخ جی کو نہ آیا اوسکا ذکر مع پتہ ونشان صفحہ باب دوم مین گذر چکا اور جن اعتراضات کے جواب مین آپنے اپنی نحو دانی اور عربیت اور فہم وفراست کی حقیقت کھولی ہے یا جن اغلاط کی ایراز مطبوع ثانی مین معترض کی چوری سے اصلاح کی ہے اونکا جواب وذکر مع پتہ ونشان صفحہ کے اس باب مین لکھا جاتا ہے **قولہ** صہ ۳۴۹ وہذا الایراد یعنی تعدیہ فعل تاریخ بطرف مفعول ثانی بنفسہ قد کررہ بمواضع عدیدۃ وجعلہ ایرادات کثیرۃ وہذا الصنیع عند النبلاء الشنیع **اقول** یہ اعتراض تو خود تم پر وارد ہوتا ہے کہ صاحب اتحاف کے ایک اختلاف تاریخی کو جا بجا ذکر کرکے کئی اعتراض اوسپر کئے ہین جیسے اختلاف وفات بزودی ورنخشری ودارقطنی وشوکانی وابن کثیر وغیرہم کو چند جگہہ ذکر کیا ہے اور نیز ایک اختلاف کو اون کے کئی رسائل سے نقل کرکے اوسکو متعدد زلات قرار دیئے ہین صاحب تبصرہ نے اگر بحکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم کے ایسا کیا تو کیا برا کیا اور وہ تو خود تبصرہ مین آپ پر یہ اعتراض کر آیا ہے حیث قال فی صہ ۲۳۶ وہذا الایراد وان کان عین ماقبلہ ولکن لما کان مورد غیر مورد الاول جعلتہ ایرادا آخر کما فعل المتعقب حیث یورد ایرادا واحدا فی مواضع عدیدۃ باختلاف الموارد تہویلا للناظر

وہکذا الفعل النشاء اللہ تعالی جزاء السیئۃ بالسیئۃ پس یہ تمہارے کردار کی سزا ہے
قولہ ص ا ایضاً ومن جملۃ ایراداتہ الایرادات المتعلقۃ بصلات الافعال غیر فعل التاریخ والجواب عنہا بوجوہ احدہا التسامح فی مثل ہذا من العلماء شایع لا طعن علیہم بہذا میلاً منہم الی جانب المعنی الی آخر الوجوہ الثلثۃ **اقول** یہ کذب ہے علماء سے کہین ایسا تسامح صلات افعال مین واقع نہین ہوا اور جو تمہاری زعم مین ہوا ہی ہے تو مسامحات تاریخی مین جو باقرار تمہارے علماء متقدمین سے بہت صادر ہوئے ہین صاحب اتحاف پر تمنے کسلئے طعن واعتراض کیے اور یہی جواب اونکی طرف سے بھی کیون نہین سمجھ لیا جو ناحق اتنی دماغ خراشی سامعین کی کی اور جواب وجہ ثانی کا یہ ہے کہ استعمال بعض حروف کا موضع بعض مین بایں طور کہ عبارت بھی ردی ہو جاوے اور صحۃ معنی کا کچھ پتا نہ لگے جیسے حملہ اور ردّ علیہ فی تصانیفی ماصدر منہ فی تصانیفہ - اور حملہ ماکان ردّ ہی لہ مین کیا ہی بلاشبہ مستنکر و مطرود ہے اور کلام رب مین اسکے واقع ہونیکا دعوی کذب و مردود جواب وجہ ثالث کا یہ ہے کہ تضمین بلاشبہہ کلام رب وکلام عرب مین واقع ہے مگر تمہارے صلات مین تضمین تو کیا معنی کا بھی پتا نہین لگتا اس قسم کی تغییر صلات مین کسی جگہہ کلام رب وکلام عرب مین واقع نہین ہوئے سچے تھے تو دو چار نظیر اسکی بیان کی ہوتین یا ہم تمہاری صلات کا خلاف کلام رب وکلام عرب مین بیان کرتے ہین تمہارے کلام مین اصرار کا صلہ الی ہے حیث قلت بل توجہ الی الاصرار بما فیہا اور قرآن مین ہے وکانوا یصرون علی الحنث العظیم اور ولم یصروا علی ما فعلوا الخ اور تمنے کہا ہے ولئن قام ہو او واحد من ناصریہ الی الجواب السیحم مقام مین قام کا صلہ باکے ساتھ آتا ہے قال تعالی واولوا العلم قائماً بالقسط الخ وقال لیقوم الناس بالقسط وفی الحدیث قام فینا رسول اللہ صلعم بخمس کلمات وغیر ذلک اور احسان کا

صلہ تمنو علی لگایا ہے کما قلت واحسن احسانا عظیما علی ارباب التجارۃ خدا تعالی کی کلام
مین باوالی ہی قال تعالی وبالوالدین احسانا وقال احسن کما احسن اللہ الیک اور
تمنی لکھا ہی ویجنبہ من امثال ہذا المغالطات اور قرآن مین جنب متعدی بنفسہ ہی
قال تعالی واجنبنی وبنیّ ان نعبد الاصنام اور حدیث مین ہی اللھم جنبنا وجنب
الشیطان مارزقتنا اور تمھارے کلام مین صلہ ضحک کا علی ہے حیث قلت وہذا مم
یضحک علیہ الطلبۃ اور قرآن مین قال تعالی ان الذین اجرموا کانوا من الذین
آمنوا یضحکون وقال فالیوم الذین آمنوا من الکفار یضحکون اور تمنو کہا ہی ظاہر
کلامہ ینادی علی انہ یذکر الاختلاف ۔ حالانکہ قرآن مجید مین ندا علی کے ساتھ متعدی
نہین ونادیناہ ان یا ابراہیم وقال ولوذوا ان تلکما الجنۃ الخ وغیر ذلک اور
تمنے لکھا ہے فر عن المطر قرآن مین فر کا صلہ من ہی قال تعالی ففررت منکم وقال
فرت من قسورۃ وفی الحدیث فرّ من المجذوم الخ اور قرآن مین ایتاء بمعنی
اتیان کا صلہ بے کے ساتھ ہی قال تعالی فاتوا بسورۃ من مثلہ اور تمنو کہا ہی
ویاتی فی باب المنع الذی ذہب الیہ شیخہ دلیلاً الخ اور قرآن مین انکار متعدی
بنفسہ ہی قال تعالی ثم ینکرونہ اور تمھارے کلام مین اسکا صلہ عن قلت ینکرون عن
ہذا الرای اور قرآن مین اقشعرار متعدی بنفسہ ہی قال تعالی تقشعر منہ جلود الذین
یخشون ربھم تمنو کہا ہی تقشعر بالاطلاع علیہا علی ہذا القیاس بعض خطبہ کا صلہ علی آتا ہی اور تمھارے
کلام مین سب جگہہ لام ہی اور کلام عرب مین تعدیہ تاریخ کا طرف مفعول ثانی کی
بے کے ساتھ اور تمنو بنفسہ متعدی کیا ہی اور تمنو کہا ہی ومن بلغ الی ہذہ المرتبۃ من
الغفلۃ حالانکہ کلام عرب مین بلغ متعدی بنفسہ ہی قال تعالی فاذا بلغ الاطفال منکم
الحلم الخ وقال حتی یبلغ الکتاب اجلہ وغیر ذلک من الامثلۃ الکثیرۃ ۔ آپ یہ کہئی کہ
آپنے قرآن مجید کی اور کلام عرب کی موافقت کی یا مخالفت آپ کے کلام مین کیا تضمین ہے

کہ جو قرآن کا ایسا خلاف کیا ہے اور پھر خدا تعالی پر اپنے کلام کی موافقت کرنے کی تہمت کی یہان تو آپ بلاشبہہ مصداق اس آیۃ کے ٹھہر گئے ویوم القیامۃ تری الذین کذبوا علی اللہ وجوہہم مسودۃ اور قران مجید سے تمہاری جہالت وعداوت ثابت ہوئی قال تعالی نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظہورہم وقال یا رب ان قومی اتخذوا ہذا القران مہجورا **قولہ** صفحہ ۳۵۵ فانظر الی ہذہ الایرادات الکثیرۃ سودت بہا الاوراق الکثیرۃ کیف بطلت بکلمات یسیرۃ الخ **اقول** الحمد للہ اس جواب سے ہمارا مطلب بخوبی ثابت ہوگیا اختلافات ومسامحات تاریخی مین جو تمنی صاحب اتحاف پر برائے نام سوڈیڑھ سو اعتراض کرکے تسوید اوراق کثیرہ کی ہے اوسکا جواب بھی اسیقدر کلمات یسیرہ ہین کہ ایسے مسامحات واختلافات امور تاریخی مین متقدمین ومتاخرین سے شایع ذائع ہین اور انپر اعتراض جائز نہین یہ بات تم تسلیم کر ہی چکے اور زیر صلات کے بارہ مین تمہارا قول ہمکو مسلم نہین کیونکہ کلام رب اور کلام عرب اوسکی تکذیب کرتا ہے اب اگر کسیقدر حیا اور بو ایمان کی تم مین ہے تو پھر اعتراض کرنے سے اور خدا تعالی پر تہمت رکھنے سے توبہ واستغفار کرو **قولہ** صفحہ ۳۵۶ وانت تعلم انہ مبنی علی غفلۃ ناصر کر عن ان کان قد یکون ناقصۃ وقد یکون تامۃ وسیلان ذہنہ الناقص الی الناقصۃ دون التامۃ۔
اقول یہان تو شیخ جی تم علم نحو سے اپنی جہالت کے آپ مقر ہوگئے صاحب تبصرۃ کے ذہن کو تو آپنے ناقص سمجھکر اوسکو کان تامہ اور ناقصہ سے غافل فرمایا لیکن آپ کے اس بیان ناقص نے جملہ ردیہ ماکان ردی لہ بغضا وعنادا کے معنی کو بالکل ردی اور ناقص کر دیا یہ تو فرمائے کہ جب یہ کان تامہ ہوا تو بغضا وعنادا ترکیب مین کیا واقع ہوگا کان تامہ کیواسطے فاعل ہی پر تمام ہونا اوسکا ضرور ہے اتمام معنی مین اوسکو فضلات کی حاجت نہین ہوتی اگر بغضا وعنادا اوسکے

عبدالغنی خان

نزدیک تمیز یا مفعول لہ ہے تو اوسکی توجیہ بیان فرمائیے جب آپ یہ دعوی کرینگے
تو آپ کی بے تمیزی اور آپ کے کلام کا معلول ہونا ثابت کردیا جاویگا اس صورت مین
ان کان تامہ نے آپ کی کذب تام کو خوب ظاہر کردیا کیونکہ معنے یہ ہوئے کہ مین نے
اوسکا رد نہین کیا اور یہ کذب صریح ہے آپ نے تو کیسا کچھ رد کیا ہے یہ آپ کی فہم
کی خوبی ہے بہر صورت یہ کان ناقصہ ہے اور آسنے معنے کلام کو مثل فہم ناقص متکلم کے
ناقص کیا ہے خبر اوسکی اگر متعلق ظرف ٹھہرایا جاوے تو کلام مہمل ولغو ہے اور جو بغضاً و
عناداً کو خبر کہین تو یہ بغض وعناد مستلزم حمل رد بالمؤطاۃ ہوگا اور یہ مثل آپ کی
تاویل باطل کی باطل بالبداہۃ ہے یہانسے آپکو رسائل نحو کے پڑہنا فرض ہوا بلغیر ضبط
مسائل صرف ونحو وغیرہ علوم عربیت کی عربی عبارت لکہنا حرام سمجہئے کیونکہ جو شخص
اپنے کلام کے معنی نہ سمجہتا ہو ترکیب نہ کرسکتا ہو اوسکو عربی لکہنا حرام ہے ؎ برین
عقل و دانش بباید گریست ؛ کہ خود گفتہ و خود نداند کہ کیست ؛ **قولہ** ومبناہ
علی عدم نظر مسودات ابراز الغی **اقول** یہ جواب اگر تمہارے زعم مین ملزم خصم ہے
تو اوسکی طرفسے بھی اسکے قبول کرنیکو کون مانع ہے ہمنے اکثر اغلاط اتحاف کے وغیرہ
کتب مطبوعہ معترض علیہ کے اون کے مسودہ کے خلاف پائے پس اونپر بھی اعتراض
کرنا مبنی او پر جہل معترض کے ہے حال مسودہ اوسکے سے **قولہ** ان التعدیۃ فعل یکون
اصلہ التعدیۃ بحرف بذلک الحرف فی موضع والتعدیۃ بنفسہ باعتبار تضمین ما نیا سبہ
لا یعد مناقضۃ **اقول** تمہارے کلام مین جن مقامات مین تعدیہ فعل تاریخ کا
طرف مفعول ثانی کے بنفسہ واقع ہوا ہے وہان کس تضمین مناسب کا اعتبار ہے
اور کلام رب وکلام عرب مین اسکی نظیر کیا ہے اور جن مقامات مین تعدیہ فعل مذکور کا
بے کے ساتھ ہے وہان اس تضمین مناسب کا کون مانع تھا جو بنفسہ نہین کیا مین
کہتا ہون شیخ جی تم جب تک ان اغلاط سے رجوع کرکے اپنی عبارات کی تصحیح واصلاح

نہ کروگے ان تاویلات رکیکہ سے کام نہ چل سکیگا بلکہ طلبہ پر اور تمھارا جہل وحمق ظاہر
ہوگا ۔ تروح الی العطار تبغی شبابہا ٭ ولن یصلح العطار ما افسد الدہر ٭ **قولہ**
ص ۳۵۹ ولا یذہب علی الذکی التقی ان ہذا الصحیح لما یکتبہ القائل ولا یرتضی وای شناعۃ
فیہم فی لفظ یفضی حتی قضی بکونہ غلطا وصحۃ یقضی **اقول** اس غلط صریح کو صحیح سمجھنے مین
کچھ شناعت فہم شنیع تمھارے کی نہین ہے تو کلام رب وکلام عرب سے یفضی العجب اور
یفضی منہ العجب فعل افضا مبنی للفاعل کا عجب کیطرف متعدی بنفسہ اور متعدی بمن
ہونا ثابت کیون نہ کرسکے قرآن مجید مین تو خدا تعالی فرماتا ہے وقد افضی بعضکم الی
بعض الخ یہان قرآن کا خلاف کس تضمین کے اعتبار سے کیا ہے آپنے ایسی باتین
بنانے سے اپنا مضحکہ تو طلبہ مین کرایا ہے یہ عذر ہی صاف کیون نہین ظاہر کردیا
جو صاحب تبصرہ نے اس مقام پر لکھا ہے حیث قال ولعل العذر لہ من ذلک ان
امامہ الاعظم رحمۃ اللہ تعالی ایضا کان قلیل المعرفۃ بعلم النحو کثیر المحاورۃ بالعجمۃ وان
مجتہد الرای ومجدد الہوی لا یحتاج الی مثل ذلک بل یکفیہ السب والشتم علی المردود علیہ
بما ہناک انتہی **قولہ** واما ارجاعہ الی الکفوی وہو الاولی المرضی الخ **اقول**
تراجم کفوی کے طبقات حنفیہ ہی کے نام سے مشہور ہے علاوہ اسکے یہ تاویل
جب صحیح ہوسکتی ہے کہ اور کسی طبقات حنفیہ سے بھی شیخجی یہ تاریخ نقل کرین
والا اعتراض معترض ویسا ہی قائم ہے **قولہ** وہو لیس بطعن مطلقا فان ایراد
غیر معروف غیر منکر لا شرعاً ولا عرفاً **اقول** صاحب تبصرہ نے اس ایراد غیر معروف
کی کلام فصحا سے سند طلب کی ہے جب تک اسکی سند یا اپنے دعوے کی دلیل بیان
نہ کیجائیگی اعتراض نہین دفع ہوسکتا **قولہ** فان صاحب الابراز غیر غافل عن
ان اسمہا ہدایۃ السائل الی قولہ کما لا یخفی علی من طالع مسودات التعلیقات السنیۃ
اقول یہی جواب بعینہ صاحب اتحاف پر تمھارے اعتراضات کا ہے کما لا یخفی

علی من طالع مسوداتہ **قولہ** ولا یخفی ان ادخال الالف واللام علی المعارف غیر
مستنکر مطلقاً عند اولی النہی **اقول** معارف پر دخول الف ولام کا مطلقاً مستنکر
نہونا دلیل اس معرفۃ پر خاص جواز دخول کی نہین ہوسکتا فصحاء عرب کے کلام
الجماد الاولی اور الجمادی الثانی کی سند درکار ہے **قولہ** ان التسمیۃ غیر الشہرۃ
فکونہ مسمی بروح المعانی فی تفسیر القرآن والسبع المثانی لاینافی شہرتہ بالثانی
اقول تفسیر روح المعانی سید محمود افندی کا روح بیان کے نام سے مشہور ہونا
سوا آپ کے آجتک کسی سے سنا نہین گیا معلوم نہین تفسیر مذکور اس نام سے
کونسی جگہہ مشہور اور کسنے مشہور کیا ہے البتہ کوئی ہند مین کہ منبع کذب و افترا کا
ہے کسی کذاب نے یہ نام مشہور کیا ہو تو ممکن ہوسکتا ہے **قولہ** ص ۲۶۲ انما البحث
فیما ہو الموجود فی موطاء یحیی و موطاء محمد ومن المعلوم ان کل ما ہو فی موطاہ
من روایاتہ مسموع عن مالک ہو من مسموعاتہ بلاواسطہ الخ **اقول** یہ
بحث کچھ مفید مطلب نہین کیونکہ جن دو تین احادیث کے مسموع نہونے کے
وجہ سے موطاء یحیی کو مجروح سمجھا ہے اوسکی سماع محمد کو بھی تو مالک سے بلاواسطہ
بلکہ بواسطہ بھی نصیب نہین ہوئی ہے یہ اٹکل شیخ جی کو جب مفید تھی کہ احادیث
مذکورہ موطاء محمد مین موجود ہوتین اور اونکو سماع اوسکے مالک سے بلاواسطہ
ثابت ہوتی واذلیس فلیس پھر علاوہ اسکے جو جمیع موطاء یحیی مین ہے اوسمین
سے سات سو پندرہ ۷۱۵ آثار واخبار بقول شیخ جی تعلیق ممجد مین محمد سے فوت
ہوئے ہین پس یہان دو وجہ سے موطاء یحیی کو ترجیح ثابت ہوئی ایک بوجہ زیادتی
کے دوسرے بوجہ مسموع ہونے اون تمام کے بلاواسطہ اور دو یا تین احادیث
کی بواسطہ وفی الثانی عکسہ **قولہ** فی الوجہ الثانی ومن المعلوم ان روایۃ
طویل الصحبۃ اقل من روایۃ قلیل الملازمۃ **اقول** روایت طویل الصحبۃ کی

اگرچہ قلیل الملازمت سے قوی ہے لیکن جبکہ قلیل الملازمت ملازم صحبت اخیرہ کا
ہو تو امر بالعکس ہوگا کیونکہ اوسکی مرویات سب وہی ہون گے جنکی صحت وقوت پر
آخر امر شیخ کا قرار پایا ہے علاوہ اسکے جب شہرت مؤطا یحیی کی آفاق مین اور متلقی
بالقبول ہونا اوسکا علماء سلف وخلف کے نزدیک باقرار معترض ثابت ہوچکا تو
اسی سے تمام وجوہ ترجیح کے مدفوع ہوگئین اور عبارت حازمی مین کثیر الملازمت کا
ذکر ہی ملازم اخیر صحت کا جو مبحوث عنہ ہے کچھ ذکر ہی نہین اگر بالفرض مطابق زعم
معترض علیہ مرویات کثیر الملازمۃ کو مطلقاً جمیع اوقات کی مرویات پر تقدیم بھی ہو تو
جس صورت مین کثیر الملازمت ضعیف ومجروح بالاتفاق ہوگا کما ہو فیما نحن فیہ
تو کوئی صورت ترجیح کی ممکن ہی نہین **قولہ** فی رفع الوجہ الثالث انما الکلام
فی ان مؤطا یحیی فیہ آراء کثیرۃ ومؤطا محمد فیہ آراء غیر کثیرۃ ای بالنسبۃ الیہا الخ
اقول جواب اسکا تین وجہ سے ممکن ہے اول یہ کہ آراء مؤطا محمد کے آراء مؤطا
یحیی سے بدتر ہین کیونکہ اکثر وہ آراء صریح مخالف احادیث صحیحہ کے ہین چنانچہ
تبصرہ مین کسیقدر بیان ہوئے ہین اور آراء مؤطا یحیی کے اسکے بالعکس ہین
کما لایخفی علی الماہر بالحدیث دوسرے یہ کہ جو آراء مؤطا یحیی مین ہین وہ سب مسموع
یحیی کے ہین مالک سے بخلاف مؤطا محمد کے کہ اوسمین اونہون نے اپنی طرف سے
زیادہ کی ہین تیسرے یہ کہ وہ آراء مزید علیہ امام مالک کے اجتہادات نہین ابو حنیفہ
وغیرہ کے ہین پس ایسے آراء قلیلہ سے اوپر آراء کثیرہ کے کسیوجہ ترجیح ممکن نہین
رہا یہ کہ مؤطا محمد مین بزعم معترض علیہ ہر راے کے قبل یا بعد اثر موجود ہے تو
علی ہذا القیاس موطا یحیی مین بھی ہر رای کی عدم موافقت خبر یا اثر کے ساتھ
نہین ہے اگر کسی راے کے ساتھ وہان موجود نہین ہے تو اور جگہہ کوئی خبر یا اثر
اوسکے موافق ہے **قولہ** فی دفع الوجہ الرابع اما اولا فان کون المشتمل علی الزیادۃ

لاشبہۃ فی کونہ افضل من الخالی عنہا من ہذہ الحیثیۃ **اقول** علی ہذا القیاس جو روایات کماہی بغیر زیادتی ونقصان کے شیخ سے مروی ومسموع ہون اونکو افضل ہونے مین شبہہ نہین ہی اوس پر جو اپنی طرف سے زیادہ کیجاوے **قولہ** واما ثانیاً فلان کون ترتیب یحیی ہو ترتیب مالک بنفسہ ادعاء من غیر وجود دلیلہ **اقول** مدعی نفی اول اپنے دعوے نفی کو ثابت کرے پھر ہم سے دلیل اسکی پوچھے **قولہ** و اما ثالثاً فلان نسبۃ النقصان الی محمد غیر مسدد فانہ یوہم الخ **اقول** مراد مجیب کی یہان نقصان سے اگر قلیل روایت ہو بہ نسبت روایات یحیی کے تو آپکو اسکے قبول کرنے مین کون مانع ہی علی ہذا القیاس مؤطا مالک کا ہونا بھی اوسکا اسی حیثیت سے ہے اور جبکہ خود آپنے اپنے کلام مین جابجا یہ کہا ہی کہ یہان سے مراد یہ ہے یا اس حیثیت سے یہ مدعا ثابت ہے تو ہمکو بھی اس جگہہ پر یہ کہنے مین کچھ مضائقہ نہین علاوہ اسکے آپ کی مرادات اور حیثیات کا تو کچھ قرینہ بھی نہین ہوتا ہے بخلاف یہان کے کہ اس مراد اور اس حیثیت کے قرائن ظاہر ہین **قولہ** واما رابعاً فلان تفریع عدم کونہ فی الحقیقۃ مؤطا مالک علی ما ذکرہ غیر صحیح الی قولہ لم یقدح فی کونہ مؤطا مالک **اقول** جب مراد مجیب کی نفی ہونا بقید حیثیت مذکورہ ثابت ہوگیا فلا یقدح فی کونہ مؤطا مالک باعتبار اصل المقصود **قولہ** واما خامساً فلانہ لو کانت الزیادۃ الی قولہ لزم خروج کثیر من المؤطات التی عدت مؤطا مالک الخ **اقول** یہ اعتراض بھی قید حیثیت مذکورہ سے مدفوع ہی **قولہ** واما سادساً فلانہ دعوی ان مالکا رتب المؤطا وہذبہ بنفسہ الخ **اقول** یہ وجہ سادس بعینہ وجہ ثالث ہے وجواب ذلک جوابہ **قولہ** و اما سابعاً فلان تردد فی صحۃ اطلاق المؤطا علی مؤطا محمد بن الحسن الخ **اقول** جواب اسکا جواب وجہ خامس کا ہی مین کہتا ہون ایراد اتنے وجوہ کا شیخ جی نے

محض تکثیر سواد و تخذیع عباد کیواسطے کیا ہی باوجود انکے ظاہر البطلان ہونے کی شیخ جی کا زعم غلط کرنے کو یہان جواب لکھا گیا **قولہ** ان ہذا لاینفع شیئا **اقول** بعد دفع وجوہ اربعہ ترجیح مخترعہ شیخ جی کی جب وجہ خامس کا جواب بتحقیق تمام لکھا گیا تو اس جواب سے اور بھی وجوہ مدفوعہ کا رد بوجہ احسن ہو گیا کیونکہ حقیقت اسمین مؤطا محمد کی کماحقہ کھولی گئی ہے تو اسکے جواب سے شیخ جی بالکل عاجز آگئے ہر اور کچھ بُری بھلی تاویل نہ گھڑسکے ہان ناظرین کے دہوکھا دینے کو اتنا کہکے ٹال گئے کہ اس سے ہمکو کچھ نفع نہین اور واقع مین جو بات حق معترض کی راے باطل و اجتہاد عاطل و مذہب بین بین و قاعدہ رین و شین کے خلاف ہو گی اوس سے کیونکر اونکو نفع ہو سکتا ہے ہر امر تحقیق و حق الحقیق اوسکو تو مثل سم مضر ہوگا بعد فراغ جواب وجوہ باطلہ مخترعہ شیخ جی کے مجیب نے دس وجہ ترجیح مؤطا مالک کی اوپر مؤطا محمد کے بیان کی ہین اور اوسمین جو احادیث واہیہ اور شاذہ اور آثار منکرہ معلولہ بے اصل موجود ہین اور جو اوسمین اوہامات و تغیرات اور معارضات و مناقضات ہین بطور مشتی نمونہ از خروارے چند ورقونمین نقل کیے ہین اور بے اعتبار و غیر متداول ہونا اوسکا علما کے نزدیک اور حقیقت اوسکے سند کی اور ضعف و مجروحیت حضرت مؤلف کی اور جہالت و نکارت اور رواۃ کی اور مجاہیل و اہل بدعت ہونا ثابت کیا ہی اور برعکس اسکے شہرت مؤطا یحیی کی امام مالک کے نام سے آفاق مین اور متلقی بالقبول ہونا اوسکا علماء سلف و خلف مین اور کثرت سے اوسی کیطرف متوجہ ہونا اور درس و تدریس کرنا اونکا اور شروح و حواشی لکھنا اور اوس کے کشف حال و اخراج متابعات و شرح غریب و ضبط مشکل مین اور بحث فقہ اوسکے مین اور تصنیف وصل منقطعات اور بلاغات و مراسیل و معضلات اوسکے مین کہ

یہ سب امور خلاف مؤطا محمد کے ہین بتفصیل وتحقیق نقل کیا ہے اور اوسپر جو کچھ شیخ
جی نے حاشیہ مؤطا مین اعتراض کئے ہین سکو بخوبی رد کر دیا ہے ان وجوہ عشرہ
کے جواب سے شیخ جی نے ایسی آنکھین بند کر لین کہ گویا دیکھا ہی نہین شاید اس
خیال سے یہان بیخبر ہو رہے ہے کہ کسیقدر مذہب بین بین کی حقیقت ظاہر کی گئی ہی
زیادہ گفتگو اسجگہہ کرنے سے اور قلعی کہلے اور عوام کتب حدیث کی تحقیر وتوہین
سکر تجدید جدید واجتہاد ناسدید سے بد اعتقاد ہو جاوین تو مرتبہ مجددیت سے
شیخ جی معزول ہون اور آپ کی تمام تحریر پر تزویر ورسائل لاطائل کو فہ ہند
وحیدر آباد کے سفہا مین بے اعتبار ہو جاوے **قولہ** صفحہ ۳۷ فان ضعف ہذہ الروایۃ
لا یضر من یستند بہا وتفصیل ذلک الخ **اقول** یہ جواب شاید خواب مین لکھا گیا ہی
صاحب تبصرہ کا جو اعتراض ہے کہ حدیث جمع بین الماء والحجر کے استنجے مین ضعیف
ہے اور کتب حدیث مین بسند جید مروی نہین ہوئی اوسکے جواب مین شیخ جی اوسکے
ثبوت کی دلیل بیان فرماتے ہین دو ورق مین وہ اخبار وآثار جسمین جمع بین الماء
والحجر کا کچھ ذکر ہی نہین ہی بیخبری سے نقل کی ہین بعد اوسکے عبارت تلخیص ابن
حجر کی جسمین تضعیف حدیث جمع بین الماء والحجر کی اور عدم وجدان اوس فعل کا اہل قباسے بقول حافظ ابن
حجر حسب مدعائے معترض موجود ہے نقل فرمائی ہے لطف تو یہ ہے کہ ضعف حدیث مذکور کا
اور عدم وجدان اوسکا اہل قبا سے معترض نے اوسی کتاب وعبارت سے ثابت
کیا ہی اور اوسکو شیخ جی اوس کے رد مین لائے ہین اسپر طرہ یہ ہے کہ آخر مین
فرماتے ہین کہ نظر دقیق اسکو مقتضی ہی کہ فعل اہل قبا کا جمع بین الماء والحجر تھا حالانکہ
عبارت مذکورہ اوسکی نفی کر رہی ہے مین کہتا ہون بھلا جس شخص کی بیہوشی
اور جہل اس درجہ کو پہنچا ہوا ہو کہ اعتراض کے جواب مین وہی اعتراض نقل کرے
وہ اہل انصاف کے نزدیک کب قابل خطاب ہو سکتا ہی اور کیا وہ اہل حق سے مناظرہ

کرکے اونکو ہرانیگا ۵ ومنزلۃ الفقیہ من السفیہ ؛ کمنزلۃ السفیہ من الفقیہ ؛ **قولہ**
والذی ذکرتہ من ان ضمیر قولہ یرجع الی القائل المفہوم من قولہ مذکور فی الحواشی
القطبی **اقول** سوال دیگر جواب دیگر تمہارے اس قول مین جو معترض نے چار
پانچ وجہ سے اعتراض کرکے کتب نحو حواشی شرح جامی عبدالرحمن وعبدالغفور
اور رضی وتوضیح وغیرہ سے اوسکو قوی کیا ہے اوسکا جواب تو یہ نہین ہے کہ
حواشی جدیدہ اور قطبی ہین مین نے ایسے ہی دیکھا ہے معترض نے کچھ آپسے
یہ نہین پوچھا ہے کہ قول مذکور کہان سے نقل کیا ہے حواشی مذکورہ مین اسطور
ہو یا نہو اعتراض صحیح ہے باقی یہ کہنا کہ جسنے کتب درسیہ نہ دیکھی ہون وہ اپنی
جان کو روئے جواب کو کافی نہین ہوسکتا معترض بھی اُدھر کہہ سکتا ہے کہ جسنے
کتب نحو پڑھی دیکھی نہون وہ اپنی جان کو روئے بہر صورت اعتراض لاجواب ہے
قولہ صـ ۳۷۹ ان ہذا الذی ذکرہ الوالد الماجد فی الحقیقۃ قول العینی حیث
قال فی البنایہ شرح الہدایہ ہو قول الصحابی ولم یرو مرفوعاً ولایبعد ان یراد
بقولہا الخ **اقول** میانجی حلیم نے اس حدیث کو مرفوع ہونیکا انکار خواہ اپنے
اجتہاد سے کیا ہو خواہ عینی کی تقلید سے دونون صورت مین جہل میانجی مذکور کا
حدیث مشہور سے ثابت ہے وہو المدعی اور یہ تاویل باطل جو تمنے کی ہے کہ مراد
میانجی کی یہ ہوگی کہ کتب متداولہ مین مرفوع مروی نہین ہوئی اس سے
تمہاری جہالت اونسے بھی بڑھکر ظاہر ہوئی ابوداؤد مین مرفوعاً یہ مروی ہے
اور نیز صحیحین ہین بلفظ سنت موجود ہے اور جمہور کے نزدیک یہ قاعدہ مسلم ہے
کہ سنت کا لفظ کہنا صحابی کا علامت رفع کی ہے دارقطنی بھی کتب متداولہ مین
ہے اگر یہ کہا جاوے کہ مذہب ہین ہین مین ابوداؤد وصحیحین ودارقطنی وغیرہا
کتب متداولہ نہین ہین تو البتہ ایک نوع کا جواب ہے اس جواب ناصواب کے بعد

جو شیخ جی نے معترض پر چار ورق مین انواع انواع کے لعن وطعن وسب وشتم طرح طرحکے کلمات وفقرات مین لکھے ہین قابل دید ہین ہم تو شیخ جی کے اس کمال کے نہایت قائل ہین اور اسمین اونکو تمام دنیا کے لعان وفحاش پر ترجیح دیتے ہین **قوله** ومن ایرادته علی الوالد الماجد انه قوی ایمان فرعون فی نظم الدرر الی قوله وقد نقلته عن مسوداته **اقول** نظم الدرر اتبک ہماری نظر سے نہین گذری اور آپ کی نقل کا ہم اعتبار نہین کر سکتے اگر بالفرض میانجی سے یہ غلطی مسودہ مین نہ ہوئی ہوگی تو اس سے بدتر اور صدہا غلطیان اوسکے فتوون رسالون مین موجود ہین اور جبکہ وہ ہر کہ ومہ مین مشہور ہین تو پھر اون کے پوت سپوت کے اصلاح سے کیا کام نکلسکتا ہی ۔ ولن یصلح العطار ما افسد الدہر **قوله** ص ۲۹ فان دار الآخرة یصح دار الارتحال علیه الخ **اقول** اس صحت کی کیا دلیل ہی اور محاورات عرب مین اطلاق دار الارتحال کا دار الآخرة پر کہان پایا گیا ہی من ادعی فعلیه البیان **قوله** وما ادعاه من کون ما ذکرته مخالفاً للاحادیث النبویه وموافقاً للاحادیث الجاہلیة مبنی علی عدم فہم المرام فان مجرد الاشارة لاینافی حدیث سید الانام **اقول** یہ جواب مبنی ہی اوپر عدم فہم معانی احادیث کسوف و خسوف کے ان دونون مین کسیکی موت وحیات کیطرف اشارہ سمجھنا بلاشبہہ مشرکین جاہلیت کا عقیدہ تھا اور جو شخص اب ایسا عقیدہ رکھی وہ مشرک ہی اور یہ قول شیخ جی کا کہ جو حادثہ سماویہ ہے اوسمین اشارہ ہی طرف حوادث ارضیہ کے اسکے اثبات کو ایسی صریح نص درکار ہی جیسے کسوف وخسوف کو کسیکی موت وحیات کی طرف اشارہ سمجھنی کے منع مین صریح ہی مین کہتا ہون جیسا اس جواب سی شیخ جی کا جہل ظاہر ہوا ایسے ہی زمین کو سمار دنیا قرار دینا اور ظہور نجم سے مراد شہرت موت میانجی عبد الحلیم کی سمجھنا دلیل کمال جہل وحمق کی ہی

کو خہ ہند والون کی سے استعارات وتشبیہات تمام جہان کے زبان دالون سے
کہین سننے مین نہین آئی اہل عرب کا تو کیا ذکر ہے شیخ جی نے جسطور مذہب بین
بین کی تجدید وتسدید کی ہے اسیطرح فقرات عبارات وتشبیہ واستعارات وتغییر
صلات مین اپنی رائے ناسدید واجتہاد جدید کو دخل دیا ہے ماشاء اللہ آپ
دولون طریق کے مجدد ہین عبارات عربی کے بھی اور بدعات مذہبی کے بھی **قولہ** ص ۳۹۴
ان ہذا الحدیث موضوع مبنیً صحیح معنیً الخ **اقول** بلا تحقیق حال سند روایت
دیلمی وابن عساکر کے صحت معنی کا حکم کرنا ملا علی اور اوسکے مقلد ہی کا کام ہے **قولہ**
ومن ایراداتہ الباطلۃ الایراد المتعلق لقول والذی فی نظم الدرر الی قولہ انما
ہو منقول عن شرح الفقہ الاکبر **اقول** یہان شیخ جی نے اپنے باپ میانجی کی ایسی
حماقت کی کہ اوس سے اپنی تمام اعتراضات تاریخی کا جواب تسلیم کرنا پڑا اور قول صاحب
تبصرہ والناقل لایرد علیہ شیٔ کا بسر وچشم قبول کرنا واجب ہوا یعنے میانجی متوفی کو
عبارت مذکورہ کی غلطی مین ناقل معذور قرار دیا جب امور احکامیہ مین غلطی کرنے
سے ناقل معذور ٹھیرا تو تاریخ مین بدرجہ اولی معذور ہوگا کیونکہ میانجی مذکور
ہی کے غلط نقل کرنے مین اوسکو معذور سمجھنے کی تو کچھ تخصیص ہی نہین جس شخص
سے نقل مین غلطی ہو جاوے وہی معذور ہوگا پس یہان شیخ جی نے جو دو سو ٢٠٣
تین ورق مین ناقل غیر ملتزم صحت کی شان مین جسقدر ہذیان فرمایا تھا وہ سب
رائگان گیا **قولہ** ص ۳۹۷ ومن ایراداتہ العاطلۃ الی قولہ وانما الغرض ان ثمان
رکعات لوجد بوجود عشرین وان اداء عشرین متضمن لاداء ما دون العشرین
اقول جواب اسکا خود تبصرہ مین موجود ہے حیث قال والثانی ان کون الشیٔ
متضمناً لآخر یستلزم الاتحاد بینہما فی کل حکم ومن کل وجہ لیشہد لہ العقل والنقل اما العقل الخ
قولہ ومن ایراداتہ الطاغیۃ الی قولہ فان لاشبہۃ فی ثبوت الافل من جدی عشرۃ رکعۃ

وازید منہا **اقول** یہ زیادہ یمنے کس دلیل سے ثابت کیا احادیث صحیحہ مین تو رمضان
وغیر رمضانمین گیارہ سے زائد کی نفی ہے اور جو زیادتی کہین آئی ہی تو وہ مع
سنت فجر ہے یہان بھی شیخ جی کا استدلال واجتہاد تذکرہ مین قابل دیدہی بعد
نقل اخبار اقل رکعات کے فرماتے ہین فثبوت الزیادۃ علی احدی عشرۃ وادا ء
الاقل سنۃ ثابت من الرسول لاینکرہ الاالجہول الغفول جواب اسکا یہ ہے کہ اثبات
الزیادۃ علی احدی عشرۃ قیاسا علی ثبوت الاقل لایقول بہ الاالسفیہ الغوی
قولہ ومن ایراداتہ الحالکۃ الایراد علی قولی فی مذیلۃ الدرایۃ ومن عجائب بدر
انہا تضرب فیہا طبل النصر من زمان الفتح الی قولہ ان وجود ہذا الصوت فی بدر و
وصولہ الی صماخ البشر ممکن بالذات **اقول** اس ممکن بالذات خرافات کا سوائے
اہل ہوو مبتدعین سفہا کے کوئی ذیعقل اعتقاد نکریگا کوئہ نہندکے عجائب پرست بدعت
دوست جنکو دین وایمان وعلم وکتاب وسنت سے کچھ بہرہ نہین ہی وہ اس خبر کاذب
اور نقل باطل مخالف نقول صحیحہ اور منافی عقول سلیمہ پر ایمان لاتے ہین اگر یہی شار
بدعت واہل لہو کا آثار قادر مختار سے مانا جاوے اور اوسکی قدرت کو حسب زعم
باطل شیخ جی کے دلیل صدق اس خبر بے اثر کی فرض کیجاوے یا ممکن بالذات کہکر
مان لیا جاوے تو تمام امور باطلہ سحر وطلسمات اور فرامشن گھر کے خیالات ومسمریزم
وغیرہ کے عملیات اور تمام شیطانی خرافات پر بھی شیخ کو ایمان لانا اور اونکو آثار
قادر مختار سمجھنا چاہیئے ان امور باطلہ کے ممکن بالذات ہونیکو کون مانع ہے
کتابون مین دیکھئے تو سب طرح کی خرافات نکل آتی ہے مگر ماننے کی قابل وہی بات
ہوتی ہی کہ نقول صحیحہ اور بداہت اوسکا رد وانکار نکرتے ہون یون تو میانجی عبد الحلیم
نے بھی اپنی غایہ مین مرغی کے پیٹ مین سے بچہ نکلنے کو لکھا ہی یہ کیا ممکن بالذات
اور آثار قادر مختار سے نہین ہو سکتا اسکے ذکر واعتراض سے شیخ جی کیون چڑتے ہین

جو دلیل ثبوت اوس خرافات کی بیان کرتے ہین وہی یہان بھی موجود ہی اس سے
بھی اعراض نکرین اور ہمارے نزدیک شیخ کا اوس خبر لہو بدعت کو ثابت کرنا اور میانجی کا
اپنی تالیف مین اس خرافات کو لکھنا دونون دلیل جہل وجنون مثبت اور مؤلف کی
ہے نعوذ باللہ من ہذیان من لاعقل لہ ولا فہم یہانتک دفع ایرادات کا جواب
تمام ہوا اکثر اونہین باتون کے جواب ہمنے لکھے ہین جنمین ناظرین کے دہوکھا
کھانیکا اندیشہ تھا اور جو ایسے مہمل تھے کہ بادی النظر مین اونکا حال معلوم ہوسکتا
تھا وہ ویسے ہی مہمل چھوڑ دئے ہین ناظرین کو ان میرے جوابات کا لطف تذکرہ کی
عبارت دیکھنے سے آئیگا کیونکہ اسمین پورا قول شیخ جی کا نقل نہین کیا گیا ہی اختصار کے
قصد سے صرف اشارہ پر کفایت کی ہی معترض کے جو ایرادات ہین اونکو شیخ جی نے
عجب الفاظ کے ساتھ تعبیر فرمایا ہی کہین تو کہا ہے ومن ایراداتہ الرذیلۃ اور کہین الشنیعۃ
اور کہین مستشنع اور مستکرہہ اور مرذولہ اور مشنعہ اور واہیہ اور مغسولہ اور زائغہ
اور کاسدہ اور خافضہ اور مسطلہ اور مہملہ اور مزورہ اور مموہہ وغیرہ خرافات
بیمعنی وبے مناسب کلمات سے بیان کیا ہی اور اوسکے کلام مین جو کچھ سرقہ اور خیانت
اور تحریف اور تغییر نقل مین کی ہے اوسکا حال تبصرہ کے مقابلہ کرنے سے خوب کھل سکتا ہی
یہ کلمات مذکورہ درحقیقت آپ کے جوابات کی صفت ہین اونہین کی رذالت وشناعت
اور زیغ وکساد ان الفاظ سے ثابت ہی ان کے جواب سے اور صاحب تبصرہ کے
کلام مین آپ کے تصرفات وتغیرات کے بیان سے کچھ تعرض نہین کیا اور جو آپ کے اغلاط
الفاظ وعبارت مین بیحساب وبیشمار ہین اوسپر بھی ہمنے تنبیہ نہین کی ہی کیونکہ
جس شخص کو تنبیہ کچھ فائدہ نہ کرے اور اوس سے اوسکا عناد وخلاف اور زیادہ
بڑھے اوسکو متنبہ کرنا بیکار ہے اور نیز عوام کے بھی دہوکھے مین پڑنیکا ان اغلاط
سے اندیشہ نہین اسوجہ سے اور فروگذاشت کئے گئے البتہ ابراز الغی کے جن اغلاط پہ

صاحب تبصرہ نے اعتراض کیا تھا اور اونکو آپنے بغیر اقرار کے یا صاحب تبصرہ کو بے اطلاع کیئے اوسکی تصحیح سے اصلاح کرکے دوسری ابراز طبع کرائی ہی چونکہ اسمین معترض کی ایک نوع کی خیانت ہی اور ناظرین رسالہ ثانیہ سے اسمین دہوکھی سو اوسکی تکذیب کرانا منظور اسلیئے مقامات اصلاح کا ذکر کرنا ضرور ہوا یہانسے اتنی بات اور جاننا چاہئے کہ جن ایرادات کا شیخ جی سے کچھ بھی جواب نہ بن پڑا اوسمین دو طرحکی جعلسازی و دغابازی کی ہی ایک یہ کہ اون ایرادات کو سر سے فرو گذاشت ہی کر دیا تذکرہ مین مطلقاً اونکا ذکر بھی نہین کیا دوسرے یہ کہ عبارت ابراز کی جسپر غلطی کا اعتراض تھا جہان تذکرہ مین نقل کی ہی اوسمین اصلاح کی ہی اور نیز ابراز ثانی جو مع تذکرہ تکثیر حجم کیواسطے چھاپی ہے اوسمین اون اغلاط کی اصلاح ہوئی ہے دہوکھا اسمین یہ ہی کہ جو شخص معترض کے ایرادات و مواخذہ اغلاط سنکر تذکرہ دیکھیگا اور ہمراہ اوسکے ابراز کا بھی مطالعہ کریگا وہ مقامات ایراد کو صحیح دیکھکر معترض کو جھوٹا جانیگا اور شیخ جی کو مجدد اغلاط و مجتہد افساد عبارات نہ خیال کریگا بلکہ اجتہاد بین بین اور تجدید مراسم رین و شین کا زیادہ تر معتقد ہوگا ناظرین تذکرہ و ابراز ثانی ہی کا مطالعہ نکرین بلکہ اوسکے ساتھ ابراز مطبوع اول اور تبصرہ کو بھی ملاحظہ فرماوین تاکہ حقیقت حال دونون کی بخوبی واضح ہو ✝ ✝ **یہانسے اون مقامات کا ذکر ہی جہان شیخ جی نے تذکرہ اور ابراز مطبوع ثانی مین حسب تصحیح صاحب تبصرہ اپنے اغلاط الفاظ و عبارت کی اصلاح کی ہی**

مقام اول ابراز الغی مطبوع اول کے صفحہ ۹ مین جملہ ما کان ردی لہ بغضاً و عناداً مین صاحب تبصرہ نے تین اعتراض کیئے۔ ایک عدم صحت معنی کا بر تقدیر کان ناقصہ کیونکہ تامہ تو کسیطور ممکن ہی نہین کما مر بیانہ فی ص۔ دوسرا غلطی صلہ کا اور تیسرا غلطی کلمہ بغی کا اس آخر غلطی کی شیخ جی نے حسب تصحیح معترض

ابراز مطبوع ثانیمین اصلاح کی ہے اور ردّیہی کو ردّیی بنا یا متکلم بنا دیا اور اول کی دو غلطیون مین جو تاویل باطل کی ہے اوسکا جواب شروع باب مین گذر چکا **مقام دوم** ابراز مطبوع اول کے صہ ۱۲ اعتراض ثالث کے آخر مین نص علیہ الکفوی فی طبقات الحنفیة وغیرہ کے بعد انتہی عبارت اور تہی والسیوطی فی بغیة الوعاة فی طبقات النحاة وغیرہا جب صاحب تبصرہ نے شیخ جی پر اس نص مین سیوطی کو تہمت کرنیکا اعتراض کیا تو ابراز مطبوع ثانی مین صہ ایضاً اور تذکرہ کے صہ ۱۶۵ مین اس عبارت کو حذف کر دیا اور طبقات الحنفیہ کے بعد وغیرہ کا لفظ بڑہا دیا **مقام سوم** ابراز مطبوع سابق صہ ۱۳ اعتراض ثامن مین وارخ وفاتہ سنة خمسة وتسعین تھا تذکرہ کے صہ ۱۷۰ مین خمسین بنایا ہے معلوم نہین معترض علیہ کی عبارت مین یہ دوسری تحریف کیون کی ہے **مقام چہارم** ابراز مطبوع اول کے صہ ۱۴ اعتراض ثانی عشر مین شیخ جی نے عبارت خطہ سنة ثمان وثلثمائة مین ثمان کیجگہہ ست لکھکر تحریف کی تھی حسب تنبیہ وتصحیح صاحب تبصرہ ابراز ثانی کے صہ ایضاً اور تذکرہ کے صہ ۱۷۴ مین پھر اوسکو اصلاح کی اور ست کی جگہہ ثمان بنایا **مقام پنجم** ابراز اول کے صہ ۲ سطر اول مین عبارت اتحاف سنة اثنتین وستین کو تحریف کر کے سنة سبعین بنایا تھا تذکرہ کے صہ ۱۸۱ مین اسکی اصلاح کی ہے **مقام ششم** ابراز اول کے صہ ۱۲ مین سنة اثنین وثمانین وارلعجاة تھا تذکرہ کے صہ ۱۹۰ مین ثمانین کیجگہہ اربعین بنایا ہے **مقام ہفتم** ابراز اول کے صہ ۲۲ مین دو وفاة فی المائة الثامنة کو فی السنة الثامنة بنایا ہے معلوم نہین اوس صحیح کو تحریف کر کے کیسلئے غلط کیا ہے **مقام ہشتم** ابراز اول کے صہ ۲۶ سطر دوم مین عبارت اتحاف لی عرلی الطور بنائی تھی ان ابن حزم قال ان فی ہذا المسند روی عن الف - اور تذکرہ کے صہ ۲۱۴ مین اسکو اسطرح تغییر کی ان ابن حزم ذکر انہ روی فی ہذا المسند

عن الف انتم **مقام نہم** ابراز کے صہ الیضا مین تھا وہذا معارض بما ذکرہ سابقًا اوسے تذکرہ کے ص۲۱۶ مین یون اسکو بدلا ہے وہذا مخالف بما ذکرہ انتم **مقام دہم** ابراز مطبوع اول کے ف۲۹ سطر دوم مین عبارت حط سنۃ ثمان وثلاث مأۃ کو سنۃ ست وثلاثمأۃ کے ساتھ تحریف کیا تھا صاحب تبصرہ کی تنبیہ وتصحیح سے ابراز ثانی کے ص الیضاً اور تذکرہ کے ص۲۱۸ مین تحریف مذکور کی تغییر کرکے صحیح طور پر اصلاح کی **مقام یازدہم** ص الیضا مین اول لکھا تھا ذکرہ عند شراح صحیح البخاری فخر الاسلام اور تذکرہ کے ص۲۱۹ مین اس عبارت کی یون اصلاح کی ہے ذکر مین شراح صحیح البخاری فخر الاسلام **مقام دوازدہم** ابراز اول کے ص۳۲ مین اول تو اشار ابن الہمام لقوۃ ضدہا لکھا تھا اور ابراز ثانی مین لقوۃ خلافہا بنایا ہے **مقام سیزدہم** ابراز اول کے ص۴۷ مین ہدایۃ السائل کو ہدیۃ السائل لکھا معترض نے مواخذہ کرنے سے ابراز دوم ص الیضا مین اسپر اصلاح کرکے ہدایۃ السائل بنایا **مقام چہاردہم** ابراز اول مین ہذا الصنیع کو تانیث اسم اشارہ ہذہ الصنیع لکھا تھا حسب تنبیہ معترض ثانی مین اصلاح فرمائی **مقام پانزدہم** ابراز اول کے ص۴۸ مین لقول تلمیذہ کو یقول بیای تحتیہ لکھا تھا صاحب تبصرہ کی تصحیح سے بای موحدہ کے ساتھ اصلاح کی **مقام شانزدہم** ابراز سابق کے ص۵۲ مین بہجۃ الاریب کو شیخ جی نے بہجۃ الاعاریب لکھا تھا صاحب تبصرہ نے اسپر اعتراض کیا تو ابراز ثانی مین اسکی اصلاح کردی **مقام ہفدہم** ابراز سابق کے ص الیضا مین ہذا نبذۃ من ذکرہ مخالفۃ لکھا تھا ثانی مین نبذ بحذف تا اوسکی اصلاح کی **مقام ہژدہم** ابراز سابق کے ص الیضا مین ولو طولع کشف الظنون کو طوع لکھا تھا بہ تنبیہ صاحب تبصرہ اوسکی اصلاح کیگئی **مقام نوزدہم** ابراز اول کے ص۵۳ مین شیخ جی نے قولٌ واحدٌ کو قوالٌ واحدٌ لکھا تھا حسب مواخذہ معترض ابراز ثانی مین اوسکی

حذف کر کے مسامحان بالنون لکھا ہے اور ایسے ہی صـ۵۳ مین مصرع ہو المسک ما
کررتہ یتضوع مین ما کررت بحذف ہا لکھا ہے وغیر ذلک شاید معترض کے چند مقامات
غلط پر تنبیہ کرنے سے شیخ جی کو یہ شبہہ گذرا ہو کہ اور بھی اسمین اغلاط بہت ہون گے
اس خیال سے ساری کتاب کو اصلاح کرنے بیٹھے اور بوجہ عدم امتیاز صحیح وغیر صحیح
کے صدہا الفاظ صحیحہ بھی کو غلط کر ڈالا اور بہت سے اغلاط صریحہ غیر متنبہ کو ویسے
ہی غلط چھوڑ دیا چنانچہ مصرع ولن یصلح العطار ما افسد الدہر کو ابراز اول کے
صـ۹ اور صـ۳۶ مین غلط نقل کیا ہے اور وہی غلطی بعینہ ابراز ثانی مین دو جگہہ بلکہ تذکرہ صـ۶۳ مین پھر نقل کی ہے اور یہ مصرع کی غلطی تو اسوجہ سے بھی ہے
کہ آپ علم عروض و شعر سے جاہل محض ہین معترض علیہ کی دیکھا دیکھی اب کچھ شد
بد اسمین شروع کی ہے اسیوجہ سے ہمنے تذکرہ کے تمام اغلاط اشعار و مسامحات
بیشمار سے کچھ تعرض نہین کیا اور اوسکے الفاظ و اعراب کی غلطی اور فقرات و قوافی
کی بے ربطی اور فساد عبارات اور تغییر صلات پر کہ بیحد و حساب ہین کہین متنبہ
نہین کیا کیونکہ اسمین علاوہ حجم کتاب کا بڑہنے کے جو شخص عربیت سے جاہل و بے بہرہ ہو
اوسکے ساتھ مسائل عربیت مین سر مغز لی کرنا اپنی عقل کھونا ہے اور ہمکو تو اسقدر
ہین بھی شیخ جی کے مقابل مین لکھنے سے عار ہے مگر چونکہ سفہاء ناس نے کہ آپ کی
تجدید جدید و اجتہاد ناسدید کے کمال معتقد ہین اس خرافات کے دفتر طول
طویل کو دیکھکر عوام متبعین سنت کو مثل روافض کے ستانا شروع کیا ہے اور
آئمہ اہل حدیث و شیوخ اسلام پر بہ تقلید مذہب بین بین و تجدید ہر اسم بدعت
و شنیع تبرا و افترا کرنے لگے ناچار مذہب مذکور کی حقیقت اور مجدد صاحب کی
قابلیت اونپر ظاہر کرنیکو یہ مختصر جواب اوس طویل دفتر ناصواب کا لکھنا پڑا اور
ہمکو جناب باری کی عنایت سے یہ امید ہے کہ اگر شیخ جی اور اون کے وکلاء کو

اس رسالہ سے نفع نہوگا تو اون کے بعض معتقدین تو ضرور حق و ناحق کو کچھ کچھ سمجھ جائنگے
وہذا آخر ما اردنا عن جواب الباب الخامس مع ذکر الاصلاحات التی وقعت فی اغلاط
ابراز الغی والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ ومتبعیہ کلہم اجمعین

خاتمہ جواب مین تنبیہ الخبرہ کے

شیخ جی نے حطہ کا قافیہ خبرہ بزور اجتہاد جدید بڑی تلاش سے معلوم نہین کہان کہان
سے پیدا کیا ہی تجدید اس قافیہ سے علاوہ ظہور کیفیت بلاغت عبارات وصناعت
فقرات کے حقیقت اعتراضات جدیدہ کی بھی بخوبی ظاہر ہوتی ہے ستّر اعتراض
نام کو جو یہان آپنے ناظرین کے فریب دینے کو بنائے ہین یہ خیال نہ کیا کہ ابراز غی
کی فہرست ہی اول اوسکی قلعی کھولدیگی وہی اعتراضات جو ابراز مین تھے یہان
دوبارہ نقل کئے ہین بعض کو بعینہ اور بعض مین کئی شاخین تراش کر ایک کے
چار بنائے ہین ان سب کے جوابات تبصرہ مین ہوچکے تھے اور اب رسالہ ہذا کے
باب اول مین گذر چکے اِسلئے تو کوئی شخص دہوکھے مین نہین آسکتا علاوہ اسکے
مجیب ابراز نے جو آپ کے الفاظ وعبارت کے اغلاط پر اعتراض کئے تھے اوسکی
دیکھا دیکھی آپ نے بھی اوسکی عوض مین بمقتضائے اجتہاد جدید کے معترض علیہ
کے کلام مین کہین تو بوجہ عدم فہمی معانی ومطالب کے اور کہین قصداً اوسکو
بگاڑ کر اپنے زعم کے موافق اعتراض قرار دئے ہین اور جسجگہہ آپ کو کلام معترض
علیہ مین کچھہ شبہات واقع ہوئے ہین وہان کئی شقوق اوسمین پیدا کر کے ہر ایک
کو جدا اعتراض ٹھہرایا ہے اور اکثر مقام مین جو بات اپنی رائے جدید کے خلاف
اونکی تالیف مین دیکھی ہے وہین اُسپر مخالفت جمہور کا اعتراض کردیا ہے اسیطور سے
کچھہ نہ کچھہ بات لگاکر ستّر اعتراض کو پورے کئے ہین اگرچہ اُن اعتراضات لغویہ اور
شبہات واہیہ کا دفع معترض علیہ کی اکثر تصانیف مین اور بعض مقام تبصرہ مین

اور اکثر فارسی اُردو کے رسائل مین جو اسوقت اہل حق نے جابجا تالیف فرما کر
طبع کرادئے ہین موجود ہے چندان حاجت اون کے دفع کی نہین ہی لیکن یہان
شیخ جی کا زعم غلط کرنیکو اور اونکا کذب و خداع و عدم فہمی کلام معترض علیہ
ظاہر کرنیکو ضروری مقامات کا جواب ہم لکھتے ہین اور جنکا اہمال ظاہر ہی اونکو فہم
ناظرین کے حوالہ چھوڑتے ہین پہلے یہان اون اعتراضات معدودہ کا ذکر ہوتا ہی جنکو
شیخ جی نے ابراز سے از سر نو اعادہ کرکے فریب دہی ناظرین کو نیا بنایا ہے فمنقول
ابراز کے ص۱۲ اور ص۱۴۲ مین اعتراض تاریخ وفات دارقطنی اور تعارض کلام معترض
علیہ مین حسب زعم شیخ جی مذکور ہی یہان پھر اوسی مردود اعتراض کو چار جگہہ
ص۱۴۳ و ص۱۴۴ و ص۶۰ و ص۱۹۶ مین اعادہ کرکے چار اعتراض جدید قائم کئی ہین
اور نیز اوسکے ص۱۶ و ص۲۵ و ص۲۶ مین تاریخ موت قضاعی مین معارضہ کا اعتراض
ہے اوسکو اسجگہہ ص۱۶۱ مین ذکر کرکے اعتراض جدید ٹھہرایا ہے اسیطور ابراز
کے ص۹۵ ابو نعیم اصفہانی کی تاریخ وفات مین اعتراض کیا ہی پھر اوسکو یہان
ص۱۷ مین اعادہ کرکے دو اعتراض اوس سے نکالے ہین اور نیز ابراز کے ص۲۱
مین تاریخ موت جزری مولف حصن حصین مین جو اعتراض تھا اوسکو یہان
ص۱۹ مین دوبارہ ذکر کرکے نیا اعتراض قرار دیا ہے اور نیز اوسکے ص۲۴ مین جو
تعارض وفات ابن قیم مین مذکور ہے وہی یہان بھی ص۱۹ مین نقل کرکے جدید
اعتراض ٹھہرایا ہے اور ایسے ہی ص۲۵ اوسکے مین تناقض وفات ابن شیبہ
مین جو پرانا اعتراض تھا وہی یہان ص۲۰ مین نیا قرار دیا ہے اور نیز ابراز
کے ص۱ و ص۲ مین وفات ابن جوزی مین وقوع تناقض کا ذکر ہی یہان ص۲۰
مین پھر اوسی پر اعتراض ہی اور ابھی ابراز کے ص۲۲ و ص۲ مین دو جگہہ مناقضہ
وفات قطب الدین حلبی مین بیان کیا ہے اوسی پر یہان بھی ص۲۲ مین اعتراض

جدید قایم کیا ہے اور نیز ابراز کے صفحہ ۱۰۶ و ص۱۰۸ مین وفات ابن عساکر مین مناقضہ
لکھا تھا اوس جگہہ ص۲۲ مین اوسکو پھر اعادہ کیا اور نیز اوسکی ص۲۲ و ص۲۶ و ص۲۹
مین مناقضہ تاریخ وفات علی قاری مین اعتراض ہے یہان بھی ص۱۴۲ و ص۱۴۹ مین وہی
مناقضہ بیان کرکے پھر اعتراض کیا ہے اور نیز اوسکے ص۱۸ مین تاریخ وفات ذہبی
مین تناقض کا اعتراض تھا اوسکا یہان ص۱۲۲ مین اعادہ ہے اور نیز ابراز کے ص۱۳
و ص۱۰۸ مین قسطلانی کی تاریخ وفات وتناقض کلام مین جو اعتراض ہے وہی یہان
بھی ص۱۴۲ مین نقل ہے اور نیز ابراز کے ص۲۰ مین تاریخ وفات باجی مین جو اعتراض
تھا یہان پھر صفحہ ۲۲۰ مین اوسکا اعادہ کیا ہے اور نیز اوسکے ص۱۳ و ص۲۳ و ص۲۹
و ص۳۳ مین تاریخ وفات ابن رجب حنبلی مین تناقض کا اعتراض ہے وہی اسجگہہ
ص۱۹۵ مین پھر ذکر کیا ہے اور نیز ابراز کے ص۱۸ مین تناقض تاریخ وفات عراقی کا
ذکر ہے اوسکو یہان بھی ص۱۹۶ و ص۱۹۷ و ص۱۹۸ مین اعادہ کرکے دو اعتراض جدید
ٹھہرائے ہین اور ایسے ہی تاریخ موت زمخشری اور اوسمین تناقض ابراز کے
ص۲ و ص۲۷ و ص۵۵ مین ذکر کیا ہے یہان ص۱۶۵ مین پھر اوسکا اعادہ ہے
وکذا غیر ذلک یہلی جو مسامحات معترض علیہ کے شیخ جی کے معترض فیہ ہین اونہین
مین سے اگر کوئی بعینہ دوسرے رسالہ مین آپنے دیکھا ہے تو اوسکو دوسرا زلہ سمجھکر
اوسپر اعتراض جدید کیا ہے علی ہذا القیاس معترض علیہ کے جتنے رسائل یا ایک
رسالہ مین ایک اختلاف بعینہ شیخ جی نے اپنے زعم مین معلوم کیا ہے یہان اوسی
بقدر اوتنے ہی رسائل یا مقامات کی متعدد اعتراضات کئے ہین تعدد مقامات کا
آپکو موہم تعدد زلات کا ہوا اسلیوجہ سے یہ تمیز نہو سکی کہ یہ وہی تسامح واحد ہے یا
اور دوسرا ہے اعتراضات مذکورہ مردودہ سابقہ کے بعد آپنے بعض مقام
تفسیر فتح البیان مین ایک ایک مطلب مین چار چار اعتراض گھڑے ہین منشا اسکا

کہین تو عدم فہمی عبارت تفسیر مذکور ہی اور کسیجگہہ اوسمین سہو کاتب سے کچھ عبارت یا کلمات یا سطر چھوٹ جانے سے آپ کی بن آئی ہے اور اوس مقام پر علاوہ توہین وتحقیر صاحب تفسیر کے امام شوکانی پر بہت بیہودہ سب وشتم کی ہی ہم نہین جانتی کہ تحدید اس طریقہ رذیلہ کی شیخ جی نے میانجی حلیم متوفی کی تعلیم سے یا کسی اور رافضی کی تقلید سے کی ہی کہ اعتراض کرکے معترض علیہ کے شیوخ پر بھی تبرا سمجھتی ہین اور اوسکو اپنے غلبہ اور فتحمندیکا ذریعہ سمجھتی ہین نعوذ باللہ من سوء العادات **قوله** فی ص۱۴۱ وقد تشهد هذا الخطاء مع نظائره علی عدم تجربة فی الحساب حیث خفی علیه مالا یخفی علی مطالعی خلاصة الحساب **اقول** حساب دانی تو آپ کی ابراز کے ص۵۶ مین حافظ ابن حجر کے مقدار عمر کا تخمینا کرنے مین خوب معلوم ہو چکی ہے کہ لفظ ثمانیہ کی جگہہ سبعة لکھکر حساب کے درست نہونیکا اعتراض بنایا ہے اگر آپنے خلاصة الحساب پڑہا ہی تو پہلے اپنی اوس غلطی کو تو درست کرکے خود حساب سمجھ لیجئے دوسرونپر پھر اعتراض فرمائیگا جب آپکو خود ہی قواعد حساب سے وقوف نہین تو کیا کسیکی غلطی سمجھیگا اور یہ بھی جان لیجئے کہ شیخ جلال الدین سیوطی پر طعن کرنا موجب تسوید وجہ اور رسوائی خلق کا ہی اونکو حسنات مین دخل تھا یا تھا مگر تمھارا منہہ اونپر اعتراض کرنے کے قابل نہین ہی **قوله** فی ص۱۴۳ الخامس والعشرون ذکر فی المقصد الثانی من اتحافه فی ترجمة الامام ابیحنیفة ماحصله ان مقلدیه سلکوا مسالک المبالغة فی مناقبه حتی کتب بعضهم انه صلی الصبح بوضوء العشاء اربعین سنة وختم القرآن فی موضع وفاته سبعة آلاف ختمة الخ **اقول** ان اکاذیب مخترعہ حنفیہ کے جوابات متعدد رسائل مین ہو چکے اونمین عبارات وروایات سے شیخ جی اس خرافات کا استدلال کرتے ہین سبکا جواب معیار الحق کافی ووافی ہی اور اوسمین جو کچھہ مقلدین کو اعتراضات وشبہات تھے اونکے دفع کو اوسکے جواب الجواب مطبوع ومشہور ہو چکے ہین یہ بحث مدت سے مفروغ عنہ ہی پر اسے حنفی ملا اسمین اہل

عبد الغنی خان

حق سے ہار چکے ہین اب شیخ جی ناحق اس بحث ناسدید کی تجدید مین تضییع اوقات
فرماتے ہین جسقدر شبہات آپکو اس بحث مین واقع ہوئے ہین یا ہونگے سبکے دفع کو
رسائل مذکورہ موجود ہین **قوله** السادس والعشرون انہ اجاب فی ورقتین للمحققین
برسالته بالفارسیة المسماة بحل سوالات مشکلہ عن سوال حدیث الاوام وہو ماروی
عن ابن عباس الخ **اقول** اس اثر مین معترض علیہ کی تقریر مین شیخ جی کو
دنل شبہہ لاحل واقع ہوئے ہین اور اونکو اس جگہہ دس اعتراض قرار دئیے ہین
مبنی ان شبہات کا صرف عدم وقوف حال اسانید حدیث و آثار و اقوال صحابہ ماخوذ
عن اسرائیلیات وغیر ماخوذ پر ہے تذکرہ کے ص ۲۹۴ مین آپ یہ بحث کر آئے ہین
صاحب تبصرہ نے جو صحابہ کا بنی اسرائیل سے اخذ کرنا اور اوسکی اجازت اونکو ہوجانا
فتح الباری سے نقل کیا ہی اوسکے جواب سے وہان شیخ جی بالکل گریز کر گئے ہین
اور وہی عبارت اون اعتراضات کو دفع کرتی ہے اور تین رسائل جو آپنے اس مسئلہ مین بڑی جد و جہد سے
تکلیف فرماکر تالیف کئے ہین سبکی حقیقت ہمکو معلوم ہی ابن عباس کا اسرائیلیات سے عدم اخذ ثابت نکر سکنے سے سب
درد ود مین اصل کلام تو اثر مذکور کے اسرائیلیات سے ماخوذ ہونے نہونے مین ہی اسمین دلیل سے گفتگو کرنے
سے شیخ جی کو گریز ہے جب تک اسکا اثبات نکرین گے ایک اعتراض نہین وارد
ہوسکیگا **قوله** فی ص ۲۴۳ السابع والثلثون ذکر فی تفسیرہ المسمی بہ فتح البیان
عند تفسیر قولہ تعالی وقال یا بنی لا تدخلوا من باب الواحد وادخلوا من ابواب
متفرقة۔ قد انکر بعض المعتزلة کابی ہاشم والبلخی ان للعین تاثیرا وقالا لا یمتنع الخ
الی قولہ وہذا فریة بلا مریة فان ابا ہاشم والبلخی لم ینکرا العین الخ **اقول** یہ آپکی
فہم کی خوبی ہے ابوہاشم اور بلخی کے نزدیک جس تاویل سے عین کا حق ہونا آپنے
تفسیر کبیر سے نقل کیا ہی وہ قول اونکا صاحب فتح البیان نے بھی تو اس آیہ کی تحت
مین نقل کیا ہی حیث قال وقال لا یمتنع ان صاحب العین اذا شاہد الشیء الی قولہ

وہذا ابلیس مستنکر من ہذین اور حسبطور تاثیر عین کی اہل سنت کے نزدیک بلا تاویل
ثابت ہی اوسکے انکار مین اور اس تاویل کے ساتھہ اقرار مین کیا منافاۃ ہی یہ اعتراض
تو جب صحیح ہو سکتا تھا کہ صاحب فتح البیان اونکا مطلق انکار تاثیر عین سے ثابت کرتی
پس یہ اعتراض شیخ جی کا اپنے سمجھ پر ہے **قولہ** الثامن والثلثون ذکر فی تفسیرہ
عند قولہ تعالی فسجد الملئکۃ کلہم اجمعون الا ابلیس قال المبرد کلہم ازال احتمال ان بعض
الملائکۃ لم یسجد الی قولہ ہذا دال علی ان النظر الشوکانی اوسع من فہمہ وعلمہ اکبر من عقلہ
اقول اس مقام مین ہر ناظر کا ذہن اس بات کی طرف تبادر ہوتا ہی کہ کاتب کی
سے یہان کسیقدر عبارت رہگئی ہی آپ سمجھے نہین تو اسپر چار اعتراض گھڑ دیئے او
امام شوکانی کی تفسیر دیکھنا تو آجتک آپکو نصیب ہی نہین ہوا اپنی سوء فہمی سے
غلطی کو اونکیطرف نسبت کر کے ناحق اون بیگناہ پر اتنا تبرا کر ڈالا دیکہیے یہ عبارت
اونکی تفسیر کی آپ کی تکذیب کرتی ہی قولہ قال المبرد قولہ کلہم ازال احتمال ان بعض
الملئکۃ لم یسجد وقولہ اجمعون توکید بعد توکید ورجح ہذا الزجاج قال النیسابوری
وذلک لان اجمع معرفۃ فلا یقع حالا ولو صح ان یکون حالا لکان منتصبا انتہی **قولہ**
فی الثالث والاربعین لا یخفی ان الجملۃ الاخیرۃ من ہذہ العبارۃ المنتحاۃ من حواشی
تفسیر الجلالین قول مہمل الخ **اقول** تمہاری سمجھ مہمل ہی عبارت ماسبق سے صاف ظاہر ہی
کہ دلالۃ کے بعد لفظ علی الزمان یا علی کونہ ظرف زمان مؤلف منقول عنہ سے یا اوسکے
کاتب سے لکھنے مین رہگیا ہے معنے یہ کہ وامضوا حیث تؤمرون کی جگہہ اگر حیث
امرتم بھی ہوتا تو بھی اسمین دلالت حیث کی ظرف زمان ہونے پر نتھی اور اگر لفظ
مذکور سہو کاتب یا مولف سے متروک بھی نہ مانا جاوے تب بھی یہی معنی جملہ کے
مفہوم ہوتے ہین افسوس ہی کہ صحیح بامعنی کلام کو شیخ جی معترض علیہ کی عداوت
سے مہمل بناکر خود مہمل بنتے ہین اگر معترض علیہ اس عبارت کا ناقل نہوتا تو شیخ جی

جملہ مذکورہ کو کبھی مہمل نہ کہتے **قولہ** فی الرابع والاربعین وہذہ یعنی قولہ فیوم یکلھا الی اللہ زلۃ فاحشۃ منجرۃ الی ذلۃ فاضحۃ والصحیح فیوم یکلھا الی النار الخ **اقول** اس روایت مین فیوم یکلھا الی اللہ ہی ثابت ہی تفسیر فتح القدیر وغیرہ مین بھی اسیطور ہے شیخ جی کو اگر کفار کے باریتعالی کے سامنے حاضر ہونے سے انکار و استبعاد ہے تو خدا تعالی تو خود ہی فرماتا ہے وآن کل لما جمیع لدینا محضرون وغیر ذلک من الآیات یہان جو معنے ان آیات کے شیخ جی سمجھے ہین وہی روایت مذکورہ مین بھی سمجھ لین اور کفار کا مع اونکے اصنام کے آگ مین جا گرنا باریتعالی کے سامنے حاضر ہونے کو اون کے کب مانع ہی یہ قبل ہین اور وہ بعد مین ہوگا **قولہ** فی الخامس والاربعین فان قولہ ہو اشرف من ہذا الاستدلال علی الظہور فقط قول کتبہ حالۃ عطش الصوم او حالۃ بطش النوم فانہ لا یدری محصلہ وربطہ بما سبقہ الخ **اقول** اس عبارت سے صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہان کچھ کلام رہگیا ہے اصل کتاب کے دیکھنے سی معلوم ہوا کہ سہو کاپی نویس سے ایک سطر کامل چھوٹ گئی ہی پوری عبارت یون ہے، ہو اشرف من ہذا الوصف وہو کونہم انبیاء او کونہم ملائکۃ ولا یقدح فی ہذا جواز الاطلاق لان المراد الاستدلال علی الظہور انتہی شیخ جی ایسے مقامات پر ناحق اعتراض کر کے اپنا حمق ظاہر کرتے ہین **قولہ** فی السادس والاربعین وہذا یعنی قال شاعرنا ابوبکر یصیف ناقتہ نقل یحتاج الی التصحیح ومطابقتہ لاصلہ فان الموجود فی نسخ تفسیر البیضاوی فیما ہنالک قال شاعرنا ابو کبیر الخ **اقول** یہ جگہہ بھی کچھ اعتراض کی نہین ہی صاحب فتح البیان نے تو کسی نسخہ بیضاوی مین ابوبکر ہی دیکھا ہوگا اوس سے نقل کیا ہے اور وہ تو تمام شعرا کے اسما اور اون کے اخبار و اشعار سے اپنے تمام معصرون سے زیادہ تر واقف بھی ہین لیکن یہ کہئے کہ جو لفظ آپ کسی نسخہ مین نہ دیکھین یا کسی کلام کے معنے نہ سمجھین تو اوسکے عدم صحت کی کیا دلیل ہی **اقول**

فی السابع والاربعین فان فلک الاظلال مجرد لفظ لا مصداق لہ وتلفظ لا معنی الی آخر قولہ قد وقع ہذا الخبط اولا من الشوکانی فی تفسیرہ وقلدہ ہذ المقلد القانی فی تسیطرہ

اقول امام شوکانی کی شان مین گستاخی کرنا تو معترض ہی کی خبط وجنونکی دلیل ہے مین کہتا ہون شیخ جی تمھاری کیون شامت آئی ہے کہ جس کلام کو تم سمجھتے نہین ہو خوامخواہ اوسکے نقول کے آئمہ پر تہمت کرکے اونکو تبرا کرنے لگتے ہو فلک الاظلال کا تو معنی ومصداق ہے لیکن تمنے جو یہ ایک صفحہ مین صاحب فتح البیان وشوکانی کے نسبت بے ادبی وگستاخی کے کلمات لکھے ہین اسکا کچھ معنی ومصداق نہین مطالعہ تفسیر شوکانی کا تو اب تک ہمکو نصیب ہی نہین ہوا جس لفظ مین تمھارا اعتراض ہے وہ عبارت شوکانی مین نہین اونھون نے بھی اوپر سے نقل کیا ہے اور تمھارا اس لفظ کو کسی کتاب مین نہ دیکھنا اور اوسکے معنی مصداق نہ سمجھنا دلیل اوسکے عدم صحت کی نہین ہے بلکہ اکابر کی گستاخی کی شامت سے ہے اس سے توبہ کرکے جو تمکو اس لفظ کی صحت مین اشکال وشبہات ہین وہ بیان کرو پھر دیکھو کیونکر اسکے معنی ومصداق تمھاری سمجھ مین نہین آتی

قولہ فی الثانی والاربعین فی قولہ لانہ قد علم من قولہم وفیہ خطاء غیر مخفی علی کل شاب وصبی **اقول** اصل نسخہ مین اسجگہہ قولہ ہے سہو کاتب سے قولہم لکھا گیا یہ بات تو ادنی سمجھدار بھی جان سکتا ہے کہ قصداً کسی سے ایسی غلطی نہین واقع ہو گی لیکن آپ کی فہم غلط فہم کا کچھ ٹھکانا نہین ہے کہ صحیح کو بھی غلط سمجھ بیٹھے ہین

قولہ فی التاسع والاربعین فی قولہ قال الشیخ وہو ذہول عن القاعدۃ النحویۃ فیہ ما لا یخفی علی النساء والرجال من الاخلال والاہمال الخ **اقول** یہ بھی آپ کی سمجھ کی خوبی ہے اس مقام پر صرف قول شیخ کا یعنی وہو ذہول عن القاعدۃ النحویۃ اور قد یجاب عنہ صاحب تفسیر نے ذکر کیا ہے اور بیان قاعدہ مذکورہ کا وتفصیل جواب کی اختصاراً ترک کی ہے اور علاوہ اسکے اس قاعدہ اور جواب کو

ل یہ بھی شیخ جی کا اثری قاعدہ نحویہ جس لفظ و مقام کا مع مطلب آپکے سمجھ مین نہین آیا ہو اوسپر ضروری اعتراض کیے دیتے ہین اس بیان کا بیکار اوسکو معلوم کرنا چاہیے تھا عبد اللہ عفی عنہ

ہر شخص نحو جاننے والا سوائے آپ کے سمجھ بھی سکتا ہے اور جس لفظ کو آپنے الریب نقل کیا ہے
یہ آپ کی فہم کی غلطی ہے اصل تفسیر مین یون ہے والریب مخافۃ مع حزن **قولہ** فی الخمسین
انہ انکر ثبوت حرمۃ النکاح مافوق الاربع الخ وفیہ مالایخفی علی ارباب العلی **اقول**
مطلقاً انکار کی تو اونپر تہمت ہے اور نفس آیۃ سے ثبوت حرمت کا جس صورت سے
اور مفسرین نے لیا ہے اوسمین البتہ کلام ہے اور وہی حق ہے کیونکہ جو مفسرین جو مثال
واسطے تحریم مافوق اربعہ کے آیۃ مذکورہ سے اوسکے تحت مین بیان کرتے ہین اوسمین
تعیین مقسوم کی ہے اور آیۃ مین اسکا عکس ہے پس نفس آیت سے تحریم ثابت
نہوئی بلکہ سنت سے اسکا ثبوت ہے اور یہی ماحصل تقریر صاحب تفسیر ہے حیث
قال فالاولی ان یستدل علی تحریم الزیادۃ علی الاربع بالسنۃ لا بالقرآن وہکذا
فی تفسیر الشوکانی اور نیز جمہور مفسرین کی نزدیک بھی سوق آیت کا واسطے بیان عدد کے
ثبوت اور حرمت نکاح مافوق اربعہ کا اوس سے بہ تقیید دلیل خارجی ہے یعنی حدیث
غیلان اور قیس بن حارث اور اجماع سے ثابت کرتے ہین چنانچہ تمام تفاسیر مین اس
آیۃ کی تحت مین دونون حدیثین مذکور ہین اور اوسکے ساتھ استدلال اجماع سے بھی
ضرور ہے چنانچہ عبارات و روایات لبغوی و تفسیر احمدی منقولہ شیخ جی مین بھی یہی
بحث ہے اور کلام صاحب مظہری و بغوی وغیرہ اصحاب تفاسیر مین جملہ وعلی حصر الحل فی
الاربع انعقد الاجماع موجود ہے بہر صورت محققین کے نزدیک سوق آیت کا واسطے
بیان عدد کے نفس الفاظ آیت سے ثابت نہین جو اونمین سے اجماع کے قائل ہین اونکی
نزدیک تحریم نکاح نساء مافوق اربع کی سنت و اجماع دونون سے ثابت ہے اور
جو اجماع کی حجیت کے قائل نہین اونکے نزدیک فقط سنت ہے شیخ جی اس بحث مین
عبث اپنی تجدید جدید و اجتہاد ناسدید کو دخل دیکر اپنا جہل ثابت کر سکتے ہین
دلیل تو اپنے پاس ہی نہین ہے صرف عبارات مفسرین نقل کرنے سے کیا کام نکلتا ہے

اور بھی زیادہ دلیل حمق کی یہ ہے کہ جن عبارات مین معترض علیہ کو کلام ہے اور وہ اوسکو
نزدیک غیر مسلم ہین اونھین کو آپ اوسکے مقابلہ مین پیش کرتے ہین حسب قواعد
مناظرہ اوسکے مسلمات سے اوسکو جواب دینا چاہیئے **قولہ** فی الحادی والخمسین قال
لعید العبارۃ السابقۃ یعنی قولہ فانکحوا الی قولہ فالآیۃ تدل علی خلاف ما استدلوا بہ
علیہ وفیہ ما لایخفی علی اہل الحجی فان دلالۃ الآیۃ علی خلاف ما استدلوا بہ غیر صحیحۃ
عند الافہام الصحیحۃ فان الآیۃ لما ثبت کونہا مسوقۃ لبیان العدد ثبت المطلوب الخ
اقول آیۃ کا مسوق ہونا واسطے بیان عدد کے تم ثابت نہ کرسکے بلکہ وہی استدلال
مفسرین کا جسمین معترض علیہ کو کلام ہے اونکی تفاسیر سے تمنے نقل کردیا وقد مر جوابہ
قولہ فی الثالث والخمسین فی قولہ ہو الخلال من الخل لایخفی علی اصحاب العلم ما فی
لفظ الخلال بالخاء المعجمۃ من السقم **اقول** نقاط کی غلطی تو تمہاری تالیفات مین
اسقدر بیحد وشمار ہین کہ کوئی عاقل اونکو سہو ناسخ کا گمان بھی کرسکتا خصوصاً اسی
تذکرہ مین اگر تمھاری تمام اغلاط نقاط وکلمات ہی علیحدہ لکھی جاوین تو ایک دفتر اوسی
تیار ہو چنانچہ چند اغلاط اسی تنبیہ الخبرہ کے بعض اوراق سے آپکی خبرت اور
مہارت غلط نویسی مین ظاہر کرنیکو بطور مشتے نمونہ از خروارے کے نقل کرتے ہین
اونکو دیکھکر شرمایئے اور ان جہالت وبیحیائی کی اعتراضات سے توبہ کیجیے ص۱۴۴
مین لفظ منتصباً کو منتصاً بترک با لکھا ہے اور ص۱۴۴ مین قائل کو فائل فی کے
ساتھ اور ص۱۴۲ مین بکلیہا کو بکلہا بیائے تحتیہ لکھا ہے اور ایسے ہی ص۱۴۳ مین کلمہ
انہم کو انہم اور استدلال کو استذلال بذال معجمہ لکھا ہے اور نیز ص۱۴۶ مین الآیۃ
کو الغایۃ اور ص۱۶۱ مین الصم کو الصمم بدو میم لکھا ہے اور ص۱۷۲ مین لفظ القریۃ کو
یقرد بالدال واہون کو اہوان لکھا ہے اور ص۱۷۶ مین محمد طاہر صاحب مجمع البحار
کو طاہرہ لکھا ہے اور ص۱۷۷ مین کلمہ اوردت کو اوردت بالدال اور ص۱۸۰ مین کثیرتہا کو

کتر بہا بالتاء الغو فیہ لکھاہی اور صفحہ ۸۵ مین دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب کو بالجلیب اور صفحہ ۹۳ مین الفوائد الخمسۃ کو الجمۃ بالجیم لکھاہی وغیر ذلک من الاغلاط الفاحشۃ مما لا نہایۃ لہا آسی قسم کے واہی تباہی اغلاط سے تو آپ مجدد الاغلاط اور مجتہد تغیر کلمات مشہور ہوئے ہین ان بیشمار اغلاط کی تو اصلاح کسیطور ممکن نہین پہلے اپنی خبر لیجیے پھر دوسرے پر اعتراض کیجیے **قولہ** فی الخامس والخمسین فی قولہ ویمکن ان لا یکون التقیید بالتوکید الخ فیہ غلط ظاہر وخبط باہر والصواب حذف لا کما لا یخفی **اقول** یہ اعتراض بھی مبنی ہے اوپر جہل معترض کے مسودہ تفسیر کے کیونکہ اصل تفسیر مین لا نہین ہے **قولہ** فی السادس والخمسین فی قولہ استدل بہذہ الآیۃ من قال ان صلوۃ الظہر یتمادی وقتہا من الزوال الی الغروب وروی ذلک عن الاوزاعی وابی حنیفۃ الخ فیہ افتراء علی ابی حنیفۃ فانہ لا اثر فی کتب مذہبہ لہذہ الروایۃ **اقول** یہ افترا آپکا اعتراض افترا ہے صاحب فتح البیان نے اس روایت کو فتح القدیر سے نقل کیا ہے اور صاحب فتح القدیر بھی اوپر سے کسی سے ناقل ہی آپ پہلے یہ بیان کیجیے کہ ابو حنیفہ کے مذہب کی سب کتابین جو عالم مین شایع ہین وہ آپ کی نظر سے گذر چکی ہین جو ایسا دعوی کر بیٹھے اگر نہین گذری ہین تو یہ اعتراض ہی حماقت سے ہی کسی کتاب مین یہ روایت ضرور ہی ہے اور اگر گذر چکی ہین اور آپکو نظر نہین آیا تو اول اکابر پر تہمت کرنیسے توبہ کیجیے پھر ہمسے روایت مذکورہ کا پتہ پوچھیے اور دیکھیے یہ انکار کیونکر مبدل باقرار ہوتا ہے اہل حدیث کو جسقدر تمھارے مذہب کی کتب کی معلومات ہے اتنا وقوف تمکو کب نصیب ہو سکتا ہی اونکو تو بوجہ تمھاری اہل حق سے عداوت رکھنے اور کتاب وسنت کے رد کرنے کی تمامی کتب مذکورہ کی قلعی کھولنے کی اور مسائل مردودہ اونمین سے نکالنے کی بڑی تتبع اور تلاش رہتی ہی اون کے معلومات سے تمکو کیا نسبت اور تمھاری رسائل لاطائل کے دیکھنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے

کہ کنز و قدوری کے مسائل مشہورہ مروجہ پر بھی نظر نہین ہی مسائل غیر مشہورہ او کتب
غیر متیسرہ کا تو کیا ذکر ہے **قولہ** فی السابع والخمسین اختار فی باب الخضر موتہ و
عدم بقائہ علی ماہو رای البخاری وابن الجوزی وابن تیمیہ مع احزابہ وہو قول
شاذ مردود مخالف لجمہور السلف والخلف مطرود **اقول** یہان آپنے بتقلید یافعی جمہور
کے نزدیک خضر کے زندہ ہونیکا دعوا تو کیا لیکن کسی دلیل سے اونکی حیات ثابت نکر سکے
اور ملا علی قاری نے اگرچہ منکرین حیات خضر کے دلائل صحیحہ کی تاویلین اور جواب تو
اپنے زعم کے موافق گھڑے ہین مگر کوئی دلیل کتاب وسنت سے اپنے قول کی مثل
شیخ جی کے اونکے پاس بھی نہین ہی اور علاوہ تاویلات بیمنا سب کے ملاجی کا یہ کہنا کہ
خضر پیغمبر صلعم کے پاس بوجہ خوف اگر تعلیم پاتے تھے کبھی اس دعوے کو ملاجی اور اون کے
مقلدین ثابت نہ کر سکین گے یہ کچھ ابو حنیفہ کے پاس جیسا آنا اور خفیہ تعلیم پانا نہین ہے
کہ حنفیون نے عوام دہوکھا دینے اور ابو حنیفہ کی خضر بزرگی ثابت کرنیکو ایک غوغا مچایا
ہے شیخ جی دعوی تو اتنا بڑا کر بیٹھے کہ خضر جمہور سلف کے نزدیک زندہ ہین لیکن اسکی
دلیل پر قدرت نہ پا سکے مین کہتا ہون شیخ جی بچارے تو کیا اگر تمام دنیا کے حنفی وغیرہ
مذہبی بھائی جمع ہو کر سلف مین سے ایک شخص سے بھی ثابت کرنا چاہین گے تو کبھی
نہ کر سکین گے بلکہ امام حسن البصری وعلی ابن موسی رضا وغیر آئمہ سے اسکا خلاف
پائین گے شاید یہ دعوی شیخ جی نے اہل حدیث کے دہمکانی ڈرانیکو کیا ہی کہ یہ لوگ
مذہب راے کی بیخکنی کے درپے ہو رہے ہین اسی خیال سے کہ خضر نے ابو حنیفہ
سے بلا واسطہ تیس برس تک پڑھا ہی اور ابھی تک وہ زندہ ہین کہین اون کے
مذہب والون کی مدد کر کے ہمکو نہ ہراوین اس کام سے باز رہین لیکن یہ تدبیر
شیخ جی کی محض تجدید ناسدید ہے اسی سے تو ہماری نزدیک بہتر یہ ہی کہ شیخ جی
خضر سے استغاثہ کرین اور بگریہ وزاری اپنا عجز اونسے ظاہر کر کے مدد چاہین اور

اور اپنے رسائل کے اغلاط کی اونسے اصلاح کر کے تالیف و تصنیف کا طریقہ سیکھین آخر ابو
القاسم قشیرینی اونھین کی تعلیم سے ہزار کتابین تصنیف کر کے حضرت عیسی کے عمل کرنیکو
جیحون مین امانت رکھدے ہین شیخ جی کو کیا اونکی تعلیم و اصلاح سے اوسکی آدھی
پاؤ بھی لیاقت نہو گی یہ وقت تو حنفیونکو خضر سے استغاثہ کرنیکا تھا اور صرف اونکی
زندگی ہی زندگی کا ڈھول ٹھوکنے سے کام نہین نکل سکتا خدا تعالی خضر پر رحم کرے
کہ حنفی بیچارے تو اونکی محبت و اثبات حیات مین خلاف کتاب و سنت سلف پر تہمتین کر کے
اپنا دین و ایمان کھوئے دیتے ہین اور وہ باوجود زندہ ہونیکے رافضیون کے مہدی
کیطرح چھپے بیٹھے ہین ابو حنیفہ کی شاگردیکا حق ان بیچارون کے ساتھ ادا نہین کرتے

قولہ فی الثامن والخمسین فی شعرہ صہ اذا سمعوا خیرا ذکرت بہ ؛ وان ذکرت بسوء
کلہم اذن ؔ فیہ خطاء وہو شاہد علی عدم مہارتہ فی فن العروض **اقول** استنت
الفصال حتی القرعی آپ جو عروض سے جاہل ہونیکا اعتراض جا بیجا کیا گیا ہے
اوسکا جواب تو آپ دے سکے وہی اعتراض سفہا کے دہوکھا دینے کو اپنی جہالت سے
یہان کیا تا کہ وہ لوگ آپ کو بقول معترضین عروض سے جاہل نہ جانین یہ تو فرمائیے
کہ اس شعر مین کیا غلطی ہے اور بحر و تقطیع اسکی کیا ہے آپنے کہین آخر مصرع کا
قافیہ اذنوا لکھا دیکھا ہے اوسکے شبہہ سے یہان اذن ؔ کو غلط سمجھہ گئے ہین حضرت
وہ آپ کی سمجھ غلط ہے اور یہ اذن ؔ ہی صحیح ہے اور اسمین اوس سے مبالغہ زیادہ ہے
معنے یہ ہین اور اگر مین برائی کے ساتھ ذکر کیا جاؤن تو وہ سب کان ہو جاتے ہین
یعنے اوسکے سننے مین ایسے مصروف ہوتے ہین کہ گویا سراپا کان ہین قرآن مجید مین
ہے یقولون ہو اذن قل اذن خیر لکم اس شعر کے وزن و تقطیع سب صحیح ہین اگر
آپ فن عروض سے جاہل نہین تو مصرع ولن یصلح العطار اور مصرع ولکن بین ما اصطاد
باز وغیرہ مصراع و اشعار جو معترض علیہ کی حرص سے جسطور نقل کئے ہین اونکی

بلکہ جسجگہ سے شیخ جی
نے اذنوا لکھا دیکھکر
اوسکو صیغہ جمع کا
سمجھا ہے یہ بھی اونکی
غلط فہمی ہے وہ بھی
اذن ہے واو اشباع
ضمہ کی علامت ہے
جیسے ضمیر ہم و کم
بعض اشعار مین صلۂ
وزن کیواسطے ہمو و کمو
پڑھی جاتی ہے ایسے
ہی اذنو بھی ہے کوئی
جاہل میم و نون کو
ساکن نہ پڑھے اسلیے
واو لکھا جاتا ہے
افسوس ہے شیخ جی
عروض سے جاہل ہین تو
اتنی بات بھی جو
اطفال تک جانتے
ہین آپکو نہین
معلوم ۱۲ عفی عنہ
محمد عبد اللہ

تقطیع ووزن تو صحیح بتادیجیے جو آپ کی عروض دانی ہمکو معلوم ہو ورنہ مصراع و اشعار
مذکورہ تو آپکا جہل تام اس فن سے ثابت کر رہے ہین **قولہ** فی التاسع والخمسین
فی قولہ شبہ الکفار بالموتی الذین لاحس لہم ولاعقل وظاہرہ نفی سماع الموتی علی العموم
فلایخص منہ الاما ورد بدلیل لکنہ مردود عند الناقدین ومطرود عند الماہرین وقد وردت
اخبار الخ **اقول** صاحب تفسیر کا یہ مذہب ہرگز نہین کہ مردے مطلقاً کچھ سنتے ہی نہین
جن اخبار و آثار سے اونھون نے سماع میّت ثابت کیا ہی وہ آجتک آپ کی نظر سے بھی نگذرے
ہونگے دلیل طالب وغیرہ سے آپ جاہل ہین ورنہ یہ اعتراض نکرتے اور ظاہر آیت سے
تو نفی سماع موتی کی تمام مفسرین لکھتے ہین آپنے مفسرین کے اقوال سے تحریم
نکاح مافوق اربعہ مین نفس آیۃ سے تو استدلال کیا ہے یہان اُنھون نے کیا قصور
کیا ہی جو آپنے اونکا قول نہین لیا علاوہ اسکے یہ اعتراض تو آپکا اپنے ہی مذہب پر
ہی حنفیونکو عدم سماع موتی مین بڑا اصرار ہے روایات کتب فقہیہ مشہورہ مروجہ
کی اس باب مین بیشمار موجود ہین یہان آپ کی جہالت اپنے مذہب سے اس اعتراض
سے بخوبی ثابت ہوگئی یہ عبارات چند تفاسیر کے جو ماتحت آیات مشتملہ تشبیہ کفار
بموتی مذکور ہین دیکھیے اور اعتراض مذکور سے شرمائیے مدارک مین ہی لما کانوا لایعلمون
بما سمعوا ولاینتفعون شبّہوا بالموتی وہم احیاء صحاح الحواس انتہی ۔ الصافیہ
فی سورۃ الروم فانک لاتسمع الموتی ای موتی القلوب وہؤلاء فی حکم الموتی
فلاتطمع ان یقبلوا منک انتہی اور اوسمین ہی ثم اخبر ان حرصہ علی ہدایتہم لاینفع
سمعہم کالموتی لقولہ انما یستجیب الذین یسمعون الخ الصافیہ شبہ الکفار بالموتی
حیث لاینتفعون بمسموعہم اور نیز اوسمین ہی تحت قولہ تعالی والذین کذبوا
بآیاتنا صم وبکم المعنی انہم فی حال کفرہم وتکذیبہم کمن لایسمع ولایتکلم فلہذا شبہ الکفار
بالموتی لان المیت لایسمع ولایتکلم الخ اور تفسیر جلالین مین ہی ای الکفار شبہہم

عین النعمان

فی عدم السماع انتہی اور بیضاوی مین ہے وہم مثلہم لما سدوا عن الحق مشاعرہم ایضاً
فیہ وما انت بمسمع من فی القبور ترشیح لتمثیل المصرین علی الکفر بالاموات ومبالغۃ
فی اقناطہ عنہم انتہی فیہؤلاء کالموتی الذین لایسمعون الخ اور جامع القرآن مین ہے
ای الکفار کالموتی الذین لایسمعون اور نیشاپوری اور کشاف مین ہے یعنی ان
الذین تحرص علی ان یصدقوک بمنزلۃ موتی الذین لایسمعون وانما یستجیب
من سمع الخ اور معالم التنزیل مین کہا ہے انہم بفرط اعراضہم عما یدعون الیہ
کالمیت الذی لاسبیل الی اسماعہ انتہی یہ تمام عبارات صریح نفی سماع موتی کی کر رہی
ہین علامہ تفتازانی شرح مقاصد مین تحت آیۃ وما انت بمسمع من فی القبور کے
لکھتے ہین فتمثیل حال الکفر بحال الموتی ولانزاع فیہ ان الموتی لاتسمع الخ۔
یہی مضمون ہدایہ اور اوسکے شروح سے ظاہر ہے اصول فقہ حنفیہ مین مسئلہ حانث
نہونے تکلم میت سے اوس شخص کا جسنے اوس سے نہ بولنے کی قسم کھائی ہو مشہور ہے اس
اعتراض سے تو آپنے اپنے مذہب ہی کی خانہ بربادی کر ڈالی قال تعالی یخربون
بیوتہم بایدیہم وایدی المومنین شاید یہ اسواسطے کیا ہو کہ شاہ بانسوی جنکی
قبر پر اپنی والدہ کے چادر چڑہانیسے آپ پیدا ہوئے ہین اور اب آپ بھی مع والدہ
قبر مذکور پر جاکر چادر چڑہاتے ہین اوس سے فریاد واستغاثہ کرتے ہین یا شاہ
عبدالرزاق جنکے عرس مین آپ حاضر ہونا ضروری سمجھتے ہین یا بعض ملا معقولی جنکی
قبور پر استغاثہ کرنے سے مطالب معقولی حل ہوتے ہین اسکے مذہب کی موافقت
کرنے سے بگڑجائین اور پھر کسی قسم کی فریاد قبر مین نہ سنین بلکہ اور بربادی مذہب
کے درپے ہون اہل حدیث سے تو پیچھا چھُٹنا مشکل ہی ہو رہا ہے اونکی آفت
اور سر پڑے حضرتنے بھی ایسے مقام پر کچھ مدد نہ کی جو اونسے ہی کچھ کام نکلتا **قولہ**
فی الستین فی قولہ فالحمد للہ علی ہذہ الموافقۃ لمثل ہذا الحافظ المنصف وانت تعلم

ان ہذہ الموافقۃ فی مثل ہذا المقام لیس مما یحمد علیہ ارباب الافہام فان قول ابن کثیر
ہذا فی ما رواہ ابن عباس وافقتی بہ لا یعتد بہ لثبوت ان ابن عباس لم یکن یاخذ
عن احبار اہل الکتاب **اقول** ابن عباس کا عدم اخذ اسرائیلیات ابتک آپ
ثابت نہین کر سکے دعوی بلا دلیل ہی ہر جگہہ کیے جاتے ہین اور یہان ابن کثیر کا قول
ابن عباس کے مقابلہ مین اعتبار نہین کیا گیا ہے یہ تو آپ کی فہم کی خوبی ہے بلکہ اثر
مذکور کی سند کا منکر کہنا اونکا مانا گیا ہے پس یہان آپ پر دو باتین ضرور ہین
ایک نقل صحت اثر مذکور کی کلام نقادین حدیث سے اور دوسرے اخذ نکرنا ابن عباس کا
اسرائیلیات سے بغیر ان دو امر کے ثابت کیے اعتراض لغو ہے **قولہ** فی الحادی والستین
فی قولہ ان الاثر المذکور وان صح الخ ہو قول باطل الخ **اقول** یہ اعتراض یہان
تیسری جگہہ واقع ہوا ہے وقد مر جوابہ مرارا فتذکر **قولہ** فی الثالث والستین فی
بحث شق القمر المذکور فی حضرات التجلی وقد اشار بہذہ العبارۃ الرکیکۃ والجملۃ العجیبۃ
الی ما اوردہ الوالد العلام علی عبارۃ التفہیمات **اقول** توضیح تقریر شاہ ولی اللہ
صاحب کی اور میانجی حلیم کی خرافات کا جواب اور شیخ جی کے اجتہاد ناصواب کا
رد رسالہ قوس الکملہ مین بتفصیل مرقوم ہو چکا ولا نعیدہ منہا اس مقام پر شیخ جی
نے وکیل احمد کے رسالہ کا نام سبحۃ رضیہ لکھا ہے اور حالانکہ نام اوسکا جلاء البصر
باثبات شق القمر ہے اور یہان احتمال سہو ناسخ یا طابع بھی نہین چل سکتا ہی کیونکہ
لفظ شیخ جی کا یہ ہے تالف رسالۃ سنیۃ سماہا بالسبحۃ الرضیۃ اگر شیخ جی کے اصل
مسودہ مین جلاء البصر باثبات شق القمر ہو تو قافیہ شیخ جی کا تنگ ہے **قولہ** فی
الرابع والستین فی بحث لقاء ابحنیفۃ فی التاج المکلل فیہ افتراء علی الخطیب الخ
اقول یہ تہمت افترا کی مبنی ہے اوپر جہل کے معنی کلام خطیب کے نقل روایت ابحنیفہ
کی خطیب سے گو ثابت ہو لیکن وہ نفس روایت سے تابعیت کے قائل نہین یہ اعتراض

بھی یہان مکرر ہے جواب اسکا بہ تفصیل باب اول مین گذر چکا فلا نعید مرۃ اخری۔
قولہ فی الخامس والستین فی قولہ لکن لا یصح مثل ہذا الدعاء فانہ خلاف السنۃ المطہرۃ
ولا یخفی ما فیہ علی کل اہل حجی فان الدعاء من اللہ تعالی عند قبر احد من اولیاء اللہ تعالی
لیس ممنوعًا فی الشریعۃ المشرفۃ **اقول** شیخ جی اسکا اثبات تو کتاب وسنت وآثار
سلف وکتب حنفیہ سے کرو مشرکین قبر پرستو نکی شریعت مین یہ منع نہونا دلیل جواز
کی نہین ہوسکتا شاید اس دعا کو خلاف سنت کہنا آپکو یون خلاف معلوم ہوا کہ
شاہ بانسوی کی قبر پر آپ کی والدہ کی دعا کرنیسے آپ پیدا ہوئے ہین اگر قبور یہ میلوں پر
دعا قبول نہوتی تو آپ دنیا مین کیونکر تشریف لا کر تجدید مراسم بدعات وتائید شرکیۃ
نزدیک و دور فرماتے لیکن یہ خیال آپکا آپ کے جہل پر دال ہے حسب دعوی یا تو
سلف سے اسکو ثابت کیجیے۔ یا اس عقیدہ شرکیہ سے توبہ کیجیے آپ کی والدہ کا فعل
اسکے جواز کی دلیل نہین ہوسکتا **قولہ** فی السادس والخمسین فی قولہ ولکن
الحق فیہما مع ابن تیمیۃ نظرًا الی الدلیل ان کلام ابن تیمیۃ فی امثال ہذہ المسئلۃ
من الاباطیل ما النظر الی الدلیل الخ **اقول** بنظر دلیل تو باطل نہین یہ کہیے کہ رائے
ناسدید واجتہاد جدید کے خلاف ہے اور دلیل کے بیان کرنے پر اگر آپ کو قدرت
ہوتی تو یہ نہ کہتے کہ جسکا علم انقص ہی اور فہم اقل ہی وہ اپنی جان کو روئے جب تک مرے
الی آخر الخرافات یہ تو تحقیق ابن تیمیہ کا جواب نہین ہی محض تمہاری رائے نا صواب ہے
قولہ فی السابع والستین فی قولہ وہذا فعل رسول اللہ صلعم مرۃ ولا عموم للفعل
ہذہ مغلطۃ واضحۃ الخ **اقول** یہ اعتراض صاحب تاج مکلل پر نہین ہی امام نووی اور
قرطبی اور ابن الحاج وغیرہ کا ہے آپ کے دلمین اگر اون کے علم وفضل کی عظمت
ہے تو جواب اونکی طرف سے بناوین وہی صاحب تاج مکلل کی طرف سے بھی سمجھ لین
قولہ فی الثامن والستین فی تسمیۃ الشہاب الخفاجی بمحمود الخفاجی وہو خطاء جلی فان

اسمہ احمد بن عمر شہاب الدین الخفاجی المصری **اقول** اسمین شیخ جی منافات ہی کیا ہوئی
کچھ تسمیہ احمد منافی شہرت بنام محمود نہین ہی بقول تمہارے التسمیۃ غیر الشہرۃ جو جواب
اعتراض تسمیہ روح المعانی مین ساتھ روح البیان کے فرمایا ہے علاوہ اسکے دو نام کیا
بعض علما کے نہین ہوتے علامہ تفتازانی کا نام سعد اور مسعود دونون مشہور ہین **قولہ**
فی التاسع والتسعین انہ سمی فی ذلک الکتاب وغیرہ والدہ الماجد بحسن وحدہ
لعلی وہو خطاء یشہد بہ کل ہندی الخ **اقول** یہ تمہارے فہم کی خطا ہی جو اسم کہ مرکب
اضافی ہو یا غیر اضافی اوسکے احد الجزئین کو حذف کر کے دوسرے پر قصر کرنا تمام علما کے
کلام مین موجود ہی علامہ تفتازانی کو سعد تفتازانی اور جلال الدین سیوطی کو صرف
جلال سیوطی بحذف جزاول ذکر کرتے ہین اور ہارون رشید کو صرف رشید اور میانجی
عبد الحلیم کو فقط میانجی حلیم بحذف جزاول لکھتے ہین اسمین تو کچھ استبعاد و اشتباہ
کی وجہ نہین ہے **قولہ** فی السبعین فی قولہ طبع دیوانہ فی بیروت وفی الدیار
المصریہ وہذہ العبارۃ مما تتعجب منہ الاطفال **اقول** اس عبارت مین آپنے
لفظ بیروت کو تبقدیم یا و تاخیر با محرف کر دیا ہے اور موجب تعجب اطفال کا یہان بجز
آپ کی عدم فہمی ایسے لفظ مشہور کے اور کچھ معلوم نہین ہوتا کلام صحیح کو تحریف کر کے
متعجب منہ بنایا یہ آپ ہی کا کام ہی **قولہ** فی الحادی والسبعین فی قولہ ان لفظ
غوث الثقلین وقطب الاقطاب والغوث الاعظم فی شانہ لا یخلو عن کراہۃ وبدعۃ
بل عن نوع شرک وہذا عجیب لا یدری لہ محصل الخ **اقول** شیخ جی ذرا ہوش مین
آکر کلام کیا کیجئے اعتراض تو آپ کسپر کرتے ہین اور ثابت کیا کرتے ہین یہ آپ کے
فہم کی خطا ہے حکیم ترمذی کی روایت جیسی ہی اوسمین اطلاق صرف لفظ غوث کا زندہ
شخص پر جس سے کاربرآری ظاہر ہوا یا ہے آپ تو کسی مردہ شخص کو غوث الاعظم لکہکر
پکارنا یا اوسکا لقب غوث الثقلین رکھنا حدیث سے نہین آثار سلف یا اقوال فقہاء حنفیہ

ہی سے ثابت کیجئے خصوصًا اوس قصد واعتقاد سے کہ عوام ہزارون ہزار اور مشرکین بیشمار اودہ وحیدرآباد وغیر امکنہ شرک وفساد کی شیخ عبد القادر جیلانی کو پکارتے ہین اور جو اسکی اثبات پر قدرت نہین تو بشرط دعوی اسلام اس شرک سے توبہ کیجئے کہ ان اللہ لا یغفران یشرک بہ قولہ فی الثانی والستین فی ذکر ابن تیمیۃ والامین بن محمد وغیرہما فی التقصار ـ ہو خلاف موضوع کتابہ فان وضع کتابہ لتراجم الصوفیۃ الصافیۃ وہؤلاء لیسوا بمدرجین فی الصوفیۃ الصافیۃ ولیس کل محدث ولا کل عالم ولا کل زاہد بصوفی ولیس کل شیخ حرانیا کان او شوکانیا بولی اقول التقصار مین خلفاء راشدین وآئمہ ہاشمیین واکثر محدثین وعلماء محققین کے تراجم ہین اہل بدعت وملاحدہ نے جو معنے صوفی کے تراشے ہین اوسکے اعتبار سے یہ لوگ واقعی صوفی نہین ہین اور اہل حدیث کے نزدیک جو معنے صوفی کے ہین اوسمین سب داخل ہین آپکا اعتراض معنی اول کے خیال سے کرنا خطاء اجتہاد جدید کی ہی اور شیخ الاسلام حرانی وامام شوکانی بلاشبہہ مشرکین واعدائے سنۃ سید المرسلین کے نزدیک ولی نہین ہین قولہ فی الثالث والسبعین فی تسمیۃ صاحب مجمع البحار محمد بن طاہر وہو باطل عند کل ماہر فلیس اسمہ محمد ابل طاہر الخ اقول یہان آپنے صاحب مجمع پر تہمت کرکے بڑی غلطی کی اونھون نے اپنا نام طاہر نہین بتایا ہے بلکہ محمد طاہر کہا ہے اور محمد کا لفظ شاید آپنے اسلئے حذف کیا کہ احد الجزئین پر اسم کا قصر کرنا خیال مین آگیا اول بوجہ جہل کے اسپر اعتراض کیا تھا ذرا سوچ سمجھکر اعتراض فرمایا کیجئے ہر جگہہ آپ پر یہی صادق آتا ہے ؎ مین الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا قولہ فی الرابع والسبعین ثم قال مؤلف التقصار ما معربہ یخطر ببالی الخ وغیر خفی ان ہذہ الزیادۃ کان علیہ عدم ذکرہا الا بسندہا وتعیین من سطرہا والظاہر ان ہذہ الزیادۃ ملذوبۃ عند نفسہ الخ اقول اسمین کلام ہی بچند وجوہ اول یہ کہ مؤلف تقصار کی

سیدھی سچی بات کو آپ از راہ حسد و عناد خوانخواہ بگاڑتے ہین مؤلف تقصار تو
صاف کہتے ہین کہ میرے دلمین گذرتا ہے کہ مین نے کسی جگہہ اس حکایت مین زیادت
دیکھی ہے اسسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مولف تقصار کو وہ جگہہ یاد نہین ہی اور
یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مولف تقصار کو زیادت کی رویت کا دلمین خطور ہوتا ہے
نہ یہ کہ اس رویت کا جزم ولقین حاصل ہے اب آپ فرمائیے کہ ایک شخص کے دلمین
خطرہ اس بات کا گذرے کہ مین نے فلان چیز کسی جگہہ دیکھی ہی تو اوسکا نقل کرنا جائز
ہے یا نہین برتقدیر شق ثانی عدم جواز کی دلیل بیان کیجئے یہ دعوی بلا دلیل قابل قبول
نہین ہوسکتا ہے اور برتقدیر شق اول آپ ہی براہ انصاف فرمائیے کہ بنظر دیانت
واحتیاط کونسی تعبیر اوس معبر کے ادا کرنے کیلئے بغیر صاحب تقصار سے افضل
ہوسکتی ہی کہ جسمین اشارہ اس رویت کے عدم جزم کی طرف اور عدم حفظ موضع کے
طرف موجود ہے ولنعم ما قیل ؎ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر
دوم اس زیادت کے وضع کے ساتھہ صاحب تقصار کو متہم کرنا بہتان عظیم ہی صاحب
تقصار کو اوسکے وضع واختلاف کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ صاحب تقصار نہ
حضرت جنید کا مقلد ہی نہ مرید کہ خوانخواہ اونکی فضیلت مین کوئی بات وضع کرے
یہ فضیلت تو مقلدین ہی کو مبارک ہو کہ انھون نے اپنے مجتہدون کے فضائل
مین حدیثین وضع کرڈالی ہین مانند سراج امتی وغیرہ کے سیوم شیخ جی کے اس
قول مین کہ ان ہذہ الزیادۃ کان علیہ عدم ذکرہا الا بسندہا وتعیین من سطرہا
مستثنی منہ مقدر ہے تو تقدیر عبارت یہ ہوئی ان ہذہ الزیادۃ کان علیہ
عدم ذکرہا فی کل وقت الا وقت کون الذکر متلبسا بسندہا وتعیین من سطرہا
پس یہ کلام متضمن دو دعوون کو ہوا ایک تو یہ کہ سوائے اوس وقت کے کہ ذکر
متلبس سند وتعیین کاتب کے ساتھہ ہو ہر وقت عدم ذکر واجب تھا دوسرے یہ

کہ جسوقت ذکر متلبس سند وتعیین کاتب کے ساتھ ہو تو عدم ذکر واجب نہین ہی لیکن
یہ دونون دعوی محض بلادلیل ہین اور دعوی بلادلیل مسموع نہین ہوتا ہی چہارم
یہ کہ اس قول سے یہ نہ معلوم ہوا کہ وقت تلبس سند وتعیین کاتب کے عدم ذکر کا
کیا حکم ہے فرض ہے یا سنت یا مستحب یا مباح یا حرام یا مکروہ کسی شق کی
تعیین کیجیئے اور اوسپر دلیل لائیے پھر لطف مواخذہ دیکھیئے پنجم یہ کہ اس قول سے
یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ وقت تلبس سند وتعیین کاتب کے ذکر کا آپ کے نزدیک کیا
حکم ہے آیا فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب یا مباح یا حرام یا مکروہ کوئی شق
اختیار کیجیئے اور اوسکی دلیل لکھیئے پھر اوسکے مجازات کا مزہ چکھیئے ششم شیخ جی نے
یہ دعوی کیا ہے والظاہر ان ہذہ الزیادۃ مکذوبۃ من عند نفسہ او ممن قبلہ ممن
یمشی علی مسلکہ اور دلیل اسپر یہ ارشاد ہوئی وکتب الثقات التی ذکرت فیہا تلک
السوالات والجوابات لا اثر فیہا لمثل ہذہ الخرافات یہان تقریب غیر تام ہے کیونکہ
قضیہ جو دلیل مین ذکر کیا گیا ہے کلیۃ ہے یا جزئیہ کلیہ تو بدیہی البطلان ہے کیا
شیخ جی کو سارے اقطار عالم کے ہر زمان ومکان کے مولفین اور اونکی ساری تالیفات کا
علم حاصل ہے جب تک آپ اون کل کتب کا عدد معین نہ فرمائین گے اور حصر اوس
عدد مین ثابت نہ کرینگے اور ان کل کتب کے نسخ صحیحہ کا بدون احتمال تصحیف و
تحریف کے میسر آنا اور ان کل کیطرف اپنی مراجعت مین سہو وخطا کا واقع نہونا
اور اپنی عقل وحواس کا صحیح وسالم رہنا اور تعمد کذب کا واقع نہونا ثابت نکرینگے
تب تک یہ مقدمہ تسلیم نہین کیا جاسکتا اور اگر جزئیہ مراد ہے یعنے یہ حکم اون
کتب کے نسبت کیا گیا ہے جو آپ کی نظر سے گذری ہین تو اول تو اوسکو بھی ہم
تسلیم نہین کرتے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اونمین اثر ہو اور آپکو نہ سوجھا ہو یا اگر
سوجھا بھی ہو تو آپ اوسکو نہ سمجھے ہون اور اگر سمجھے بھی ہون تو جان بوجھ کر

آپ اوس سے انکار کرتے ہون کیونکہ یہ سب احتمالات آپ کی ذات ستودہ صفات سے مستبعد نہین ہین اور ثانیاً اگر ہم اس مقدمہ کو تسلیم بھی کر لین تو بھی دلیل دعوے پر منطبق نہین ہوتی ہے کیونکہ محتمل ہے کہ جن کتابون کو آپنے نہین دیکھا ہے اونمین یہ زیادت موجود ہو ہفتم اس زیادت کے ثبوت و عدم ثبوت پر کوئی عقیدہ یا مسئلہ دینیہ موقوف نہین ہے اوسپر تو آپکو یہ شور و شغب کہ بغیر سند و تعین کے ذکر اسکا نہ چاہیے آپ کے فقہاء حنفیہ جو کتب فقہ مین بے شمار احادیث مکذوبہ جن سے صدہا مسائل دین مین تغیر عظیم واقع ہوگئے بغیر سند و تعیین کے بیان کرتے ہین اونکی نسبت کچھ نہین فرماتے یہ کیا انصاف ہے آپکو شرم نہین آتی دور نجائو شاہ محمد عزیز اللہ آپ کے شاگرد ہی رسالہ اشاعۃ الدف کے ص۲ مین لکھتے ہین ؏ اور قرطاس نام اللہ عز و جل کا ہی پس یہ بات بلا سند و بلا تعیین کاتب کے اونھون نے لکھدی ہے اونپر تہمت کذب و وضع کیون نہین کیجاتی ہشتم اس عبارت سے ادب والی شیخ جی کی کالشمس فی نصف النہار ظاہر ہے کیونکہ کذب کا صلہ ساتھ من کے محتاج سند ہے اور تمن بمشیی کی جگہہ تمن کان یمشی چاہیے نہم شیخ جی کے نزدیک تو اسناد بدعت سیئہ ہے بسبب اسکے کہ کتاب فتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین تالیف مولوی منصور علیخانصاحب مرادآبادی کے ص۵۱ مین اس امر کی تصریح کی ہے اور شیخ جی نے اوسکی تقریظ لکھی ہے پھر یہان عدم ذکر سند پر کیون طعن ہے دہم مراۃ الخیال کے ص۳۵۵ مین مرقوم ہے و شیخ شہاب الدین مقتول کہ مؤلف نفحات الانس ذکرش در طبقات صوفیہ نوشتہ ست و گویند کہ وی محی رسوم قدماء حکما بود در یکے از تصنیفات خود نقل کردہ کہ نوبتی در مراقبہ لطیفہ ارسطو را دیدم و در تحقیق ادراک کہ از غوامض مسائل حکمی ست ازو نکتہ چند پرسیدم ہر یکے را جواب گفت بعد ازان شروع در مدح اوستاد خود افلاطون نمود

عبد الغنی خان

ومبالغۂ عظیم در مدحت او کرد از و سوال کردم کہ از متاخران کسی مرتبہ او رسیدہ باشد
گفت نہ بلکہ بجزوی از ہفتاد ہزار جزو از کمال او نیز رسید بعد از ان ذکر بعضی از فلاسفہ
اسلام میکردم وہیچ کدام التفات نمودہ نباید کہ بعضے ارباب کشف و شہود رسیدم مثل جنید
بغدادی و ابویزید بسطامی و سہل بن عبد اللہ تستری گفت اولئک ہم الفلاسفۃ حقا
انتہی اس عبارت سے اصل اس زیادت کی معلوم ہوئی مگر چونکہ صاحب تقصار (؟) تقصائے
حرف حفظ سے بغیر مراجعت کتاب کے امر مذکور لکھا ہے اسواسطے یہ وہم اونسے صادر
ہوا اور یاد سے جو بات لکھی جاوے اوسمین صدور وہم موجب طعن و مستبعد نہین
اکابر سلف و خلف مصدر اس قسم کے اوہام کے ہوئے ہین جیسا ماہر علم حدیث
و رجال پر یہ امر مخفی نہین ہے دور نجائے خود امام ابو حنیفہ رح سے بہت سے
اوہام روایت حدیث مین صادر ہوئے ہین اگر آپ اس امر کا انکار کرینگے تو
ایک فہرست اوہام امام ابو حنیفہ رح انشاء اللہ پیش کر دیجاوے گی بالفعل بطور
نمونہ کے ایک مثال لکھی جاتی ہے سنن الدارقطنی مین مرقوم ہے محمد بن محمود
الواسطی ثنا شعیب بن ایوب نا ابو یحیی الحمانی نا ابو حنیفۃ و ثنا الحسن بن سعید
بن الحسن بن یوسف المروزی قال وجدت فی کتاب جدی نا ابو یوسف القاضی
نا ابو حنیفۃ عن خالد بن علقمۃ عن عبد خیر عن علی رض انہ توضاء فغسل یدیہ ثلثا
ومضمض و استنشق ثلثا وغسل وجہہ ثلثا و ذراعیہ ثلثا و مسح براسہ ثلثا وغسل رجلیہ
ثلثا ثم قال من احب ان ینظر الی وضوء رسول اللہ صلعم کاملا فلینظر الی ہذا وقال
شعیب ہکذا رایت رسول اللہ صلعم یتوضوء ہکذا رواہ ابو حنیفۃ عن خالد بن علقمۃ
قال فیہ و مسح راسہ ثلثا وخالفہ جماعۃ من الحفاظ الثقات منہم زائدۃ بن قدامۃ
وسفیان الثوری و شعبۃ و ابو عوانۃ و شریک و ابو الاشہب جعفر بن الحارث
وہرون بن سعد و جعفر بن محمد و حجاج بن ارطاۃ و ابان بن تغلب و علی بن صالح

بن حی وحازم بن ابراہیم وحسن بن صالح وجعفر الاحمر انتہی پس اگر وہم پر اطلاق کذب
آپ کے نزدیک درست ہے تو اس حدیث مین ثلثا کی زیادت کو مکذوبات و
موضوعات امام ابوحنیفہ رح سے قرار دیجیئے بالجملہ مؤلف تقصار کے وہم کو کذب قرار
دینا دال شدت بغض وحسد پر ہے اعاذنا اللہ منہ **قولہ** فی الخامس والسبعین
فی ذکر الحاد الحلاج فیہ جسارۃ عظیمۃ وخیانۃ جسیمۃ الی آخر الخرافۃ **اقول** یہان
اپکے کلام مین چار اعتراض ہین سبکا جواب مختصر یہ ہے کہ حلاج کا ساحر ہونا اور اوسکی
تضلیل وتکفیر اور اوسکے ولی جاننے والونکی تجہیل اور تمام حقیقت حال
اوسکی ذہبی نے عبر مین بہ تفصیل بیان کی تھی اور سلمی نے تاریخ صوفیہ مین کہاہے
الحلاج کافر خبیث قتل فی ذی القعدۃ سنۃ ثلثمائۃ وتسع وقد ہتک الخطیب
حالہ فی تاریخہ واوضح انہ کان ساحرا مموہا سیئ الاعتقاد انتہی ابن تیمیہ حلاج کی
تضلیل مین منفرد نہین بہت اکابر محققین نے حسب حال اوسکے یہ حکم کیا ہے آپ
اپنے تمام شبہات کتاب جلاء العینین کے ص۱۱۵ و ص۱۱۶ و ص۱۱۷ کو بغور مطالعہ
کرکے رفع کر لیجیئے اور یہ شبہہ بھی آپکا کہ قول ابن تیمیہ کا حلاج کے باب مین نفس
الامری ہے یا ترجیح حکم الحادی کی اوسی کتاب سے بخوبی رفع ہو سکتا ہے اور
یہ شبہہ جو آپکو صاحب تقصار کے اس قول مین کہ متقدمین اور الملحد می دانند و متاخرین
موحد واقع ہوا ہے کہ یہ قول کلیہ ہے یا جزئیہ یا مہملہ اسکا جواب جب استفسار کیجیئےگا
کہ اپنے فرعومی متقدمین حلاج کے ولی اعتقاد کرنیوالون کے اقوال کو اول نقل کرکے
دکھادین اور صاحب تقصار کے قول مین متقدمین سے وہ اکابر مراد ہین جو تحقیق
حال حلاج سے قبل وجود اون لوگون کے جو اپنی جہالت سے اوسکی ولایت وفضیلت کا
اعتقاد کرنے لگے ہین فارغ ہو چکے ہین جب آپکو معترض علیہ کے کلام کی سمجھنے ہی کا
مادہ نہین ہے تو کسلئے ایسے اعتراضات مہمل کرکے اپنا جہل ظاہر کرتے ہین **قولہ**

فی التاسع والسبعین فی ذکر افتاء الجنید بقتل الحلاج ہو قول باطل الخ **اقول**
یہ اعتراض باطل ہے جنید کا حلاج کے قتل سے قبل فوت ہوجانا اوسکے کب منافی ہے
کہ انھون نے حالت حیات مین اوسکے قتل کا فتوادیا ہو اگر آپ یہ ثابت کرتے کہ حلاج
کے اقوال کفریہ اور افعال سحریہ جنید کی زندگی تک ظاہر نتھے بعد اونکے انتقال کے اسکا
غلغلہ ہوا تو اعتراض کی ایک وجہ تھی لیکن آپ یہ کب ثابت کرسکتے ہین **قولہ الثمانون**
انہ قال فی کتابہ ظفر اللاضی الی جواز نکاح ما فوق الاربع من النساء لکل واحد من الرجال
وہو قول باطل عند نقاد الرجال تضحک علیہ الصبیان والنساء الخ **اقول** ہذا بہتان
عظیم معترض علیہ کا میلان طرف جواز نکاح ما فوق اربع کے ظفر اللاضی وغیرہ کسی
کتاب سے اون کے معلوم نہین ہوتا بلکہ وہ احادیث نبویہ سے اوسکی تحریم کے قائل
ہین کما ہو مصرح فی تفسیرہ وغیرہ وقد مر جواب ہذا الاعتراض قریبًا امام شوکانی کا پہلے
اسطرف میلان تھا بعد مین اونھون نے بھی بدلیل سنت واجماع اس قول سے
سیل جرار مین رجوع کیا اور وبل الغمام مین جو اونھون نے تقریر عدم ثبوت حکم
مذکور مین نفس آیۃ قرآنی سے کی ہے اہل تحقیق کے نزدیک وہی حق ہے آپنے جو
اوسکے جواب مین یہان چھ سات ورق اپنی خرافات سے کلمات خبیثہ وعبارات
رکیکہ مین سیاہ کئے ہین وہ ایک مضحکہ طلبۃ العلم کا ہے اگرچہ اعتراض وتعقب مین
آپ اپنی فضیلت وقابلیت ظاہر فرماتے ہین لیکن یہان امام شوکانی کا جواب
لکھنے سے خوب ہی حقیقت آپ کے تعقبات وجوابات ومہارت عربیت وکیفیت
عبارت ونحو دانی ودقیقہ فہمی کی ہر شخص پر ظاہر ہوگئی اس عبارت وبیان کو جو
شخص دیکھیگا وہ بلاشبہہ آپ کے مجتہد بنی ہین عصر ومجدد رین وشین مائۃ
ثالثہ عشر ہونیکا معتقد ہوگا اور یہ تو کہیے کہ جب کسی عالم نے کسی مسئلہ مین اپنے قول کو
خطا جانکر اوس سے رجوع کیا تو پھر اوسپر طعن واعتراض وسب وشتم کرنیکی

مذہب بین بین مین کیا دلیل آپنے اجتہاد جدید سے پیدا کی ہے ابوحنیفہ نے جن اقوال سے رجوع کیا ہے اب اگر اون اقوال مرجوع عنہا کے باعث کوئی تمہارا بھائی اونکی تحقیر و توہین کرے اور اون اقوال کو خبط و جنون اور مضحکہ صبیان و نسوان کا بتائے اسکو آپ کیا کہین گے یہان جو کچھ اوسے کہیئگا اوسکی مصداق آپ ہون گے **قولہ** فی الحادی والثمانین انہ وصف فی دیباچۃ کتابہ دلیل الطالب اوستاذہ واوستاذہ محمد بن علی الشوکانی ولقبہ بمجدد الثالثۃ عشر وہو خطاء ظاہر الی قولہ من ہہنا صحص ان ما اشتہر بین العوام بل الخواص کالعوام ان مولانا اسمعیل الشہید والسید احمد بریلوی من مجددی المائۃ الثالثۃ عشر قول خال عن التحصیل لا یقولہ صاحب التکمیل انتہی **اقول** مجدد اوس شخص کو کہتے ہین جو دین کی اشاعت کرے سنت کو بدعت سے جدا کرے علم حدیث کو پھیلاوے جب یہ وصف امام شوکانی اور مولوی اسمعیل شہید دہلوی اور سید احمد بریلوی مین بوجہ اتم موجود تھا تو اون کے مجدد مائۃ ثالثہ عشر ہونے مین کیا شبہہ اور یہ آپ سے کسنے کہا ہے کہ مجدد سے یہان وہ مراد ہے جو راس مائۃ پر ہوتا ہے جسکے واسطے آخر مائۃ تک زندہ رہنا علما نے لکھا ہے صاحب دلیل طالب نے بھی تو شوکانی کو مجدد راس المائۃ الثالثۃ عشر نہین لکھا جس سے آپکو یہ شبہہ واقع ہونیکا خیال کیا جاتا ایسے ہی صریح اغلاط سے تو آپ مجدد اغلاط الفاظ و کلمات و مجتہد افساد عبارات و تغییر صلات طلبہ مین مشہور ہو رہے ہین **قولہ** فی الثالث والثمانین فی قولہ و گفتہ کہ شیخ ما یعنی ابن حجر میگوید فان اہل العلم کافۃ جازمون بان العراقی شیخ ابن الحجر العسقلانی ولیس ابن حجر شیخ للعراقی **اقول** یہ بھی آپ کے فہم کی غلطی ہے فاعل گفتہ کا ابن حجر ہے سہو کاتب سے عبارت مین تقدیم و تاخیر ہوگئی ہے اصل عبارت یون ہے و گفتہ یعنی ابن حجر کہ شیخ ما میگوید چنانچہ حجر کے بعد ما بھی غلط لکھا ہے **قولہ** فی الثالث والثمانین

وقوله ان السبکی من الفقهاء لا من اہل الحدیث وہو قول خبیث صدر بسبب عدم الواقفیة الخ اقول تقی سبکی کا فقہا شافعیہ
مین مشہور ہونا آپکے سوا سبکو معلوم ہے اور آپکو یہان اسقدر غیظ وغضب اسوجہ سے آیا کہ جواز شد رحال وغیرہ بدعات فیور
واہل حدیث تعصب وضد رکھنے مین آپ سبکی کے مقلد ہین اوسکو اہل حدیث سے نہ کہتے ہین گویا اجتہاد بن میمیہ
وتجدید مراسم بدع وشنیع کے مسدود ہوتی ہی جب ایسے لوگ محدث ہون اور آپ جیسے اون کے مقلد تو کیون نہ
تجدید جدید واجتہاد ناسدید کی ترویج وتائید ہوگی **قوله** فی الرابع والثمانین ان السبکی
تمسک فی مسئلة الزیارة بالاحادیث الضعیفة بل الموضوعة وہو افتراء جلی صدر بتقلید ابن
تیمیة الحنبلی **اقول** آپنے تو تقلید سبکی سے ایک حدیث کی بھی اونمین سے تصحیح کرکے
ندکھائی بلکہ اصل جواب سے گریز کرکے بغلین جھانکنے لگے اسکا جواب مولوی محمد بشیر صاحب کے رسائل
وجواب سعی مشکور مین مدت سے ہوچکا ہے اوس سے اپنی تسکین کرلیجئے **قوله** فی الخامس والثمانین
انه انکر حجیة الاجماع وحصر اصول الدین فی الکتاب والسنة **اقول** یہ اعتراض مکرر ہے جواب
اسکا باب اول مین گذرچکا فتذکر بعد اسکے اعتراض سادس وثمانون وسابع وثمانون و
ثامن وثمانون مین آپنے جو حلت ذبیحہ بے ذابح ذاکر اسم الله وترجیح تحلیل فضہ وترجیح طہارت
خمر مین اعتراض کیا ہے یہ سب مکرر اعتراض ہین اور جواب انکا مطالبہ دلیل ہے آپ سے اونکے
خلاف پر اونکی تحقیق کے اوسپر آپ ابتک قادر نہین ہوئے ولن تقدروا بعد ذلک ابدا ولو کان
بعضکم لبعض ظہیرا **قوله** فی التاسع والثمانین انه قسم فی کتابه الاکسیر الخ **اقول**
یہان آپنے کچھ شبہہ اپنا بیان نہین کیا معلوم نہین کس چیز پر آپکا اعتراض ہے اگر ذکر
مفسرین کا بدون لحاظ تقدم عصری وتفوق رتبی موہم ہے تو یہ تو آپکی تراجم حنفیہ وغیرہ مین اور
نیز ایسا تقدم ابراز غی مین موجود ہے اور اگر مولانا سید اولاد حسن قدس سرہ کو چند اجزا تفسیر کے
لکھنے سے عداد مفسرین مین ذکر کیا ہے اسمین شبہہ ہے تو آپ ہی بیان کیجئے کہ مفسر کسقدر اجزا تفسیر
لکھے جب اوسکو عداد مفسرین مین ذکر کرنا چاہیے **قوله** التسعون فی کتابه دلیل الطالب
عبارة من تفسیر الجلالین ونسبها الی السیوطی وہو خطاء جلی **اقول** یہ اعتراض بھی

مگر رہی جواب اسکا تبصرہ کے صفحہ ۲۲۴ مین اور نیز رسالہ ہذا کے باب اول مین ہوچکا تمام ہوا جواب
تنبیہ الخبرہ کا۔ اس رسالہ مردودہ کے اخیر مین شیخ جی یہ فرماتے ہین کہ میرا ارادہ تیرہ سو ۱۳۰۰ مسامحات
معترض علیہ کے بیان کرنیکا تھا لیکن بوجہ قلت فرصت کے اسی پر کفایت کی اب اون کے انصار مین سے
اگر کوئی جواب کو کھڑا ہو تو مین دوسرے بار ہزارہا مسامحات نکالونگا اسکا جواب یہ ہے کہ آپنے
یہین اسقدر کیون ہمت ہار دی قلت فرصت کی تو کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی آخر حیدرآباد
کے صدقہ خوار ہو نہین وظیفہ مقرر ہے روافض و نیچریہ کی صحبت و مداحی سے وجہ معاش
سے بےفکری ہے بھلا جسکا کھانا ایسا ہو صحبت ایسی ہو پیشہ ایسا ہو وہ بجز تعقبات و تلاش مسامحات
اہل حدیث و شیوخ اسلام و سادات کرام پر سب و شتم و طعن و تبرا نکیا کرے تو بیچارہ
کیا کرے شیخ جی تم یہ بھی جان لو کہ تمھارے اس کاؤن کاؤن کرنے سے معترض علیہ کا کسی
طرحکا ضرر نہین اور نہ تمھارے ان افعال کی اونکو خبر نہ اونکو کسی کی نصرت و جواب لکھنے
کی پروا ہے نہ اسکام مین اونکی رضا ہے جو چاہو تم اون بیگناہ کے حقمین گستاخی کرو
لاکھ طرحکا طعن و تبرا کرو اونکی طرف سے تو صرف یہ جواب سمجھ لو فسیکفیکہم اللہ و ہو السمیع
العلیم اور ہمکو یہ امید ہے کہ تمھارے ان افعال کی اون تک خبر بھی نہ پہنچے کہ خدا تعالی اونکی
طرف سے تمکو کفایت کرے شرم تو تمکو ہے نہین اونھین کی کتابون سے استفادہ و نفع
حاصل کرو اور اونھین پر طعن و تبرا لکھو اس کفران نعمت کی کچھ بھی حد ہے ۔ مہ نور
بفشاند و سگ شور میکند ؛ سگ را بگو نزاع تو با ماہتاب چیست ؛ نوکر رکھکر
جواب لکھوانے کی تو انپر تہمت کرتے ہو آپ خود یہ کام کرلیتے ہو کیا دو چار طالب علم تمنے اونکی
تالیفات مین عیوب و مسامحات نکالنے کو نوکر نہین رکھے ہین روافض وغیرہم سے کیا اسمین
مدد نہین لیتے ہو لاکھ تمھارے اعوان و انصار انفار ہون اس سفہا و جہلا کیسی دہمکی سے
کون ڈرتا ہے ادھر گیا جماعت علماء اہل حق کی تمھاری خبر لینے کو جواب دینے کو موجود
نہین ہے ہم تو تمھاری تالیفات ہزلیات کو قابل مطالعہ کے پاس رکھنے کے نہین جانتے ورنہ

عبد الغنی خان

ادنی تامل سے اونمین لاکھون اغلاط الفاظ وکلمات وعبارت وصلات کی ونیز محاورات خلاف عرب ومخالفات کلام رب اور تحریف وتغییر منقول عنہ مین اور سرقہ وخیانت نقل مین اور عدم فہمی عبارت ومطالب تالیفات معترض عنہ مین اور اشعار ومصراع کے علاوہ غلط ہونے کے بیموقع ومحل لانے مین بیشمار اغلاط نکالکر ایکبار رسالہ جداگانہ لکھکر چھپوا سکتے ہین مگر ہمکو اسکام مین علاوہ خیال تضییع اوقات کے تم جیسے شخص سے کہ ذوات اہل حق وسادات پر طعن وتبرا کرنا اوسکا ہمیشہ ہو خطاب کرنے مین بھی تو عار آتی ہے ع آنچہ فخر تست آن ننگ من ست ؛ تمھاری قابلیت وعلمیت کا حال تو مثل میانجی حلیم کی قابلیت کے وعلمیت کے تمھارے اور اوسکے رسائل سے سب علما وطلبہ پر بخوبی واضح ہوچکا ہی معقول دانی مین تو آپکا فہم وتحریر کی حقیقت مولوی عبدالحق صاحب خیرآبادی پر معترض ہونے سے روشن ہوئی اور دینیات مین مولوی محمد بشیر صاحب کے ساتھ مباحث ہونے سے اپنی قلعی کھولی پھر بھی اس مادہ واستعداد پر آپکو اہل علم وتحقیق پر اعتراض کرنیکا زعم ہے یونہین ہی تو علاوہ اعتراضات سابقہ کے کہ وہ تو سب کے سب مردود ومدفوع واہل حق وانصاف کے نزدیک ہباءً منثورا ہو چکے ہین اجتہاد جدید سے مسامحات جدیدہ کی تجدید کیجیے جتنی تعداد اونکی تمھارے معہود ذہن ہی اوس سے دہ گونہ زیادہ ادھر سے بھی تمھارے اغلاط عربیت وعدم فہمی عبارت وغیرہ کی اسی تذکرہ سے جمع کرکر چھپوا دیے جاوینگے کیونکہ یہان تو ہمنے ابھی صرف جواب مطالب پر کفایت کی اظہار اغلاط عبارت وعربیت کو دوسرے وقت پر رکھا ہی صاحب اتحاف تو کسکو نوکر رکھکر کیا جواب لکھوائینگے اگر وہ اسکی ممانعت بھی سبکو کردین اور کرتے ہین تب بھی علماء اہل حق اون کے منع سے تمھاری خبر لینے سے کب باز آسکتے ہین کیا اونکی غیرت ایمانی اسکی مقتضی ہی کہ نوکر ہو کر تو مبتدعین ومفسدین کا رد ودفع اہل حق سے کرین ویسے نہ کرین آخر مولانا سید نذیر حسین صاحب کے رسالہ معیار پر بعض جہلاء مقلدین نے اعتراض کیے تھے اہل حق نے صدہا

رسائل اوسکے رد مین لکھکر تمام حنفیہ ہند کے دانت کھٹے کر دئے اونمین سے ایک یہ
کاتب الحروف بھی ہے کیا یہ سب لوگ مولوی نذیر حسین موصوف کے نوکر تھے مولوی
محمد حسین لاہوری تلمیذ مولانا ممدوح نے جو سارے اہل تقلید ہند وسند کو لاجواب کر دیا کیا وہ بھی
ملازم ریاست بھوپال ہین اور نیز مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی نے قبل بھوپال
جانیکے بحث مسئلہ زیارت مین جو تمہارا دم بند کیا اوسوقت بھی کیا تمہارے نزدیک وہ
صاحب اتحاف کے ملازم تھے یہ عجب بات ہے کہ جو شخص اہل حق کی طرفسے شیخ جی کا جواب
لکھے اون کے طعن واعتراض دفع کرے اوسکو اپنے معترض علیہ کے نوکر وناصر ہونیکی تہمت
کرتے ہین اور اگر بالفرض کوئی جواب لکھنے والا نوکر ہی ہوا تو شیخ جی کے اس سے
کیون آگ لگی اگر یہ چاہتے ہین کہ وہ خود مجھہ سے مخاطب ہون تو یہ خیال محال تو شیخ
جی اپنے دل ہی مین رہنے دین جب ہین لوگونکو شیخ جی کی عادت رذیلہ دیکھکر
اونسے گفتگو کرنے مین ننگ وعار ہے تو اونکی شان تو اس سے بہت اعلی ہے کہ ہر کسی ناہل
واہل جہل کیطرف التفات فرماوین یون شیخ جی کتنے ہی فرنگی محل مین بیٹھے ہوئے شیخی
مارا کرین اور اجتہاد وتجدید کا دعوا کیا کرین لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی تائید حق سے
ادھر سے بھی آپکی شیخی جھاڑنیکو اجتہاد وتجدید کی قلعی کھولنے کو موجود ہی رہیگا شیخ جی
جب وہان اہل حق پر طعن واعتراض ہین بمعاونت اپنے تمام اعوان وانصار روافض
ونیچری وغیرہ الفار کے جو رسالہ رذالہ تالیف فرمائین گے ایک طالب علم ادھر سے سب کے
جواب کو کافی ہوگا البتہ سب وشتم وغلیت ومذمت وتہمت وافترا وغیر خرافات
شیخ جی کا جواب اسطرف سے نہین ہوسکیگا کیونکہ اس فن مین جسقدر شیخ جی کو مشق
ومہارت ہے ہمارے علم مین تمام دنیا بھر مین کسیکو نہین معلوم ہوتی اور یہ عادت بھی شیخ
جی نے اہل حق کے ہرانے کو اور اونکو جواب سے بند کرنے کو اختیار فرمائی ہے کہ ان باتونکا
جواب اوسطرف سے کوئی لکھیگا نہین سفہا ناس جانین گے شیخ جی اہل حق پر غالب آئے

اونسے کچھ جواب نہو سکا لیکن شیخ جی کے اس غلبہ کو کچھ قرار و ثبات ہرگز نہوگا گو چند روزہ
عوام اس کید سے دہوکھی مین آگئے تو کیا ہوا؎ بمکر دغا جامہ سہلست دوخت * اگر با خدا
درتوانی فروخت * و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اس رسالہ کے
تالیف کی تہمت غالباً شیخ جی مثل تبصرۃ الناقد کے مولوی محمد بشیر صاحب کو نہ کرینگے
کیونکہ کاتب الحروف کو جانتے ہین جب آپنے رسالہ امام الکلام لکھا تھا تو اوسکے بعض مقام کی
نسبت کچھ خط و کتابت ہوئی تھی اسلیے یہان تعریف و مہر کی کچھ حاجت نہین ہے فقط

تمت

اعلان ضروری

ناظرین رسالہ ہذا پر واضح ہو کہ مجکو شیخ عبد الحی کے تذکرہ کا جواب لکھنے کی کچھ ضرورت
نتھی کیونکہ اوسمین سوا سب و شتم و غیبت و مذمت اہل قرآن و حدیث کے کوئی بات جواب
کے قابل نہین دیکھی شیخ جی نے جواب تبصرہ کے نام سے اپنے دلکا حسد و عناد اہل حدیث سے
اسمین ظاہر کیا ہے لیکن چونکہ یہ رسالہ ٹوٹی پھوٹی عربی مخلوط بمحاورات ہندی یعنی
تلنبدی مین تھا سفہا ناس بے سمجھ بوجھے حقیقت حال کی اوسکو واقعی جواب تبصرہ کا
جانکر مطابق اسکے مضمونکی جمیع متبعین سنت پر لعن و طعن سے زباندرازی کرنے لگے
اور اہل تقلید و بدعت کے مقابلہ مین اونکو عجز و قصور کا الزام دینے لگے یہ دیکھکر حمیت
حق نے مجکو اسبات پر مجبور کیا کہ ایسے جواب ناصواب کی کیفیت اور اوسکے مؤلف
کی اہل حق سے ضد و عداوت کا حال بطور مختصر اردو مین اونیز ظاہر کردون اور یہ
اس تحریر پر تزویر کے نفس مطلب کا جواب ذباً عن اہل حق عام فہم لکھون چونکہ مقصود
اسیقدر تھا اسلیے رسالہ ہذا مین شیخ جی کے بیان اغلاط الفاظ و کلمات و عبارت
و فقرات سے کہ بیحد و حساب ہین اور نیز جواب سب و شتم و لعن و طعن سے کچھ
تعرض نہین کیا جو صاحب اس رسالہ کا مطالعہ کرنا چاہین تو اوسکے ساتھ تذکرہ کو

ضرور دیکھتے جاوین کیونکہ اسمین پورا قول اوسکا بوجہ اختصار نقل نہین کیا گیا ہے بغیر تمام قول کے دیکھے ہوئے مطلب جواب واضح نہوگا اور مجکو یقین ہے کہ شیخ عبد الحی اس رسالہ کے جواب مین ہزار ہا طرح کے لعن وطعن وتبرا وافترا میری نسبت لکھکر بنام نہاد جواب اپنے کسی وکیل کے نام یا خود اپنے نام سے چھپوا کر شایع کرینگے کیونکہ جب اونکی زبان طغیان نشان کے طعن واعتراض سے شیوخ اسلام وآئمہ عالیمقام وسادات کرام مثل امام مالک وابن تیمیہ وابن عبد الہاد وسید محمد بن اسماعیل امیر یمانی وعلامہ شوکانی وغیرہ اکابر علوم وفنون نہ بچ سکے تو مین کس گنتی مین ہون اور بجہہ کیونکر اونکی زبان بند رہ سکتی ہے لیکن اسصورت مین شیخ جی پھر ہمسے جواب کی امید نہ رکھین کیونکہ ہمسے گالیونکا جواب گالی نہین ہوسکتا اور کسی عاند کے جہل کا مقابلہ جہل و دغا سے نہین کرسکتے ؎ ما اہل حدیثیم دغارا نشناسیم ؛ صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ وفن نیست

الراقم مؤلف رسالہ عفا اللہ عنہ

خاتمہ کتاب آخر الدواء الکی لبر دواء الشیخ عبد الحی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زلاف حمد ونعت اولیٰ ست برخاک ادب خفتن ؛ سجودی میتوان کردن درودی میتوان گفتن اما بعد انصاف دوستونکو مژدہ اور حق پسند ونکو صلا کہ آج یہ کتاب مستطاب کان تحقیق وجان تدقیق دلپسند طائفہ علما ودلنشین جرگہ فضلا موسوم بہ آخر الدواء الکی لبر داء الشیخ عبد الحی مطبع صدیقی بنارس مین چھپکر مطبوع خاص وعام ہوئی حق تو یہ ہے کہ مدعی پر حجت تمام ہوئی تذکرۃ الراشد کا جواب ہے ہر جواب مغز انتخاب ہے فاضل نحریر عالم بے نظیر علامہ زمان فہامہ دوران مقبول بارگاہ صمد مولانا محمد صاحب دام برکاتہم کی تالیف ہے ہر گونہ لائق ثنا ودرخور مدح وقابل توصیف ہے اگر مین اس کتاب کو الہام غیبی سمجھون تو بیجا نہین اور اگر القاء ربانی کہون تو مبالغہ خطرناک نہیں

ماشاء اللہ کیا عمدہ تحقیقات ہے مؤلف کا لقرف ہے یا کرامات ہے عبارت کی روانی
بعینہ دریا کی طغیانی لطف تو یہ ہے کہ کسی جگہہ نہ سخن سازی ہے نہ سخن پروری ہے
مؤلف تذکرہ کی قرار واقعی پردہ دری ہے وہ وہ ایراد عائد کئے ہین کہ مخالف کے
ہوش وحواس بگاڑ دیے ہین کتاب ہے یا شیخ لکھنؤ کا کشف حجاب ہے اگر غیرت ہو تو
دنیا مین کسیکو منہہ نہ دکھائین اور پھر اہل حق سے آڑے نہ آئین مگر یہ ممکن نہین

ع گومتی کا پیتے ہین پانی بھلا غیرت کہان

اے محمد مین تجھے کیون نہ کہون علامہ
تیری تحریر وہ پرزور ہے ماشاء اللہ
وہ طبیعت ہے روان تیری کہ اللہ اللہ
کہتے ہین سب کہ نہین کوئی مناظر ایسا
ہمہ تن صرف ہے تصنیف مین ہمت تیری
جب سے دیکھا ہے یہ دلچسپ رسالہ تیرا
تذکرہ کا ہے یہ ہمشکل سپر بن پا سنخ
کردئے رفع سب الزام بزور تحقیق
ہوش جاتے رہے اعدا کے جو دیکھا اسکو
خوب کی بیخ کنی شیخ اودہ کی واللہ
یہ وہی شیخ جی صاحب ہین جو تحریر و نہمین
افترا باندہتے ہین مسلمانونپہ خود بولین جھوٹ
ایسی ہی باتونسے پہچان ہوا کرتی ہے
جائے حیرت ہے کہ دو چار کتابین پڑھکر
بحث پڑجائے تو حق کو ابھی ناحق کردین

جب ترے فضل کے قائل ہین فضیلت والے
دیکھکر دنگ ہین عالم مین کتابت والے
پانی بھرتے ہین ترے آگے طبیعت والے
مانتے ہین تجھے سب مذہب وملت والے
ہمنے دیکھے نہین ایسے کہین ہمت والے
ہوگئے اہل جہان تیرے عقیدت والے
عین انصاف سے دیکھین جو بصارت والے
رہگئے اپنا سا منہہ لیکے خصومت والے
بنگئے باؤلے دیوانے نسڑی متوالے
سر اوٹھائینگے نہ پھر ہین جو وہ غیرت والے
گالیان دیتے ہین اور پھر ہین شرافت والے
دوسرون کے لئے ہین پند ونصیحت والے
سینگ و دُم تو نہین رکھتے ہین حماقت والے
بنگئے باندہ کے دستار فضیلت والے
چشم بد دور وہ ہین ایسی لیاقت والے

بات کیون مانین مخالف کی وہ گو حق پر ہو
پھر نہ جائینگے ابھی سارے ارادت والے

مقدرت والی ہین اور رکھاتی ہین اموال زکوة
عالم ایسی ہی تو ہوتی ہین شریعت والے

ای جمیل ایسی مخرب تو بہت ہین دین کے
وہ بہت کم ہین جو ہین دین کی حمایت والے

قطعۂ تاریخ طبع کتاب

شیخ جی اب خون تھوکین گے بگڑ جائیگا منہہ
تمنے مولانا دیا دندان شکن اچھا جواب

مصرعۂ تاریخ برجستہ نکل آیا جمیل
جھوٹی باتونکا یہ لکھا ہے جواب سچا جواب
۲۰
۳۰۳

قطعۂ تاریخ فارسی

مؤلف ظفر یافت بر مدعی
ز تالیف این نامۂ ارجمند

پی سال طبعش بگفتم جمیل
زہے ردّ شیخ او وہ دلپسند
۲۰
۱۳